



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

**DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY**

JAMIA MILLIA ISLAMIA

JAMIA NAGAR

NEW DELHI

CALL NO. ....

Accession No

59

29

$$\frac{59}{26} - 221$$

دیوان آتش

آتش

## بسم الله الرحمن الرحيم

<p>             اسیر اندیشه شیرین جان و مستغرق فزون              تقوی سحر سیج مجکوبه کانا کور ہی              خزان بادین در مرگی آلوده کالی کی              موی نقطه چمنی نه مجکوبه سیل کی              نظر آتی این بر سر حوتین با خط و محو              نکل این جان تن منی تا وصل با حاصل              وصال یار کا و لده می غروان و شتاب              پیروس آه پر کنده نین ای بار عاشق کو              جگر یار حسرتی ای سحر محو کی کافور              منین منی ای جگر کی لکیر صبا کی کتی              شک فاطمه عشق بودی ای دست اتری         </p>	<p>             بهر بیت شمس کی منظره کور با صبا              زبانه در جان منی جادون کی شناسید              رقص مجکوبه سیج روح و قار کی شناسید              بنایا کاز سر و وار کون کاز به کدائی کی              کوئی ایند خانه کا خانه سی صدائی کا              جبن کی سیرتی انجام میل کی دای کی کا              یقین مجکوبه منی کو کاسه ای سحر              نسکار ایجا کسین و یکا منین تیر ترا              میرضی نبایا چو را کنتت جفا کی              رستی کا بای جت نفوس اینی جبهه کا              نوحه منین تیری ای بار از می مویا کما              دل اماند         </p>
---	--

[illegible]

تمام شد و بقندای حسن رسیدن خود غرضی  
 پناه گشت بدو صحت کو جانید بپنداشی کا  
 موی بی ایستگم که بگوید و عوایض خدای کا  
 گشته اند که او سکه مستقیم  
 در دوانه ای او سکه  
 بیرون کشید از پستان اخسار و نوکها  
 منجم و حواس مختلفه در دانه ای او سکه  
 که در عرض عالم بود و موی خبی او سکه  
 چه سینه که صدر جاکش است خدای او سکه  
 سر حبه پیچیده و دهان که جوار خدای او سکه  
 جاکش که می نیده و پارانده ای او سکه  
 بهر فتنه خود در عالم کی بیعیانده ای او سکه  
 مشتاق و پاکیزه که بر یکدیگر می او سکه  
 جامه سی و ده پیرایه خود یوانده ای او سکه  
 زود و دیر باریکی میانه ای او سکه  
 کبریا و شوق سلی خدای او سکه  
 بهر برانگشای صنم پای او سکه  
 که او را و نوک و حسیم پای او سکه  
 نوا و سنی مثل مقصود که زیر قدم پای او سکه



میا کرتی ہیں عاشق ہمارے ایسے ہی ہوتا ہے

ی محراب پر درختیہ زینت

تتمتع به نیز تمسک کای میوه اخضر طالع

۱. تخلص و نوح میں لکھا ہے:

نہراؤں ستھن جیادیکل مہاشیہ جنکی

بشرایق و فتنه های این دهر و این مملکت

سویں کچھ حاصل نہیں کی گئی

غیمین جان جو آرام نہ لی کوئی دم بیا

نظر آیتامشای جهان حسنه کبریا

صہبہ علیہ السلام کی سیرت میں بھی عام حرم ہے

صبر پائے نہ تو اس کی فوج کس زنی

پیس برف غصہ کی کوئی اور کہہ سکتا ہے

فراق و کلام کا راجح و صواب

بیت رونق و رخسار کویست

ہر ایک کے لیے ایک ایک نیا نقشہ

[illegible]

ہمارا کہیں مقصود تیرا طاق مارو ہی

تقریر

نہاد کہ: خدایا شہوانا سہا لہ و سہی

سید محمد علی میرزا

10/10/10

*[Handwritten signature]*

وہاں سے اس نے ایک کھوکھلی کھوپڑی نکالی۔

ای اسس کا

بسطح سی وادی راهی و بیلهسی

سید الشہداء علی بن ابی طالب

راہ محمدی میں ہمارے ہاں قافلہ

بہر حق میں کہ جس نے دنیا کو سب سے پہلے

اور اوارہ ہوں میں ہوں منزل کی ہوں

رقم ۱۰۰ کی کتاب

یہی در خط کوئی برتر عظیم

وہاں حسین علیہ السلام پہنچا جس نے کہا

کتابخانه سراسر راه پیری راه پیری

کے لئے ہمیں کام چاہیے ہمارا دلچسپ کام

ایک لکھ بھائیوں کو دوا دے گا

ما لہ صریحاً ہے جو ہی موسیٰ علیہ السلام

۲۵۱

سرور و صاحب بنی میری سخیل کا

خجسته از دو سلسله پنج سالگی است  
 باغ و باستانش منور و ملک است  
 هر کسی که تیری حکم کسی جیبی را ده  
 طوفان زنده با دای کشش روح  
 هر کسی که سحر و جادو کند و هر که  
 سبیل تو نهی کند و نهی کند که  
 هر که به پانی کند و نهی کند  
 هر که در تیری عدل مای سحر کند  
 او یکجا تو حاضر کن و نهی کند  
 دلی که تو را نشسته غرت کو ابرو  
 هر که سحر و جادو کند و هر که  
 از آن کسی دعا می خدای کریم کسی

ریجو کا انیسویں ہی مہینہ طبع میں  
 بیکار کی کیفیت طاری ہو تو ضلع کا  
 خرموں کو غرقہ قلعہ میں داخل کیا  
 جاوے بیسی فوج تحسین کفیل کا  
 غرضی ہوئے غرضی کا کہ نہ جہد کا  
 محاسبی کریم کسیر و قلعہ میں  
 نام ادا کر کے ہی رہے طبع میں کا  
 بیسی سو تو دل نہن سکندری فیل کا  
 دل تو نہ نہن تو غرض و وسیل کا  
 کوئو کا ایلی ایلی بیلی کا  
 منظر کوئو کوئو نہن ششم کفیل کا  
 محتاج ای کریم کی جو تحسین کا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

دولت بخش کا بچہ وہی سچا ہے  
 ناز و انداز ادا کسی بچہ نہیں کر لگی  
 جان کی تباہی کی لڑائی نہ کرنا  
 اثر نہ مل مقصد وہی دنیا میں  
 دہرہ دوسرے کی کھال میں نہ پڑنا  
 بے رحم سبھوں کی ہو جائے عالم میں  
 کعبہ قدر قید نہ ہو فناختال  
 کوہ و صحرا و کشتن لک میں نہ کرنا  
 سحر و سحر نفسی و دلی آئین کا  
 کونسی لی ترین میں اس میں سہی  
 رات کٹ جائے ہی باہر و کیمستی  
 جھیر شوخی میری تھیں وہ نور کھا  
 لیلہ انقدر کنا یہ شب وصل کسی ہو  
 دین و دنیا کا طلب نہ ہو انش ہی

جناح دلی و غم جگر مہر و نشانی  
 عادی حسن کا عالم وہ کھائی ہی جو  
 لڑائی کاتیری ہو کھائی ہی کہ جو  
 راہ میں تو غلط کیا ہی کہ تو  
 کسم و کظم وہی غلام میں نہ کرنا  
 کسم و کظم وہی غلام میں نہ کرنا  
 کوئی جانان ہی غلام نہ کرنا  
 شہر حسن وہ تیرا کسم و کظم  
 عود کہ تیری ہی میں ہوئی ہوئی  
 یہ خراہ رہی غارت کھائی ہی کہ تو  
 شمع محفل صنم صبر بیان ہی کہ تو  
 قاعدہ شک نہ ہو قندواں ہی کہ تو  
 اسکا افسانہ میان مضاں ہی کہ تو  
 یہ کہ اسامیل نقد و جہان ہی کہ تو

انجمن و شہت عدم کی کو چکا اہل انجمن  
 جسم کی چاہہ کوئی جا کو تیا دامان کیا  
 مومنہ جیبا انجمن متناقول کسی ای گور  
 مرگین میری جہان میں ہمارے خیرین  
 مار جان ملک کو اپنے کو بانی کر دیا  
 مرگ تو ہر کی کو دل تیرا ہے رہا گیا

شہر

مجلس شورای اسلامی

کتاب الفوائد الکامیة فی حکم سبیل طاعی

فصل پنجم در بیان مبدء و سرچشمه امور

والاخرى من سائر الامور

ایک ایک صاف صاف لکھنا

شہزادی محمد تقی علی مراد سلطان کیا

عبدالله بن محمد بن عبدالمطلب

فقط ان جوان شریف و پاکیزہ را

فانتم منكم خير يا اهل البيت

مطروحات کے بارے میں فیاض کیا

۱۰۰

وہی مشہور کیا

100

4-11-68

شیرکلی و عظیمی و نیر و نرکان و خند و...

و کرامہ نتائج اعمال و افضال کیا

[illegible]

فما لبثت من دون الحضر من قديمك

ششمی در ہونڈا کیا دیکھ جائیگی

صحیح کتب میں ضائع ہوئی ہوگی۔

سکونت در آن سوی آستانه بزرگوار

راجہ ہندوستان کی کام جانا

پایہ بر سر و فرماں اور کسی لکھنوی نہیں

کہ تمہارا جہان باکشتی تلوار کو عمر بان کیا

شہزادہ نواز شکر علی شاہ صاحبِ محل و بیوی بچہ

ایکسٹریکٹ مندرجہ ذیل کے مضامین پر کیا

تجلیاتِ مہربانی کی منتظر ہو

وہ لوگ جس وقت کہہ لیں کہ ہم یہ نہیں کر سکتے کیا

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اس کی بیوی

فان كل واحد منكم له شئ يستغنى به عن غيره

دست و بازو کی مضبوط ہو

یابی و ترمیمی و کسب و کار و مالی و خانگی و غیره

3/20/20

روم میں پیدا ہوا تھا۔

سید محمد علی میرزا قزوینی

مجلس عمومی

بریکشتم هم برنوشه‌ی نوزم عالم

میدان کوهی نه لیکن بات کرشکا محل مایا

کشتن کی دم مارا سستی کا کام کرنا  
 نظر الی بن عالی غیرت کو سستی میں  
 کہی ہر رکن کی کھینچ دینا  
 ہم وقت کسی غصہ کو دے دی ہوا  
 سستی دل پر اپنے سب کو دینا  
 نوصا بنا جن کی سب کو ہر وقت میں  
 رعونت کو نشی شی ہی ان ملک کو  
 غصہ بہ منزل غصہ میں اس  
 حیرت ہوئی ہی سہو کی غصہ سب میں  
 ہمیشہ جو شک کی راہی میں ای  
 لار میری اسکوئی کی ایک کدو میں میں  
 ہمیشہ صورت میں یہاں غصہ میں  
 وہ صورت میں ایک سہو میں  
 کیا لاغری میں وہ صورت میں  
 خوشی ہو کر ای میری ہر ایک میں  
 م اگر کھینچتی نہ تھی غصہ ہی ہر سب میں  
 م سر کا دی جو روی چشم ترسی کو دامن  
 کیا جو غصہ کر یہ ہو کیا دیا کو زخم میں  
 دل جیت کی جان سی کوئی منزل میں  
 کبک غصہ ساتھ میں شکل میں

ملی ہی کے سہو میں ایک کدو میں  
 سستی نہ کدو میں سستی میں  
 کہ کدو میں سستی میں کدو میں  
 سستی انعام میں ام غصہ میں  
 سستی فرزند کو تو دینا دل غصہ میں  
 حل غصہ کی غصہ میں سستی میں  
 حیرت کدو میں سستی میں  
 جو غصہ میں سستی میں غصہ میں  
 زیادہ تر غصہ میں سستی میں  
 لہجہ غصہ میں سستی میں  
 ہمیشہ صورت میں یہاں غصہ میں  
 وہ صورت میں ایک سہو میں  
 کیا لاغری میں وہ صورت میں  
 خوشی ہو کر ای میری ہر ایک میں  
 م اگر کھینچتی نہ تھی غصہ ہی ہر سب میں  
 م سر کا دی جو روی چشم ترسی کو دامن  
 کیا جو غصہ کر یہ ہو کیا دیا کو زخم میں  
 دل جیت کی جان سی کوئی منزل میں  
 کبک غصہ ساتھ میں شکل میں



ہونامی نور دوست کی ضیاء مجھ سے  
 لی بار بار واسطیوں کا گوشہ  
 سیدو گل عذارہ کھتا ہی گشت  
 بر من کہیں سے طیارِ دل چکا شک  
 نیلای ہے کلالِ حلاوت دل خورنا  
 رازِ مدنی سحر کی تھی داد تو سے

سچیتم کی داستان ہی عمارت  
 مطلب میں سنا ہی اویا فضا کیا  
 بیل قمیص میں باد گرمی ایشیا نہ کیا  
 خستہ کی کچھ پر کیا او کیا نشا نہ کیا  
 مرقعِ حلاوتی سیم کا ہو کدو نہ کیا  
 آغوشِ غزل یہ تو کی ہی عاشقانہ کیا

بہارِ نوح و عمر کی فکر کیا  
مختارِ مومنین کی وطن کی فکر کیا

لفظان فاع الشرح فی جلا وئی      صیاء: بہ لکھی مجھ ہی نکل گیا  
 یکے لکے جسمہ جوان و فقیر ہو گیا      سچا لکھ کر یہ جہاد زغن سس نکل گیا  
 ویکہا جو مجھ غریب کو بولی عدم کی      درخشش ہی تھا جہادش و طرس نکل گیا

عالم ہوا جلیس جہاں کی کلاں کا  
 جو کس کی خون کی فصد و اس کی کلاں کی  
 او نہ تھری کم ش کا ہو کس کی امید  
 کیا اس کے اعظم میں کس کی کلاں کیا  
 سیر وں ہو جاں کی کلاں کی کلاں کیا  
 کیا کس کی کلاں کی کلاں کی کلاں کیا

اندر خود رسیدگی کو غنیمت سمجھو و ملا  
 زنجیر کا وہ غل نہیں زندان میرا ہی  
 زندان کو سزا کا پتھر ہے کہ کوئی پھر ال

میں طفل حیدر کا بیٹا نہ مانو رشتہ صہب کی بابت تو میں سنی نہیں کرتا  
جلد کو دماغ میں مانند لالہ کھا کرتا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



۱۰ دایم کلمات خنجر کو کیم و طرقتی کی تیر  
۱۱ فیض عالم فروزا رشتنا بکلی تیر  
۱۲ دوسرا محبت نیا نیا غنیمت برکت  
۱۳ دم نکلای دای طرقتی و دای  
۱۴ اکی تیری خاک سیر و حویلی  
۱۵ دوسرا محبت نیا نیا غنیمت برکت  
۱۶ حسن کلام فسون ملکات شمع و شمع  
۱۷ یار کی دل میں کنعانت ایسی تیر  
۱۸ لعل و شمع شمع شمع شمع شمع  
۱۹ کیا کہوں آتش و آبی ز ملک و ملک

۱۰ دایم کلمات خنجر کو کیم و طرقتی کی تیر  
۱۱ فیض عالم فروزا رشتنا بکلی تیر  
۱۲ دوسرا محبت نیا نیا غنیمت برکت  
۱۳ دم نکلای دای طرقتی و دای  
۱۴ اکی تیری خاک سیر و حویلی  
۱۵ دوسرا محبت نیا نیا غنیمت برکت  
۱۶ حسن کلام فسون ملکات شمع و شمع  
۱۷ یار کی دل میں کنعانت ایسی تیر  
۱۸ لعل و شمع شمع شمع شمع شمع  
۱۹ کیا کہوں آتش و آبی ز ملک و ملک

۲۰ دوسرا محبت نیا نیا غنیمت برکت  
۲۱ حسن کلام فسون ملکات شمع و شمع  
۲۲ یار کی دل میں کنعانت ایسی تیر  
۲۳ لعل و شمع شمع شمع شمع شمع  
۲۴ کیا کہوں آتش و آبی ز ملک و ملک

۲۵ دوسرا محبت نیا نیا غنیمت برکت  
۲۶ حسن کلام فسون ملکات شمع و شمع  
۲۷ یار کی دل میں کنعانت ایسی تیر  
۲۸ لعل و شمع شمع شمع شمع شمع  
۲۹ کیا کہوں آتش و آبی ز ملک و ملک

۳۰ باغ و زینت نسی نہ نکلا تیری کو  
۳۱ وینا لا تیرا قدید کی برکتی کا  
۳۲ کوہ غم مثل لڑکھ او تیرا شمع  
۳۳ لحد تیرا میں مجیر کو کیم و طرقتی  
۳۴ کون سا دل ہی نہیں سر میں خدای غفرانی  
۳۵ مرد و دین توں کیم و طرقتی میرا  
۳۶ دوسرا محبت نیا نیا غنیمت برکت

۳۰ باغ و زینت نسی نہ نکلا تیری کو  
۳۱ وینا لا تیرا قدید کی برکتی کا  
۳۲ کوہ غم مثل لڑکھ او تیرا شمع  
۳۳ لحد تیرا میں مجیر کو کیم و طرقتی  
۳۴ کون سا دل ہی نہیں سر میں خدای غفرانی  
۳۵ مرد و دین توں کیم و طرقتی میرا  
۳۶ دوسرا محبت نیا نیا غنیمت برکت

۳۷ دوسرا محبت نیا نیا غنیمت برکت  
۳۸ حسن کلام فسون ملکات شمع و شمع  
۳۹ یار کی دل میں کنعانت ایسی تیر  
۴۰ لعل و شمع شمع شمع شمع شمع  
۴۱ کیا کہوں آتش و آبی ز ملک و ملک

[illegible]

بهران غش بکرو او سکی حسرت باکس پیدا

کتابی نذر کی باقو کو حسرتی فاک سی پیدا

بیدارید نه بوی ای جو برادر باکس حسرت پیدا	کلام قضا که اینی جو بکر بگو حسرت پیدا
بند باکس حسرتی انکو در حق باکس حسرت پیدا	فکر امانت جان من و دود و دلم و دلم
قضا که می بیند تسبیح خاک باکس حسرت پیدا	خاری طاعت در دلم و حسرت و کفر باکس حسرت پیدا
عروض تملک در جلد و در خاک باکس حسرت پیدا	سکینه حسرتی که در دلم باکس حسرت پیدا
ضلع دل کش بود باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	ایستاده ای در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا
فلا و الله تو ای که در دلم باکس حسرت پیدا	بجمله نسی و دلم و طبع کون دنیا
کلی کل باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	تیری تیری که در دلم باکس حسرت پیدا
نیو که باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	نم انی قلم جوی که در دلم باکس حسرت پیدا
سید و دلم و باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	غیمت سی که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا
دهوی فی دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	دفاع حضرت یعقوب عیسی که در دلم باکس حسرت پیدا
دشمنی که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	دشمنی که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا
قرابتی که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	قرابتی که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا
خسرتی که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	خسرتی که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا
کلی که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	کلی که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا
یک که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	یک که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا
دشمنی که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	دشمنی که در دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا
نور و دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا	نور و دلم باکس حسرتی و باکس حسرت پیدا

بکرا که در دلم

چشمی که در این عالم می بیند  
بهر کسی که خرد او را خورده  
قدمش بر سر دیوانه کی ایستد  
خبرش به یار و یار و یار و یار  
سپهری که در این عالم می بیند  
بهر کسی که خرد او را خورده  
قدمش بر سر دیوانه کی ایستد  
خبرش به یار و یار و یار و یار

بشمارد که در این عالم می بیند  
بهر کسی که خرد او را خورده  
قدمش بر سر دیوانه کی ایستد  
خبرش به یار و یار و یار و یار  
بشمارد که در این عالم می بیند  
بهر کسی که خرد او را خورده  
قدمش بر سر دیوانه کی ایستد  
خبرش به یار و یار و یار و یار

این جا که در این عالم می بیند  
بهر کسی که خرد او را خورده  
قدمش بر سر دیوانه کی ایستد  
خبرش به یار و یار و یار و یار  
این جا که در این عالم می بیند  
بهر کسی که خرد او را خورده  
قدمش بر سر دیوانه کی ایستد  
خبرش به یار و یار و یار و یار

بشمارد که در این عالم می بیند  
بهر کسی که خرد او را خورده  
قدمش بر سر دیوانه کی ایستد  
خبرش به یار و یار و یار و یار  
بشمارد که در این عالم می بیند  
بهر کسی که خرد او را خورده  
قدمش بر سر دیوانه کی ایستد  
خبرش به یار و یار و یار و یار

کبریا سراج محمد کا موقایا الی الشیخ  
وہ خود شہید کو قفس سم کو کھینچ

یہ کہ میں نے محسن یار لی سولی ندیا

اس وقت ہر جامع ہمارے سولی ندیا

خاک جھٹکت خود یار لی سولی ندیا	وہ چوٹ میں ہے دیوار لی سولی ندیا
شام سی سول کی شیشا کھنڈ جھٹکتنا صبح	شاہی دو دولت ویدہ لی سولی ندیا
ایک دن اجل شباب کی جا کی تہ فطیب	بہوی کل ہیں کی صاف لی سولی ندیا
وہ دیو دل محبت ہونے میں دیر نہ رہی کچھ	جلد میں سرخ مستحکام لی سولی ندیا
حبیب لکی ایک کھرا لہجہ کہہ دے اسکیا	خیمہ گر دل بھاری سولی ندیا
وہ دوشیہ ہم کسی اوسن ہفت کی ہو چکی	جگ ملک چھوٹے شہر لی سولی ندیا
رات بھر کین دل شباب لی باغی چھی	رہنچ و محبت کی گرفتاری سولی ندیا
سبیل کریسی مری چنداؤسی مرد مکی	فلک بام خود دیوار لی سولی ندیا
یہ عالم میں رہیں خواب کی مشیناں	کمر لی انش کداری سولی ندیا
سج ہی غم خواد ہی بیمار غدا صاف ہی	تا دم مرگ دل زار لی سولی ندیا
تیکہ تک پہنچیں اوس کل لی زلف انش	خیر کوکب تنہا ہی یار لی سولی ندیا

غرض تو ہوتا ہی مجھ سے زیادہ اسکا کشکا

درخت بار و زمین ماند تہای باغبان کشکا

بجا بادا ہی چن ہی نسب حیدری زار	بقین ہی نعید اور جالی ہی ہوتا چنان کشکا
نہ تم ہزار نمونہ نہ ہم بنو دیو نمونہ	محبت کا فزہ کیا ہی حرا و صبا کشکا
نہ ہزار زلف ایا جو عمری پھراری کی	سندھ کی کسی کیس ہر کی کیا کیا آسمان کشکا

ظہار جالی کی

خدا صافی ہی الہی بندہ خاص کا منسلک رہی  
دور و دیوار کو دیکھا جو زندہ ویدہ نکلا ہو کہی  
لو کی گری و دیکھو کس قدر وہی شہزادہ کی ہستی  
لانی اس قدر غلطی از دنیا کی خرابی میں  
یعنی ہنر کیلی صفت کو الیلا اوس کی کدورت  
محبت کو لکھا کہ کس بقا رعیا کی اس  
کھلمار و کھوکھلی کا قلم ہی اوس شمس سند کا  
سنتی اللہ میں ہی نام ہی میری محمد کا  
ادمان ہی مدہ کی دل کو ہو کفر و ہوا  
قالب ہر ایک نیم ہو میری قول کا  
غم نہیں کو اسی ملک شہی مجھ کو صبا کا  
افساب ایک سے و تباہی میری کھلے لہ کا  
نما خدا ہی مونس خود منی میری باد واد  
خدا بیکسرتی ان خدا اور بتا ہوں وہ  
جو کس کریم کی کدورت تو ان قند مجھ  
سمعی لا حاصل مداد ہی میری عشق ہی  
ما تہ تامل کی کربان تک جب کتا ہن  
پہول جہان کی کشن میں حسرت کا ہول ہی  
خط روی یا کسی انداز و تباہی ہی برس

نہ وہاں کستا ہی کچھ عکس نہ کچھ عکس ہی کستا  
میری املو کی اوسکو میں نہایت سبک  
ہنر ایک ہی نہ دشمن کی میں کا شل سبک  
مسا ہن کوئی اس و بول ہی مرا کی دیر کستا  
قدم شوق ہوئی اس راستی میں کار و ار کستا  
جو کچھ کی کی ہی غمی کی دھندلان کستا  
کھلمار و کھوکھلی کا قلم ہی اوس شمس سند کا  
سنتی اللہ میں ہی نام ہی میری محمد کا  
ادمان ہی مدہ کی دل کو ہو کفر و ہوا  
قالب ہر ایک نیم ہو میری قول کا  
غم نہیں کو اسی ملک شہی مجھ کو صبا کا  
افساب ایک سے و تباہی میری کھلے لہ کا  
نما خدا ہی مونس خود منی میری باد واد  
خدا بیکسرتی ان خدا اور بتا ہوں وہ  
جو کس کریم کی کدورت تو ان قند مجھ  
سمعی لا حاصل مداد ہی میری عشق ہی  
ما تہ تامل کی کربان تک جب کتا ہن  
پہول جہان کی کشن میں حسرت کا ہول ہی  
خط روی یا کسی انداز و تباہی ہی برس

اگر پیش طاق اردی صنم لیسو بہن  
 ای صنم تیری کرنی الیکہ سی تاب ہوا  
 یا دین تیری رقیبت سببہ جا کا تو کیا  
 اوس پروردگی جو کوہ ناکہ زما می خیال  
 اوتہ کی دیوار لحد سی مردی نکالی ہیں  
 خم غلامت سی کیا محراب میں کعبہ کی سر  
 زندگی میں لی ادب ہوئی ندی گور  
 ای صنم عاشق سی رو بوشی بہن لازم تھی  
 بوی گل آتش کمان ہوئی ہی محسوس نظر

کعبہ پر نرغہ ہوا لشکر گفتار کا  
 زنگ اور جاتائی روی مردم بیمار کا  
 مرتبہ عالی ہو خفاش شب بیدار کا  
 نیکی جن سببہ ٹپتائی بھی دیوار کا  
 انکس قیامت ہی صنم عالم تیری رفتار کا  
 گردن زائید سی بوجہ اوتہا نہ حسیہ مار کا  
 خاک ہی میری پس از مرگ اور دامن یار کا  
 پردہ موسیٰ سی بہن الد کو دیدار کا  
 اقترامی رو محشر یار کی دیدار کا

شہر فغانوں فی مجہ محنوں کی صحر اکرویا  
 جوشن سیل اشکاب فی جشمن کو دریا کرویا

ہسکی بولایار میں ماری خوشی کی کر گیا  
 بہشتی ہی قطعہ کز ارتقا وہ ستار دور  
 جہنم مکان بو تیرہ کچھ لای جان کو  
 کچھ نظر آتا بہن اوسکی انصوری سوا  
 کیا جھک کر نکلا تھا صورت ملائی پارسی  
 اہ و مال سی سوا جہر خاموشی کا سہا ہوا  
 خط مشکین فی قیامت کی رخ مجھوت  
 ایک دن پنہان دست یارک بکرتو شوق

قصہ طو لانی تھا دو باتوں میں رہا کرویا  
 حال و خط فی اوپر چہرہ کو نما شب کرویا  
 زخم دل کی جو روکشتہ فی پیدا کرویا  
 حسرت و بیداری انکھ نکواند تا کرویا  
 س منی خورشید کی روشنی کھت پا کرویا  
 باس سوا سی فی ہلکوار رسوا کرویا  
 روز روشن دیدہ عاشق میں کا نا کرویا  
 طالع بدی کو تو کو ہی غمقا کرویا

یار کا فراق نہ

یار کو اصرار نہ کریں ہی انش شکستیں

حب تعالیٰ لقا و رکھزار کو واکرو یا

دشمن کو شمس اوس کل کی سحر ہی سکھا

بہشت تیرے شمس موتی ہی قیامت پر یا

یو سحر قدرت کی بنیادی بھی ائی تجھ

کس طرح تجھ ہی نہ باکین تھانہ افسانہ کرو

شماوی مرکز سی ہوا یاں سوا کیا نہان

وہن تک سی ہو موم یقین ہی کس کو

مفسر جو کہ ہونا اوچھوچھو کی گم

اکہ عالم کو تیری عشق میں سکھتا ہو کا

جس کی دل تو لگا عشق کا بیمار تو ہو

کدھن جس کی ہنر کوئی کھزار نہیں

بنا عالم کا ایک کل خدا کی قدرت

خاک میں اوسکو لا واسی سرا و کرد

سرو ساقہ ہی نہان بد نظر کا میری

کیون نہ ہی ساقہ بندی ہون و جان کی

آج ہی چھولی جو چھتا یہ خرابہ کل ہو

یار کو متسبیحت نہن تو ای انش

لب بعلین لی خیران دین و کھلا یا



زار حسن کی احسانہ اکاھ ہوی  
 اس سو دای گو کیا لینا تیری رفونہ  
 آسمان ظلم کنی زیر زمین ہی تو لی  
 باون مثل ہوئی ہی تو کوں کہا لی کہا  
 یاد دوا ی جن لی وہ تیری گفت شنید  
 تا دم کر سنہ بیمار ہوا بروہ مریض  
 تا سحر منی شب وصل اوس عریان کہا  
 کوہ یاد نہی محکومی و کھلا دمی کا  
 نوجوان ماہ تقیاری کی بوسہ یلنی  
 دمی جا بیکار کوی ہم صبی کی آس  
 نہ کمر تو لی و کھای نہ دین و کھلا یا  
 عالم بچ و خم جان شکن و کھلا یا  
 علامہ زیبون کو رخ بر و کفر و کھلا یا  
 ہم غیر بیون کو خدائی لی و کھلا یا  
 کوشش کل لی بھی غنجل دین و کھلا یا  
 ایک نظر تو لی خسیست قمر و کھلا یا  
 آسمان کو ہی جسین مہ لی و کھلا یا  
 جسین بیل کو تماشای جن و کھلا یا  
 ایسا ایک ماہ نہ ای جرح کمن و کھلا یا  
 حکم الدن لی ہی روح کو تن و کھلا یا

مقصود بر نفس می بخش چشم اوس روی روشن کا

نکبان برق کو منی کیا ہی اپنی خرمن کا

بھی مقصود دل پر وہ دری ہی عین شبن  
 تواضع دشمن جاکے زیادہ قتل کر لی ہی  
 گرا یا دل دیجا کر بھی فخر خندان بن  
 سبک و صنوع کا احسان کچھائی دیا  
 کیا قتل ارسنی کنی سی قیبت تیرہ باطل  
 جمن کا عالم نامی نظر کن شہیدان بن  
 کیربان بیمار کر کرنا ہون بین بوند و امن کا  
 خم شمشیر معنوقون کو غور نامی کردن کا  
 لکنا تبا و دنیا قسمت میں مری جاہ کا  
 نشان رفتاری روی رسم سی کتاب زلکا  
 رکھا کردن اپنی سوختنی احسان روشن کا  
 قدم باد بیماری ہی میری قاتل کی کوشن کا

جیب بی مروت سی ہی ہر حال لا حاصل  
رہ جتا ونگتا ہون پس میں مری رہند  
غریب ظاہری کو مرد و سون دل سمجھی

نہ بخش نفع مرکز کوٹ کچہ سرد آسن کا  
نہ نظر انا ہی جسم منظر چشم روزن کا  
صرع یلہ ای تش نہ محتاج رنوں کا

اوتیہ چند اینہ سہ بنون قائل کی امن کا

سہم سکتا بن اینہ کسی یو ہمہ ہی کردن

غضب ہی جان کو بد میں ہونا پس کسی کا  
جو سو با سہ ہی قائل تو کج در میان دیکھو  
رہی فکر کسی جہلم جو سہ ہی پان کی تو  
بہار کست لکی ملک را خون فی دہا ہی قائل  
جنہ افسان جو شالی برادنی جلدی ہی  
اند میری میں جو در کجسی وڈ کورید روپنا  
کر این اکی مروان جد کی حل نہیں سکتا  
ڈانہ ہی کسی ای شیخ تو مار جہم کسی

عمل خوف ہی مسایہ قساسب برہن کا  
ہماری او سکی برودہ رہ گیا دیوار دہن کا  
کلو می با سہ پر عالم موا شیشہ کی کردن کا  
وان زخم سہم بن گیا دروازہ کاشن کا  
ہستی تو آئینہ میں پولا ختمہ کسین کا  
شب تاریک میں تانبہ آیا مخمور بعد روپنا  
کف داد دیانی کیان ہی عالم موم اس کا  
سہمہ روم ماری کر بخورون با طے امن کا

درفر دوس برہنوں سی رخصت کو لیتا  
سجھتی نہیں نہ ہم اتنا درندہ زای جنون چمکو  
ہوئی ہی مردم دنیا کی سوت کسی بہ بڑی  
لعین نزل محبوب سہ چمکو ہوتا ہے  
سرخ رور سہ بر صبح اکھنوں کو نظر آیا  
بھی ہو کر کسی فی حکم میں شرک بوجہا

سجھتا ہوں کیں ایک بیاندہ دیوار کاشن کا  
کیریاں سی قلع ہو گیا موقوف دامن کا  
کان ہوتا ہی اشی سہ بر بھی عکود شمن کا  
دل صد جاکت میں میری ہی صاف انداز حکم کا  
ہمارا کو کس طاع مکر حیرہ ہند دشمن کا  
کوسن لیتا کہ برودہ کیں قائل کی دامن کا

کیا ایساں میں تیغ قضائی و ڈکری کمالی دی رکھیا دشمن کو آتش اپنی خوش کا

روز و نو کسی سائے اپنی ہوا غم پیدا

لا لہ سانہ و لغ اوٹھانیکو ہوی ہم پیدا

ہون میں وہ کل کہ ہر شاخ میری ارہ ہی ہون میں دوشاخ کہ ہر سر دم پیدا

میں جو رونا ہون میری رخم جگر ہستی نہ ہادی و محسوس کیا ہی بھی تو ام پیدا

و در سر میں کسی کی تو میری سر میں ہوی واسطی میری ہوا ہی غم عالم پیدا

رخم خندان میں یعنی اب خندان اپنی شادمانی میں ہی ہواں حالت تم پیدا

آسمان شوق کسی تو ارون کا منہ برساو مہ نولی تیری ابو و کا کیا حسرت پیدا

کام ابانہ واجب کئی ابو و کسی کیسوی بار ہوی درم و برہم پیدا

شعبہ ہوتا ہی صدقہ کا بھی ہر غنہ کہیں موتی نگرین قطرہ شبنم پیدا

جہاتی والی ہزاروں ہی موجود ہوی خطا اوس گلگی کیا اور ہی عالم پیدا

جسب رہو و کر و مونہ نہ میرا کہلو او غافلہ زخم زبان کا نہیں مرہم پیدا

قلزم فکر میں جہند لکائی غوی طے در مضمون کوئی یار و نسنی ہوا کم پیدا

دوست ہی دشمن جان ہو کیا انجاش لوش و ارون کی کیا یہاں اترنم پیدا

ٹوڑ کر تار نگہ کا سلسلہ جانا

خاک ڈال اہکون میں میری مانلیہ جانا

کون کسی نہ ہنہ میں آیا میری دامان یار کتب میں و آسمان کا فاصلہ جانا

خار صحر اکر کسی کی ہمت و زوی نکی باون مجنون کا ہزار دن ابد جانا

دوستوں کسی کسی نہ صدہ ہوی ہن جان دلی سہی دشمن کی عداوت کا کلمہ جانا

جیل دنیا یا اور

جب اوٹھیا پاؤں آتش نسل اواز جس کس کوسوں بھی چھو کر میں قافلہ جاتا رہا

اپنی زبان کو میل اندو لکین جلا

یا برق نارسا نفس انہن جلا

تو تو بیا کی ہر وجہ راجان نظر رہ کر تیری بلا کسی میں اگر ای نارین جلا

میرا حکم جلا ہی کسی کیا مانتے انی کما او میں در کا پروہ ای نفس آتش میں جلا

ہفت اسمان سکی جو مری دوداہ کی کیا کیا بخار دل سے بخار نہ میں جلا

میں ہی تو یہ کیوں کر تیری اسکا کشتین مشعل کی طرح سے تو میری استین جلا

کیا کیا پری اوتاری ہی کشتہ میں نہ لی جن کو نہ فتنہ کسی انہن جلا

دنیا میں مہسا سوختہ قسمت کوئی نہیں دیکھا ہوا اپنا حال دل نہ نہ میں جلا

لیکن کی رافت سہی و ہوان چکہ بلند اج مجنون کی مالہ کسی کوی یہ کل کہیں جلا

روئی صبح بار کا وہو کا ندی بھی وہ مار کی کہاں نہ کل با سپین جلا

کس محل آتش میں کای دل اپنا شیفتہ جسے ہمارا نام کہہ اودہ نکین جلا

آہ شرفستان کا ٹرا ہوشب فراق لا کون مکان ہزاروں اسی ملک میں جلا

لال رخو کی عشق میں مل کہانہ جسم پر نمایاں پوست میں ہی نہ یہ پوست میں جلا

اندھیری ہو وہ اگر دل میں دلع عشق آتش جہنم کون سے کبر میں نہیں جلا

طیقت جان سے ہر ایک عضو تن نظر آیا

کدو سے میری وہ بدن سن نظر آیا

ہزاروں سے ہر ایک کی لعل لوز کا میں جو غنچہ سنان کسی مل کا وہن نظر آیا

خضر سی راہ وطن کیا سمجھ کی پوچھوں میں بھی تو خود یہ غریب الوطن نظر آیا

جس کی طرح کسی ناکرین کی بیل باغ  
 ہو اچھوڑ کر حسن میں تیری نگر است کا  
 سفید زکام رخ یا سپین نظر آیا  
 قفس کی جاکوں سی مجھ کو حسن نظر آیا  
 وہ خدائی اکر ای انجمن نظر آیا  
 کوئی جو مردہ بھی لی کفن نظر آیا  
 رو لایا کا جو وہ چاہ ذوق نظر آیا  
 چشمہ کو پی ویلکسی کا اوسکی ارمان رہ گیا  
 دن ہوا پر افتاب اکھوں سی بھان رہ گیا

بند کی حق میں ہی ہولانہ میں یاد صغم  
 جو خسرو حشت میں بیابان کو گیا مانند روح  
 توبہ تو کی میکی لیکن دماغ امان رہ گیا  
 جسم خاکی کی طرح کسی میرا زندان رہ گیا  
 طوق نیکو مری کردن میں کیر جان رہ گیا  
 باغ میں جا کر تو ای سر و ضر امان رہ گیا  
 روح حشت کو کئی جسم کی بھان رہ گیا  
 مایا نہایت وقت پر میں ایک سر جان رہ گیا  
 موت کسی اسے تیر کی پاپ کا میدان رہ گیا  
 کل کو میرا ہی ملا تو شعلہ عریان رہ گیا  
 صفت کائنات فرشتہ کے مجھوں سی بیابان رہ گیا  
 اوڑکی مرغ میں خدائی کھشتان رہ گیا  
 ہر قدم میرا حق میں بھان رہ گیا وصال رہ گیا  
 لڑکی زار

کر که ارایش چو دلمی او سر صنم زل اینی شکل  
راه الفت بین من اندیش بهشت بلند  
چاه شیرین بو فراق یارسی کیو که نرسد  
میری وحشت زل جبران راه جو سیم آوی  
لاشسی او شو انگر سکوئی ایقان را  
کج کز تلو از قافل زل یی نمکدنه قفل  
کیا بیان علامه حسن زبان کا کون  
کاروان مکنت کل کز کاشن سسی کوچ  
شام خیران معجی کر کی نیا یار و زمل

بند اکین مولین اینه حیران ره گیا  
کر که کلب صف میان جاده کنعان ره گیا  
مرک حساب خانه یی فاقه جو بهمان ره گیا  
آینه دیکه که محیی غول بیایان ره گیا  
هی فقط اباد ایک کج شهبان ره گیا  
شکری کردن تکال الی احسان ره گیا  
روشنی بیانی ری سر و جبر افان ره گیا  
صورت نقش قدم کله از حیران ره گیا  
سانب کو کجلا پر نقش کج بهمان ره گیا

کوئی عشق بین همی افزون نه نکلا  
کیهی سامنی هو کی مجنون نه نکلا

پژانور سنتی می پهلوی دل کا  
بیا کتی امی بین مع اسکوشت  
هو اکون سار و روشن نه کا لا  
سختی اسی صبح تازه و نتر  
رما سال سال جنگل مین انشیں  
تیری کامل بین شهبای دل جوان بهیر کا

سیکون ازادی باندا ایک ریخیر کا  
و دم چشم پاریین باره نهین تقیر کا  
حاجی خاموشی می عالم سر مه تحیر کا

کس خوشی سی، دور که عاشق گشتائی ہیں گلی  
 صاحبِ صبح تم کو سناہ ہوتی ہی روان  
 اس قدر بیجا ہوں تیری بغیر ہی کج حسن  
 دولت دیدار منی ستی طبیعت ہو گئی  
 بان میں شب بے نشہ ہو کر لالہ رو جلو اشمع  
 جو کہ لکھا نوب لکھا دست کس ہوتا کر  
 روز شب پیش نظر چشم بیاہ یاری  
 عمر میر مضمون طلای رنگ کی بند ہی ہی  
 حیف کی جہاں ہنوی صبر و صبر ہم کی بان  
 کوثر گل ز سار لالہ چشم ز کس سر قد  
 عاشقوں کی خون سی رشتی ہی برون و صبح  
 کاروان میں روز و اماند کو بچا یا کیا  
 نقار قصہ صبح میں کیا صبح زان ہوئی ہر  
 اوس پری رو طفل کا دیوا ہوں زنجیری

فقر حبلی ترک جو ہری تیری شمشیر کا  
 بیہ کمان ایک دن نشاہی ہاری نیر کا  
 پیرن و تیاہی و ہو کا دام ماہی کیہ کا  
 خاکساری نی اغریہ کیا اکسیر کا  
 دماغ بلیل کو نری دکھدا کی موتہ کل کیہ کا  
 جو متا میں ہاتھ اپنی کاتب تقدیر کا  
 کام لیتا ہوں تصویر سی میں امو کیہ کا  
 سر نوشت امتی ہی نسخہ ہی کوی انیسر کا  
 پرورش پایا ہواید اوی ہی شمشیر کا  
 باغ کا تختہ ہی صفحہ ہی کوئی تصویر کا  
 دیدہ و مخ جو ہری تیری شمشیر کا  
 ای جو کس شد ہوں تیری نال کی تاثیر کا  
 سبیل ارادہ کر رہا ہی کس کس تعمیر کا  
 کیس ہی ایک ٹوٹا سو دای کی زنجیر کا

عالم منطق مصوری تیری تصویر کا

سو تہ نالی قطبی ہی خط حاشیہ ہی میر کا

رتبہ ہجائی خوشی سی بیہ مجھ دل کیہ کا  
 زندہ جاوید ہن قبر بانیاں تیغ عشق  
 جو کوئی دیکھی اوسے شک ہو کلی تصویر کا  
 سر کا لٹا جانتی ہن ہو ٹٹا مکسیر کا  
 دعوت افعی کردن بہر کر پیا اشیر کا

جس کی لٹا ہو

جس لبنا سوکھا مجنون کی طرح سی وہ خست  
بحر کی صدف سے خولی عشق کی ظاہر موی  
سرخ باد صفت سیکاری ہی کہے میر  
خط لکھو گا با سیم اندام کو ساری قلم  
غریب آئینہ نامی وہ طفل شمع رو  
نوشق لی صرفہ کری غام کو کھار دل عشق  
غش کریں کی کوکان وشت سی بچہ یوانی  
خود بیان رخ کی صبا دتہ کا کراوی سیرت  
رو سپہ پشمن کا یوان یا پوش سی کچی فکا  
وی سکا بوشتہ ایک صدف برق و سر خراست  
حال استقبال کجی کسی کرتی ہیں بیان  
عبادہ و بین تیری حیران ہی ہر ایک خوش نیک  
نرمی ظاہر سچہ لی سخت کیری کی دلیل  
رتبہ مومس نما پنج کمانہ لی دیا  
کیسی کیسی صورتوں کی اپنی دل میں نہ ہوں  
رہک نہ نہ پرواز قافل کا سپر کی طرح  
موسک میں ہاتھ قافل کا کمر میں ڈال لئی  
جاگہ موت نامی کتان میری کیر بیان کی طرح

عشق سچے برجی موت نامی شک زنجیر کا  
زخم کی اینداسی جو ہر کس گیا شمشیر کا  
سا منا ہوتا ہی کسی غصوں تقصیر کا  
روشنائی میں ہود و وہ روغن الکبیر کا  
اپنا نوع برجی نفس ہی شمشیر کا  
پہو سی رنگین رہی پہلہ ابری شمشیر کا  
حل سبیل ہی ہر ایک صفت میری زنجیر کا  
قند کی کوزی سی جاری ہودی دریا کا  
جیسی سبب کی سبب زخم شمشیر کا  
مالدار لی گرم ہی ابری تصویر کا  
زایجہ ہی نقل ہی پیشانی کی تحریر کا  
کس قلم کا قطع ہی یہ کاتب تقدیر کا  
پنبہ ہی ہر شعر ہمہ ہی انش کبیر کا  
پانچ وقت الہی موقع رہا تقیر کا  
اس صنف میں ہی ہی کیا کیا ورق تصویر کا  
مرد کی جھوٹا زور زخم ہی شمشیر کا  
کبھی دامن سمدانی کیر بیان کیر کا  
بیتہ ہی دیوانہ ہی انش جیسی تصویر کا

دیکھا یا اینہ فکر لی جب صفای الیٰ شکر کا



دین که جوهر کسب از زبان کا زبان کو عقد کسب از دین کا

۱۷۷

برایک پلین ہی نکل ماتم بر ایک جوی برایت  
چو دیکھوں پیشہ تو سر کو ہو دن خیال بندگی کا  
نہ روی کا فوہنی نکلے نہ دماغ بھلو کا کفن کا  
لیا جو چشم کیا بوسہ شکار مینی کیا ہرن کا  
وہ حال ہو دی جو وقت آخر تر خراب دن کی آج  
جدا ہوا شام کسی جو تباہا ر خاطر ہوا چین کا  
وہ شمع فاکوس کا کی کشتہ سپہ خور برین کا  
بیسر غریب کا کاج کا یہ غبار خاطر ہو وطن کا  
جو بار ہو لون کا اکوئی نہا تو بوجہ و تباہا ر

قد صنم سہا اگر افریدہ ہوتا تھا

نہ سروان کو اتنا کشیدہ ہوتا تھا

ہوای زلف کسی کتنا کس قدر تہا  
نہ کچھ تہا زینیا کو دامن یوسف  
و یا جو ساتھ صبر و قرار لی نہ یا  
شامی کسی کوئی شامی باطلون کی حق  
نہا تہا غضب ہی نہ کہہ کا تہا ابدل  
رولانا شام کس طرح نہ طالع بست  
کریز یار لی برادر و یا ہم کو

شامی و امرو

نہانی در امن این تقداری انتشار

ورون و امن خاک آرمیده ہونا رہنا

بیل کلون سی دیکہ کی تھکھو بکھر گیا

قری کا طوق سرو کی کرون میں بڑ گیا

چین چین ای بنھن رہ مروت

ای تہی رہی اس کی حال بار کی

پہنچی تھانہ کوئی قابل کسی ایسا پادش

بھی مری طرح کسی جو قری لی اہ سرد

بستہ کی سیفتہ ہوی برہم و کھن

اللہ ری شوق ایچ کھن کو خیر نہان

دندان تن دودھ دھاریا ہوا جو جند

کدستہ میل رونق بزم شہیدان ہوا

کھلاہ جسم سی دل لان شہیدان ہوا

بہا مجاہدیں جو جنت کی کھن کو

فرقت کی شہ میں ریتیلی اس فانی کی

پامان شوق وصل میں اصحاب کی کھی

لاہون کی طاقتوں کی نہ اٹھا کس سی بار

دیکھو دیکھو خون شہیدان کی سرخ پوش

لہو جانی پادہ کی غمزدن نعل کھن

ایا جو سچ علی علیہ السلام کا خیال

تھویر کالی عیب جو چہرہ بکھر گیا

سرخ ہو بلون کی کھن دیکھ او کھن گیا

سرخ شہ کی چاندھم کی مڑ گیا

جاری کی ماری سرخ و جھن میں اکڑ گیا

شہ سون میں یہ کتا ہون مھنوں لکھ گیا

اوس ست کی اکٹھا کھ کا بندر کڑ گیا

مڑم سی دماغ سینہ میں نامور کڑ گیا

کوڑا جو اس فقیر کی تکیہ کا جگر گیا

مضرب میں نہ کھن نافہ سی رنی بکھر گیا

پتہ جان لکھ راستہ میں پیہر بڑ گیا

فیل کھن جہان ہلا

مست و حال یارین کبہ فرق بڑ گیا

یہن کی کھن کھن ہن ہن جو او گیا

یہن کھن کھن ہن ہن کی لکھی کر گیا

افسوس کا دل کی میں اس میں بکھر گیا

جندہ اٹھ کا انہی جنتی میں کھ گیا

پیشو یا بغیر میں ہری وصال ہو  
دیو فراق کشتی غم میں بحر میں بھر گیا  
آتش نبوکہ حال تو مجھ پر ورمند گما  
سپینہ میں وزع و ناع میں ناسور چر گیا  
یہ انفعال کشتی میں ہیں تپ تپ تپ تپ

کلمه کلامی که سبک است حیا عین به قول  
 دل ز ناف و جلی ساقی و شراب هوا  
 کنون بین یوسف کنعان کو پیشگاه احوال  
 کمره نمی دل بین زلیخا سرستیم از خوشی  
 سنجار کاه جهان بین عزیز و دل تنها  
 لیا یا مجادده ره بجهنم خاکسبزی علی  
 عمار اطالع خفته کنین نه پس جادوی  
 کلبه دایم محبی اشک نشین لی تیسر  
 ملازم صورت و ولا بفر کوفه آب  
 دعای وصل صنم ماکه دل سکنه نهو  
 هوای سر و سی کیا کیا جگر عیال هوا  
 نیمه صحرای صلیبی کما با تراب هوا  
 فشار کو کار صحت محی غدا سب هوا  
 بجا جو مایه سی عین طوره عتاب هوا  
 پیرا جو محسی ز غم بین و ده غم سب هوا  
 سیر به ادسکی می بیاید سب جو م هوا  
 همیشه میری تنه بیکو کوم سب هوا  
 نه از صبح صلی لا کنون از قلا سب هوا  
 در کرم سلی تشن کسی جواب هوا

کرم کیا جو صتم لی ستم زیاده کیا  
شب فراق بین منی ضد اکو یا و کیا  
کبری این تیری شک چو سی وه کافری  
سیمه دل کمالی بین منی زده او تنهایی  
بجی طول نمودن من کو میری شد و کیا  
ملانه دوست تو دشمن کسی افتخار کیا  
تو بین لی چهره بد او سکو ایتین صلوا کیا  
همای تنه لی کیا حال تو مرعوب کیا

جکامیں جان کو

بجایین جان کو کر کی تصدیق غرت  
کہوں جو حالت دل سے تکتا ہی  
خسب و کلن دلی باون اور کی اعتبار  
طیوین ہی ہی زلف میں راستہ ہی کا  
یہی کہوں کا خدا سی میں روز محشر کو  
کہوں میں شکر الہی کہان کہان ہی اس

وکر نہ دل کی خفاں کوں سنا سنا کیا  
جو کہ کوئی کہی مینی اعتبار کیا  
ہا ہی ماہوں کی جبکہ بوقت ویاہ کیا  
سہو کہ تری جواں صبح کچ نہا کیا  
فراق یار کی ناشا و ناخراہ کیا  
کہ قاصد ویاہ کہ اقتضا کیا

سینہ ہلائی دفن دشمن ہی فطو اللہ کا

رہروں کی موت ہی حسن پوشش ہونا جاہ کا

تال شہانہای فلک نظر کس دل خواہ کا  
بسکہ پڑنا ہی خیال اندون میں اور خوش کرد کا  
صفیہ دل سی او شادون کس طرح نفس ضم  
کہ اضماعت سی خیال خام ہی کثر کوفض  
راہ ہستی میں ہی خسارہ ضم سی بند کی  
لاشتر بہ بکیر زین کچو اگر کیدی قبل مار  
بنت خطر سی سوای ریح کچہ حاصل شدن  
چہو کہ خوش ضم زاید ہو مفتون خود  
دل کو ابروی ضم کا شیخہ کر لی کی  
ای ضم بندہ نوازی ہی صفت اللہ کی  
مایل معشوقہ خسرو ہوا ای کوہ کن

برج میلان میں نہیں مویہ انا ماہ کا  
منکست کی اور لی میں عالم کی کوہ کا  
ملکت میں ہونا کیسی کی کہ نہاں لکھ کی  
اقتفا کرنا نہیں مشک کو بالی جاہ کا  
تازہ و ہم کترنا مسافر کو ہی کبہ راہ کا  
طول ہی و تیا فرہ ہی قصہ کوتاہ کا  
با بکل کشتی کو کرو تیا ہی بالی جاہ کا  
کسی یقین لایا ہی وانا دور کی اواہ کا  
درس و تیا ہی معلم ہی بسم اللہ کا  
حیف ہی خالی ہری سایل تیری دریاہ کا  
شیر کی جوتی کا کہان نام ہی رو باہ کا

کرم کرمی هوا جاری کی بانی چاه کا	چونش اشک آتشین لبا عریف او سر
آخر پراہی معمول صنیا بادی کا	تیرج برآینہ بالین بری بار کس لئی
کچھ مرقیدی کروند اچا و ناری کھنہ کا	موت وہ اختر طفل جیکو جان ہوتا کس لئی
خلقد اصحاب کو کوس ہی عالم کا	اسحان بدی زمین ہی بد شکار وہ
وہ دفن ہی چاہ خال او سین تو اوی چاہ کا	رہ دہن ہی شمع شیرن تبسم مہی
کوہ سہی سہاری ترانو میں ہو یاد گاہ کا	ناتوان بری طرح سی ہو خوشی کس لئی
میری ہر ایک بیت بر عالم ہی بیت کا	شکر کیتا ہون میں ای شکر خدا کی حمد کی

فرش ہی خاک دست و دشمن زیر پا

ہم کریاں پہاڑ نیکی آیا ہو دامن زیر پا

لاکھی السیر و قامت انبا دفن زیر پا	منکر و قد قیامت ہن بہت ہی اقبعا
نقش ماسی ہوتا جانامی کلشن زیر پا	دکھ کل سی ہون ہماری ایلو کھا سوخ
موم ہو جاوی اگر اجای آہن زیر پا	خار کا لکٹا ہون کیتی ہن ہم افش قدم
ہر قدم برائی ہی او از شہون زیر پا	لاکھ لیاں کا تو میں دنیا ہی ہم ز قنار
سنگ کھ کو ہی نہ لاتی ایا بر من زیر پا	بت بختی ہم اگر تری طرح کرمی تو بر
ابنی ایلون کو چھا دین سوختن من زیر پا	شاہ راہ کشتی ہو موم میں وہ حال چل
خم ہو ہی سیلکڑون کاٹون کی کروں زیر پا	کشتی زیر پای ہم دیوان کاں عیش کو
شہید اجاوی کسی کی میرا دفن زیر پا	نہ کد زمین دفن کرنا ای غرزان تم مجھی
کوشش زوہودی ہماری تانہ دشمن زیر پا	باور نہ ہی رہی ہم خاکسار اتش لئی
کفن سی کیتی ہن موم نعل ان زیر پا	اسقدر تو ناگہ اراہی کڑاں خلق کو

سرفروہ ہا ہند

سفر و بیان نکات و انشراح ساری کی کیا صورت نقش قدم می آید مسکن زیر پا

اگر چه با من محبت کسی ترک شیون تنها

برای یک شمع نموشی بین حال روشن تنها

نقش حضرت صاحب محیی ده رنرن تنها	جسمی بین یک بختنا تنها محس برطن تنها
خطا اون بدلدون کی او بردعای تو تنها	نیاه چشم رقیبان بد گناه هوا
چمن او دلس میرسان غمر سوکس تنها	خفا نه جو سوئی کمال نیل لاسو لسی
جوشع کعبه بین تو دیر بین بر من تنها	کمان کمان بختی و شونه یا بختی سر آرد
اوس کی در دست خاطر غبار دامن تنها	برای یک کس بین زلفا کشتن او تری تنی
جوانکو بر بیان لطرکون کو طوق کردن تنها	زلفش او کی ضعیف و کبیر دیوانه
دعای صریح چشم زخم سوزن تنها	بهر اوجان تصدیق می زخم کاری چو
برای سنجده حاکم بهار خضر من تنها	دل و جگر سوئی قوت فراق یار خضر
برای یک صدم میری اکهون من شکست تنها	یقین مرک جوشن تیان بین تنها انش

سکس با بر سر آواره سواد او ترا

شکری خنجر قاتل کا تقاضا او ترا

سامان لاج می کچه چهره لیلی او ترا	حال بنور تو ندان نوع کو کو یکجا کچه
آخر کار نظر سی میری دریا او ترا	استقد و شک کی بیکلانی کی روح دلی
تیری کشته کی زیارت کو سبیا او ترا	ای سطح مرئی نه تجبه زلفا کسرم سی
خون تیری اکهون بین ای طبل شیدا او ترا	مناج کل کو بی نه انش لی جوا تنها اسبیر

حسکه بر سو اهوئی انخاری بسج باشت بین کیا

ای صنم لطفت ہی بروی کی ملاقات میں کیا

کوئی اندیشہ ہی تجھی مادہ کی ای خورشید	فرق ہوتا ہی انسان سی دن رات کیا
یاد دہی وعدہ فرمایا قیامت تو کیا	شک ہی ای نالہ دل مری کرنا ہی کیا
کوئی تنہا نہ کو جانای کوئی کعبہ کو	بہر ہی کہر و مسلمان ہی تیری کہا ہی کیا
ایک سس ہو کل یہ تیری دروازہ پر	بوسہ لگائی ملکہ بھی خیرات میں کیا
ایسی اب بھی ہی تو دیوار نہاں کہر کی تیری	رات اندہ سیری کوئی اوکلی نہ ہی کیا
دو کہری کی جو ملاقات ہی وہ ہی ہو تو	ایب تر ناتھا ظل یار کی اوقات کیا
بڑہ کی خطا دہری مایوس ہوئی مل ہی تم	یار نی مصر سی بجا ہی شوغات میں کیا
آتش مست جو ملجائی تو بوجھوں اوس	توئی کیفیت ادشائی ہی خرابات میں کیا

دل شہید زہ دامان نہواتھا سو ہوا  
 م تگمیری گمیری میں کہ بیان نہواتھا سو ہوا

برق بی لوری اوسنے خلجی چمک کی اکی	عالم نور کا انسان نہواتھا سو ہوا
روئی پر مری ہوا اسکی وہ آتش مندہ	غنی سان سیر بکریاں نہواتھا سو ہوا
میں لی زکین کیا اوسکا تر پڑہ کر دمن	سیر حلاویر احسان نہواتھا سو ہوا
ہو کیا دیکھ کی تھانی ہی طر فدار اوسکا	بیکند خون مسلمان نہواتھا سو ہوا
ہرزبان جو مری رسوائی افسانہ ہی	نستہ شوق بر شعل ہنہ نہواتھا سو ہوا
عرق او وہ جین دیکھ کی دل درد کیا	شبنم مانع سی طوفان نہواتھا سو ہوا
قل کر کی محی تلوار کو تورا اوسنی	خون ناجی ہی پشیمان نہواتھا سو ہوا
یار کی روی کسان کرون کیا نعرہ	عبد فراق کی جو فراق نہواتھا سو ہوا

انسان کا

آنسو امروں کی تفتابھی سوچ گاری ہی  
سورس دل سی نمایان ہوا تھا سو ہوا  
بہشت عشق سی ہی دیا سہا میرا  
اولی سر و چراغان ہوا تھا سو ہوا  
کرورہ سکی ہوا دندل پیشانی یار  
وزہ خورشید و خشان ہوا تھا سو ہوا  
پہرون ہون مسعودی روزنامہ اش  
تجسس ای دہیدہ کریان ہوا تھا سو ہوا

اک پر شک سی بین خاک کرمان ٹوٹا

خاک پر شک گفت ادا او سکا جو دہل ٹوٹا

حق بجانب ہی جو موسی کو تہ تاب حال  
تنگو ناویدہ دل کرد مسلمان ٹوٹا  
دلکوار بسکہ جولاک بروی غدار سی ہی  
وہم شمشیر کو بین دیکھ کی عمر ماں ٹوٹا  
عبیدہ مران جو قریب ہی تو کچھ دل میں سمجھ  
باؤن برال میری صاحبہ ان ٹوٹا  
منع بسیل کی طبع لولی ہزاروں دل زار  
مہمستی جو کسی وہ کل خندان ٹوٹا  
میں لی آتش جو کیا مالہ ورو لبیر  
وونو ہاتھوں سی جگہ تہام کی دریاں ٹوٹا

خیال آیا عشق زلف میں دلکی تباہی کا

نہ یا فکر سی ہی ایک غلم مضمر سیبا کی

ہوا ہر ہشتہ ہو کا دل پر دیا بر میری  
شکار اکثر کیا ہی یار لی طاوس مای کا  
سمند چشم تر باو محالہ و مالہ کی  
لغز ہی کوئدہ میں کشتی تن کی تباہی کا  
شعبان میں جوہر نہادہ کو یا وین و مہ تھا  
کان تہا شام سی مجھ پر چراغ بیج فانی کا  
لجہ بریا ز مای میری شرمندہ کرنی کو  
نہ موندہ و کھلا میل جابی نہ موقع غدر و اسکا  
سلسلہ ست کلاس ہر ایک میں ناما ہون  
تیری ولفو کوشت نہ جائی وندان مای کا  
کرنن مختورہ کرن میں اپنی زمکے وکی حالت  
عجب کس زعفرانی رنگ ہو جائی سیبا کی



۱۰۰ فی ای خوب صورت نهادیت کتبی

219 غنیمت حاصل بروی قاتل کو

۴۰ محنت فر که عدم کی روکشی والا نهی کوی

زیاده زخم کسی انسان کو حاصل

۴۱ دم اخیری بالین بر میری همراه یارائی

تیری شمسیا روسی مگر ہی لاک اسکی

جنون کا رطقت او تہا زید اس کی

فرشتوں کسی لمحہ میں کھنکھایا کرتا

مگر ہی بیکتر با خطا سی اور نیکیا

تہاں ستمک لکی صورت آتش کلائی ہی

کشتہ ای یاد ہوں میں تیری صفا کاری کا

نقش می دل میں تیری میری وفاداری کا

۴۲ کون وارفتہ تہاں تری طرح داری کا

۴۳ تاراوسن لغت مغیر کا نہ ٹوڑا شانه

۴۴ شغل امید کو بھی کہیں اسی کزنہ

رخ برادر من لغت کی جی کسی ہوا دلکو

انکہ کو مگر میں رخ مارسی میری تاصح

۴۵ دل میں آنای کلا کائی در براد سکی

۴۶ سبھہ زکوار کسی بیگیت ہوں تہا ایموت

۱۰۰ اسادہ کونسی دیدہ گردن میں دوا خواہی کا

۴۷ ہڑی صراح ہی تلوار سی زما سبائی کا

۴۸ نہ کسی خاوری دامن کسی دنیا سی ای کا

۴۹ ہوا خوب ہی نطل ہا سی باوشت ہی کا

۵۰ رقبوں لی محل باقی نہ کہ عذر خواہی کا

۵۱ کلاروزارل سی کیوں کتا ہونا می ہی کا

۵۲ نہاں کہتا ہی بل میدان کی چوہر سی کا

۵۳ سہا دشت مامہ پڑ لیں چاروس کی کوئی کا

۵۴ خیال تمام ہی انسان کو دھوا سیکسا ہی کا

۵۵ ارادہ کچ غرابت میں ہی اب یاد اہی کا

۴۷ حوصلہ سب کو ہی یوسف کی خبر داری کا

۴۸ سلسلہ ہی یہ میری دلکی کہ فقاری کا

۴۹ کار کرتی ہی میری آہ سحر آری کا

۵۰ جانہ لی سی ہی بڑا مرتبہ اندھیاری کا

۵۱ کچہ سدا وہی نہیں چشم پاری کا

۵۲ ہوا بوس نکو کی ہونا نہ لی یاری کا

۵۳ مجکو دروازہ تو اس کبند ز شاری کا

السنی دلی

استنی و کھلائی بھی صورتش ابرو رحمت  
بین تہ اش ہوں غلام اجنبی سیکاری کا

دوستی کو دشمن کی زدہ ہی اصل کی خواب کا

پر تیرا غضب ہی کا دو کو قصدا ب کا

رنک چھکا مسخراؤ سن قائل احباب کا  
بند اضر کو کھٹکا ہو کیا منتنا ب کا

دو ہی نرکان ہی بجا اوس بلاق ابرو کی طرح  
جامی و صنعت دعا کو سنا نہا محراب کا

حسرت اسبم شہید قائل ہیں ہوا  
پالی ہی ہی بیایا خلد نہ قصدا ب کا

فرصت ایک یہ مدد طفل میں نہ رحلی میں  
برو دشمن تبار ہوں دامن سیلاب کا

عاشقوں ہی اجنبی وہ جتنی ہوں مہری ہو  
سناٹا قبلہ سنیدہ امونہ گوہ کی محراب کا

سو سن اون ہو ہو کی مسی ویکسٹن علی ہو  
رنک پہنا فنڈی مالی کیا غنا ب کا

سیر کی روکری جی اس میں پہلائی ہیں ہم  
دل ہمارا ہی رفع صحبت احباب کا

جامہ تن ہو کیا راہ عدم ہیں نذر کو  
بوجہ او تنہا تنہا ٹکڑے کی اسباب کا

جبار انگنوں میں ہی صورت دیکس کی دیکس  
یار کا انامی بیان انا اجل کی خواب کا

مستذہب کی حسرت و فقیروں کو نہ  
فرشتہ عہد کر میں ہماری جا و منتنا ب کا

سائل مقصد و ویکسٹن لی جلا کر کور میں  
دو بنا کشتی تن کا فروہ تنہا باب کا

لی سلف استنان یار بر مارا قدم  
دو دو کونوں دیکھا محسوس محل آداب کا

حسرت کرسی کا جتنی ہی قائل خاک میں ہوا  
کس طرح کشتی نشین کو وطنہ و کوراب کا

سبیل زلف تنہا کا ہوا اشک و غصہ  
ہو تنہا ہی دل کسی بتری برشتن خواب کا

زلف زیبائی ظہر مت رخ جانم ہونا  
کچھ کما سانیہ کو لازم ہی مکھیاں ہونا

کچھ کما سانیہ کو لازم ہی مکھیاں ہونا  
کچھ کما سانیہ کو لازم ہی مکھیاں ہونا

نه رو لا محکوم تو ای کوی مقصود  
عشق لی مال لیا مرده لی وارث کا  
اوست جان نوی اکوس و نکتالی کی یاد  
و انج چاک کی بن زیبا و قن یار کی کرد  
لی طبع مجھ کو رو انانی غم دوری یار  
اگر لکس شکس بری کسی نمی اندلا

راه میں ظلم مسافر کو ہی باران ہونا  
میری او پری نقان قبضہ سلطان ہونا  
مدرس انانی بھی حافظ قرآن ہونا  
لطف رکھتا ہی لپیچہ جہ انان ہونا  
ہو مبارک و تن یار کو خندان ہونا  
تاکجا دوری بلفس و سخیان ہونا

فلسق من ممکن مشن ہونا بخیر انجام کا

بد مزہ کرتا ہی موند لکتا کیا سب خام کا

نسر او تباہین سی لی غم نشید مجھ شکس برا  
نصف لی شانہ کو بھی یا نچ محبوب شکس  
ایک جانش فد غلطان کہیں ٹرانہ باون  
و لگو اولیا یا کرہ بڑی لی نصف یار کی  
کو شہیری سی ہی معدومی بھی مقدمہ دول  
مانم دوریا و لال شادی سکتہ فونکوی  
نشہ لی کسی ہوا سپوش میں کر شہخت  
شہرہ ہی رمی ہو سید میں افتاب  
لی کان عشق ہو و لبرہ نقش و دی و ست  
جسم کر یاں سی کناہ عشق تایت ہو کیا  
عشرش سی کی ارادہ پری خاکستر کا سی

ای خیر و شمس صبح حاصل شہر لی ہنگام کا  
خیتہ رکھتا قہری سپردن خانہ بام کا  
اخر اقبال مون میں کر و شمس ایام کا  
وانہ کما و ہو کا بھی دیتا ہی عقدہ میا و دم کا  
توٹ جتا ہی یکن کھرتی ہی میری نام کا  
کریم مینا ہی باعث خندہ ہی خام کا  
ترو ماغی لی مرص پیدا کیا سر سبام کا  
مجھ میں اور او سپہن ہی فرق ہی ہوا صبح کا  
سکھ لکنا غیر ممکن ہی طلای خام کا  
وافقی کرتا ہی ترو دامن جھلکنا آب کا  
دل ہی بد و نہ الہی کس صراح بام کا

عبداللہ

جلد سینہ سن نکل ای جان بجز بایرین  
مرکبیا مود حبست جوئی کعبه قصه بدین  
لحاف باد و باد بر خفا ای دوستی نشین  
کشته ایک عالمی چشم عینت خود کام کل  
استخوانی مین مزه باتی بر سبک باد کام  
ای شب نیم کورین لی حل حوالی مین  
تخت صفت قراق یار مین مصرع هی  
باوشت هی کدائی کوچ محبوب کی  
ای صنم عاشق سسی مین ہی تنه المین  
خاتم دست سیمان قد کید کشتی کی  
کسودن لی کرو باد و جبه حسن مودلی  
طوف زربین کرو نون مین قمریون کی  
عصره روی زربین مود جایی دشت کیر ملا  
جست بالی نه بعد مرکب هی ایل مود  
داخل کعبه هوا کتم علم هی بر سر نه  
سبکرون هی مین مثل مای لی است  
هی شستنی مین این عالم دیوانه کی  
بر کشتی مده فرد و مایه کوشی سکت  
یاد و نوا طاعت کعبه مین نشو و ماه

مای لی آب کونما جبه صدمه دام کام  
می غن بر مری عالم عامه احرام کام  
این کل میده کوشی بر مین الی الام کام  
کشته ایک عالمی چشم عینت خود کام کل  
استخوانی مین مزه باتی بر سبک باد کام  
رو بری موسم کرمین وقت سلام کام  
و می آید جاشا مود مودست کی بیغام کام  
زیر بایر ایک قدمی بیال کل الام کام  
نشده الغد روی سدر لیسن کی دو جام کام  
ایع محفوظ ایکه مکنه هی عاری نام کام  
نور هی مود مای زیاده تر جراح شام کام  
سکین مین کوشی عزم اوکس رویم اندام کام  
یاد کومین ایداده مود جوقستل عام کام  
کرموا سبزه هی مین تو سدره دشت نام کام  
بروه عاشق لی نه کجا عامه احرام کام  
یاد کا جاده دختان هی هی شسته دام کام  
علیه چشم روی خطی مایه عام کام  
نومای مغل مود انجام شست خاتم کام  
حال بد و مایه کانی سلی عامه اصل کام

نغم کاری کی جو کہا نیکو میرا دل دھڑا

سرکشت بین طرقت کو جہ قاتل دھڑا

طاقتورانی کی یہ حالت میری بہائی ہی  
ہوئی بیدار فہمی بھی افشائی شجائی  
ای لیسیم سہری دیوان کندہ تیرے  
خشت برقعہ بین تاجہ ہوں سکران  
لہوئی بزم بھی کسی تیری یعنی رکو  
لی خبرو لگو کیا لون صفت مکان کی خرا  
مزل عشق محبت ماہی رکنتی ہی قدم  
ملک الموت کی بزم بین کرم فرمایا  
دوقدم کر میں جلون سکرون متران قوتا  
بہار کہا سنگ کو جہ قاتل دھڑا  
شکب کیا چار قدم جو میری مثل دھڑا  
بس زیادہ است ای دوری متران دھڑا  
تیا درخانہ ہر ایک صاحب محفل دھڑا  
دور کسی کسی کسی وہ پرکوی عامل دھڑا  
نیکل فریق ہر ایک جو مشغول دھڑا  
کنت نختہ ہوی انش کہ محصل دھڑا

دوست دشمن کی کسی قیل کی سامان کیا کیا

جان مشتاق کی بیدار ہوی خزان کیا کیا

آحقین وقاتی ہی وہ کرکس فغان کیا کیا  
پیر کی تیری کلی بزم صبری ہی ظالم  
حسرتیں پہلوی خورشید مکر والی کا  
رویہ ایبر کی صفا سی تہا طرازی دعو  
اکلہن کیسوی مقدر میں راکرتی ہیں بند  
کردش چشم وکنا تہی کسی کردش جام  
چشم بنیابی عطا کی دل الدہ ہی دیا  
دعای جیشی ہی بھی کردش دوران کیا کیا  
ورنہ کردش کسی ہوی کار زیبا کیا کیا  
دور کھنڈی ہمارا مہتابان کیا کیا  
ساقی ہوی ہوا اینہ حیران کیا کیا  
بطح وکلا تہی یہ خواہش کیا کیا  
میری تہ میر میں تہ نامی ہم دور کیا کیا  
میری الدہ کی مجھ پرکشی احت کیا کیا

دوست لی جنبہ فوج سکتا ہو  
کچھن کر کس فتن لی تو دوانہ کیا  
جل یہ اس میں اسباب ہی میں مانند خار  
کہ یہی کوی میں موتہ و مکہ کی رہ جاہون  
کہ ہم مرکز ہوا پہلوی خالی لی یار  
کوی مرو و دھالی ہی نہیں چسپاں فسر

میری دشمن ہوئی ہنس کی نشان کیا  
دیکھوں جکوائی بھی جاہ رخندان کیا  
ہستی پہلی دانت آدمی و سوطان کیا  
کہ دماغی نی کیا ہی بھی خیراں کیا  
ماووی کی بھی فصل رستان کیا کیا  
کیا کہوں کتنی میں مند و سمان کیا کیا

زخم دل تیرا ہی جلوہ چہرہ بر نور کا

جانندی میں سان اتری مرہم کا فور کا

سختی ایام ہی میری سامان عیش  
کہ نہ حاصل ہوئی کسی مشقت کی بھی  
میں وہ پیش ہوں جن میں خجکی صورت  
دراغ سپینہ ہولی میں کل کتالی میں عاشق مری  
دوخت ادب با صفا کر کیسی دل کو رنج  
اکی سپینہ دہون مروت اکتا ہی  
بہار زہری نکل جابا ہوت با و آمانی  
نشہ زین کامی کیا مجھ تاوان کا سڑ  
نہیہ اندس لعلی خوشی کا دل دیوانہ مجو  
اسکی فوج و لیس شیریں ملا جاہی کا  
رہنمہ ہر شہ نصیب طبع شیریں کاری

خشت ہ لین کو سمجھتا ہوں میں انو فور کا  
ہستقباری کام ہی بیکار کی مروتور کا  
آب ہو جانا ہی شیر وایہ انکور کا  
کرم ہار اندنوی مرہم کا فور کا  
کوشہ دامن سی او چا جہا کب ملور کا  
پڑنا اجا نہن حبیب ہوا راوہ دور کا  
موسم کرما کد زبالی تکلف عور کا  
کر سنہ صہان ہر جانا ہی لی قدور کا  
بید مخون سی کسان ہونہ نخل طور کا  
رور ایکھے شہید کو ملتا ہی فلوٹور کا  
باد لانا ہی قلم ہولی سسی نخل انکور کا

دوست قدرت کس نیایدی غذائی قهرتن  
مال مؤیدی نتواند میگو چاره ای  
عبد بر همین کرون کیونکر بن ترک عام فی  
سینه بر ایک میری دیوانگای آتش کشیم  
دیوان زنده شطری اوس در بر مغرور کا  
موت به بن در یکده چاهری سینه کی ناسور کا  
نرم بو کجه تو دل سخت اوسیت مغرور کا  
بوسه لب بین دو حاموی مرکان دل هوا  
دور زخم فرقت آغا خون رعد نامی مجی  
سامنی اختیار کی تقوی بر سمجها موند تھی  
مفعل مشرت چینی سته خاطر و مکر جان بین  
دراج او تنهای کو رقیب بیدل محروم کا  
کوکسی دن سیکرون عاشق تیری مری بین  
باده کاد ہو کا دیا او کی پسلی مجی  
حق تصدیق دار کا ہو دی نہ دوزیکش  
فی سبیل آمدی ساتی لی کی خمر خم  
خمر خطا بین نو بوسه کله انکار یار  
میری یوسف کسی زین و آسمان کافور کا  
یار کی دل بین کی ایسی راه بیدار ہو سکی

دخبل معارف سینہ می نی دغلی مغرور کا  
ہو نو کد کر سبک چہ روزنامہ غسل زنجور کا  
وقع کمرنی صہوی در و سر مجور کا  
بیان سفیدی کسی سرمای بری عالم کا  
فکر کسی ترویکست ہو جاتی صفوں مغرور کا  
زنگ اور جا و کیا روی مریم کافور کا  
کہتی ہیں فریاد برس اللہ می مجبور کا  
مسس کیدو ایا طبع کی شہد کی زنجور کا  
روزن دیوارین جاتی ہیں موندہ سوز کا  
دور بین ترویکست کساتی می انسان مور کا  
باغین خوشہ ندیکہ زخم کی انکور کا  
نعمتو زین خوان کی حصہ نہان مغرور کا  
شکسی سودا گران ہی لاج کل کافور کا  
نافستاتی ہو ہو ان شکستہ غم بلور کا  
جانہ لی بین زرق ہوتا می غسل زنجور کا  
دستبیل ہتی بالہ جانی بار کا  
شام کو غلہ ای روزینہ ہر ایک مغرور کا  
خاک کابلہ ای یوسف ماری کافور کا  
آہ میری ہی عالم کرون جوتہ کما

ظلمت بیدار جو جایی شہرہ افاق ہو  
 دور غیب لب پہنچی نہ عاشق کسی عمر نہ  
 غنہ، خوف، اما المی کا ہی قتل کی ہمد  
 پڑ کہی آتش کسی کہانہ صغیر عالی مائلی

نام ایک عالم میں جنس لی کیا مغفور کا  
 ٹوڑا جہان میں ہی خاطر رنجور کا  
 بادہ وحدت کا شیشہ سینہ ہی مضو کا  
 شاہ تیر انداز کب ہو کاشت نہ دور کا

ایک جالب ترین مسئلہ ایک روانہ نہ تھرا

کروٹھریسی جو کہ پڑن ہوا می اسماں تہ سطر

المدهدی صد الغیت یوسف کو چاه بیسی  
 ای جبرج لی پروت بل لی تنک مزاجی  
 بر باو کر نه ناتی ای باد صحرای سکو  
 غزلت کر نه می کا جو بین فی کیا اراده  
 بیونک اشیان عمار ای برق انش کل  
 میری می خاک بر مونه مودی اسسی لشی  
 صاف المکسی خساری اوس دیند کما

• بیخ خدا کا ہی بنیاد تو وہ اسکندر کا

جنت بہستانہ کی گردش کا تصور ہی اصل  
 دلوں کے اس نوح ریلین کی نظارہ کی  
 خوش و خشت ہی الی قطع بقیہ مقرر  
 قلبیت بہت ادا صفا کہوتی ہی قدر  
 عاشقوں کے طلب سے زبان جاتی ہی  
 غفلت انجام ہی حبیبی رچلی سنا کر  
 چوسنی صدمہ پہنچائی بھی بے ہر کا  
 سکا لیوانہ کو پائیدہ نہ یکساں ور کا  
 عدم ایسی ازراں ہوسا کو ہر کا  
 مورہوشکی ترک کہ ہوشگر کا



افت جان ہی فرمایہ کو طاقت ہونا

جس کی مار کز بجائی ہی وہ عاشق کی

نالہ عاشق دل ہو خصم ہی افسان

و دشمن ابرو کی ابرو کی زیادہ ہی

عہد طفل ہی کسی ہی مست تو اضع لارم

خال رخ کسی تیری ثابت ہوا بد ہونا

کیا اثر ہو میری اہو نشی ہو مکی دلین

اخر کار کیا ہی اوس کی سستی لی ضرب

جانی وی انش اگر اہل جان تجھ ہی

دو تازین بہ نراکت بن کچھ بیکانہ ہوا

جو پشی ہو لو کی مری تو دروستانہ ہوا

شہید ناز و اد کا تیری زمانہ ہوا

شب اوس کی افنی کیو کا جو فسانہ ہوا

نہ زلف یا کجا ہی کر سکا مانی

نو مکر دن کو مبارک ہو شمع کا نور

کنا یہ این محراب تنغ کی سجد

غور و شش زیادہ غور و رس کسی ہی

و کہا وی زیادہ غور و کو ہی اقصیٰ

پیر ہی شہتہ دن گوی محبت کسی

جوب کو تیر کی ملتا ہی قیامت بیکانہ

سقف کو توڑ تائی دو و میری بھر کا

ہڑکی خاک ایک جان و میری خاک کا

زخم شمشیر ہی زخم غضب خمر کا

حلقہ اسانی کسی بن سکنا ہی جوت کا

موج چشمہ خورشید کسی ہی غبر کا

صد مہ کی نہ رک سنکس کسی ششہ کا

ہو سکا ضبطانہ اوم کسی ہی کوثر کا

مرو بہا فخرین بیا کی ہوی لشکر کا

اوڑا یا مہدی دل جو رک بیکانہ ہوا

ہوا کچھ ایسی مہدی کل حیران خانہ ہوا

ہر ایک مال میں کیا کیا نہ رضا ہوا

قدم کسی یاد کی روشن غیر ضلہ ہوا

جسکا یا سبر تو او افرغی نیچہ ہوا

او ورتو انکھ پیر ہی ایید پروانہ ہوا

جمال ہو کا حد کسی سوا فسانہ ہوا

خدا کا گزرتا جان و مانی شہزادہ ہوا

۱. در آن کجور بی مروتی غلام کاس است  
۲. خدای و کس خطا کرد در حق او در  
۳. بود و در آن تو بود او کس که سوا  
۴. بود و حال در آن کس که سوا  
۵. گناه و در آن کس که سوا  
۶. اتی طبعش دل از او سوا  
۷. بود ای تمکین بنا اگر کوی کمر  
۸. در آن کس که سوا  
۹. گناه و در آن کس که سوا  
۱۰. خدای و در آن کس که سوا  
۱۱. در آن کس که سوا  
۱۲. خدای و در آن کس که سوا  
۱۳. در آن کس که سوا  
۱۴. خدای و در آن کس که سوا  
۱۵. در آن کس که سوا  
۱۶. خدای و در آن کس که سوا  
۱۷. در آن کس که سوا  
۱۸. خدای و در آن کس که سوا  
۱۹. در آن کس که سوا  
۲۰. خدای و در آن کس که سوا

۱. به کوه و کوهان و کوه استانه بود  
۲. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۳. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۴. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۵. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۶. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۷. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۸. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۹. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۱۰. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۱۱. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۱۲. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۱۳. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۱۴. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۱۵. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۱۶. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۱۷. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۱۸. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۱۹. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود  
۲۰. بود ای غصه و غصه کان من خاز بود

در دوسنی اسفند کاسه و من عیاق بود

حسین زار خضر کونار بستر و بایین بود

۱. در آن کس که سوا  
۲. در آن کس که سوا  
۳. در آن کس که سوا  
۴. در آن کس که سوا  
۵. در آن کس که سوا  
۶. در آن کس که سوا  
۷. در آن کس که سوا  
۸. در آن کس که سوا  
۹. در آن کس که سوا  
۱۰. در آن کس که سوا  
۱۱. در آن کس که سوا  
۱۲. در آن کس که سوا  
۱۳. در آن کس که سوا  
۱۴. در آن کس که سوا  
۱۵. در آن کس که سوا  
۱۶. در آن کس که سوا  
۱۷. در آن کس که سوا  
۱۸. در آن کس که سوا  
۱۹. در آن کس که سوا  
۲۰. در آن کس که سوا

۱. کاه کاه و کاه کاه  
۲. کاه کاه و کاه کاه  
۳. کاه کاه و کاه کاه  
۴. کاه کاه و کاه کاه  
۵. کاه کاه و کاه کاه  
۶. کاه کاه و کاه کاه  
۷. کاه کاه و کاه کاه  
۸. کاه کاه و کاه کاه  
۹. کاه کاه و کاه کاه  
۱۰. کاه کاه و کاه کاه  
۱۱. کاه کاه و کاه کاه  
۱۲. کاه کاه و کاه کاه  
۱۳. کاه کاه و کاه کاه  
۱۴. کاه کاه و کاه کاه  
۱۵. کاه کاه و کاه کاه  
۱۶. کاه کاه و کاه کاه  
۱۷. کاه کاه و کاه کاه  
۱۸. کاه کاه و کاه کاه  
۱۹. کاه کاه و کاه کاه  
۲۰. کاه کاه و کاه کاه

مرکب سستی ہی اسکو نالہ منج کسکھ  
بل لی لی نائیر کو غالب شیریں تو بند  
روز اول سی دل تیا سیر میری کاشمیر  
خود نیک انسان قافل ہو برکت برہو  
نار کیا کیا کچھ کئی اوس بادشاہ حسن لی  
عطیہ سازائی جو اوس کل بہر کو دیکھنی  
تول دیکھا نہیں میزان خرویدین یار  
اسمان بکسٹور کی بوجھ تھی تیری جد  
تیا بھ ہی طیکامر قد میں نہن کل تر کس  
مونہ دکھا اب تو اسی ای تسکین خان

م اکبیر عاشق کو نہ تو ای کل رعنا دکھلا

بنبلو نکا کسی نادان کو تماشا دکھلا

اسمان اوزر میں تھی تفاوت چند  
یار کی ایکہ کسی تو ایکہ ملائی تو لی  
ای جنون تجھ ہی میری ایکہ چکنی کی نہن  
قلزم عشق پر کتب ہوں ای جس سماہ  
جوٹی اوس حور کی ابرسی ہی ٹرہ صلی لکی  
باغبان کونس صورت میری دل لکی کی  
ایک صفت ہوں اہ طلب ایکہ دشمن سرخ

وصل کی شب میری حق میں برسین ہوا  
خون ہی ہونا میرا ای کوہ کن مشہور ہوا  
صورت کشیدہ ہے بن جید ای انیس ہوا  
شہود وید کسی ہی ہنر جہ جہ شہر ہوا  
عاشقوں کی ہو کھلی روز ایک ستا ہوا  
عزیز راوہ کیو حال شکست چن ہوا  
کوہ کسی ای نائین سدا ہی تیرا ایک ہوا  
لکھن ان ایک صفت ایک صفت اوکھن  
خوش نو کو لاج بندہ کسب قافل ہوا  
دل کی بینالی سی عاجز ترش میکن ہوا

ای صنم دوری کسی جانہ سا مگر اوکھلا  
کروشن چشم ہی انی کسکھ ہوا دکھلا  
قید خانہ تو دیکھا یا بھی صحرا دکھلا  
لب یا جو نہن تونہ دریا  
جھ محشر ہی ہر اسی ای شب بیدا دکھلا  
ایک تو محو قہ بارسا لوتا دکھلا  
کوی معشوق بھی ایک بکولا دکھلا

کمال کو سون نظر آتی ہی دلا منزل کور  
 اہ کا اہلق ایام کر کوٹرا دکھلا  
 عاشقوں سے تیری کرتا ہی نہا بے کی  
 روی خوشیہ قیامت کو کف با دکھلا  
 مہر ان آیای جو چوٹی کا کسی کا فر کی  
 کہتی ہی فکر سا بانہ کی جوڑا دکھلا  
 صبح نیلی ہی بیعت اپنی شوقیہ بازاران  
 لب بام آگے تو ہی کفک یا دکھلا  
 بندہ نہ ہ خوف اتش و خستہ ہی  
 یا الہی اسی اب ہو قد مولا دکھلا

خوشی ہوئی ہی ناواں پہر گمواں کا جوڑا  
 کفن ہی عافیت اس عالم اسباب کا جوڑا

منہاج حسن سے پوشاک کا عالم کو کوٹرا  
 تہائی کا نہیں اوس وقتہ احیا کا جوڑا  
 ندان کدہ اسفند اوسکی صفا اکثر کی آ  
 ہو سکے ہی نہی جہند آب و تاب کا جوڑا  
 شب قرقت ہو غنقا یا الہی زور محشر کے  
 صدامونانہ جھمک کی طرح سرخا کا جوڑا  
 فسون کر کوئی اس طرح عجب کی کیا فزون کا  
 سر مجلس اور دواتی ہی شمع و سا کا جوڑا  
 بیہی کبریٰ کبریٰ اوس ہم ہر سچتی ہی  
 اگر او ترا ہوا ہوس تن نواں کا جوڑا  
 صفا کار کا ہی ہو یا سزا کا طبیعت پر  
 بیلا ہی وہ کیو مکر ماو نو من جراب کا جوڑا  
 ندب خرمیت ہی کا فزون جو میری لکھنے کی  
 عیث بینان غشلی کی مجیر خراب کا جوڑا  
 رنہاہ کی سرور اگر تاتہ امی امی  
 ستاروں کا وہ مہر مای عالم کا جوڑا

اکبر نفس اوس برکی دل ناتوان کرا  
 شیشہ عمارا طاق سس ای اسماں کرا

شیشہ براب نی تن خاں کو ڈھا دیا  
 سیلاب کی رستائی ہوی حیلان کرا  
 شیشہ درمیں ہن نیون یہ ماحصل کی طرح  
 شاید وہاں سا کسی برا استخوان کرا

جلتایی کیا اگر کی ایسے دم خرام  
کلجیں کسی لہجہ سی ضم سنج کل ہوی  
لکھی نہ جان نہ فراق تان میں ہی  
بجلی وہ ہر خرم منزع جمن ہو ا  
حسرت میں تو اٹھل کی رنج و ہی ہی  
دیکھتا کون ان اکھنوں کی از تو قیال

سکر کا تیری باون برای نو جوان  
الہم رکھو کی تونہ میرا اسیان کرا  
کھسارسی بیٹ کی نہ یار نہ اتواں کرا  
جو خشک ہو کی شحسی بر خضران کرا  
پروان ہی مجھ کو خوش نہ آیا جہان کرا  
لیکھ مجھ کو خوش دل خستہ جان کرا

منتظر تباوہ تو خست و جو میں یہ او اوردہ تھا

شفتہ برای تہا جو ناست و سیارہ تھا

ہی جو حسرت تو سراپا چشم ہو کی میں  
حسب یہ حکو را و زماںی مر جالی میں ہم  
کہول کر دل حب میں رونا تھا فراق یار میں  
سیل کر یہی یہ کسی دی سمندر کو  
ایک شب تو وصل مردو کی تو اضع اسی  
روز شب کی حال کا پرہ تھا لکھنا شور  
سینہ کوئی مرکب بر مری عزیز و یار کی  
عبد طفلم ہی خوشی کالی شیفیق  
جان شیرین مرد ہوئی شیریں شہ کو  
حالت دل کا بیان کرنا کسی میں تو کیا  
یہ ہوا ظاہر ایسا محو نسس رہا میں

حاصل اس اسینہ عالی میں فقط اٹھا  
سلوک کا لہجہ میں تازہ کوئی سیارہ تھا  
چشم تر منعتی ہر موی مرہ فوارہ تھا  
جو صبا یا ایک وار کوں نظر پر تھا  
چارون مہمان تیری کہ میں میں بجا تھا  
کانتی اعمال میری ہو ٹو بکا ہر کارہ  
قلعہ کچ لحد کی فتح کا نقارہ  
شعخ نخل سید محو نسس میرا کو  
وصلہ سی اینی باہر کوہ کن بجا رہا  
عشق میں ایک مصحف خسار کی سیاہ  
ایسا دیوانہ تھا ایسی در اسٹی ڈاؤرہ تھا

حال انارہ

مال انبا ای غم انبی جدائی میں ترجمہ  
و حقیقت میں حبیب شوق شہاد و لیلیا  
نہ سانا او سیمین بدخویں میں آئینہ  
شالیش اولی می محبوں و دو دامن کسی  
امر عالم ستمی شورش انداز ہو می  
کل سن خوش رک می بر ایک دل چنگو  
عاشق مرده می شہید که جراح مرده  
زخم کاری فی کما مد زبان کو میری  
کروشن چشم لی غریب بین سہ بیایا  
زلف و ان افی می جان و زنجیر مرده  
جاکل بس غم کده کسی یاد کو رنگا میں  
عجب بیانی کی می حسرت نری ای شورش

سینہ و ستر تیار او سکنک خا<sup>ت</sup>  
ستر تیار کردن بر انبی یار صید<sup>ت</sup>  
شوقی طفلانہ سی حسان مرا کوار<sup>ت</sup>  
ناخلف ناقابل و مالایین و ماکارہ تن<sup>ا</sup>  
مردم و نہا مکنتی میں دل صبر<sup>ت</sup>  
انقر عیش لی فی قاضین محکم و یا<sup>م</sup>  
نہ نور و یا کوئی بجا کونہ کفن محکم و یا<sup>م</sup>  
زخم لی مبتلی زخم دین محکم و یا<sup>م</sup>  
عبای مان و نای عزیزان وطن محکم و یا<sup>م</sup>  
حسن لی سائب سسی عیش لی مر محکم و یا<sup>م</sup>  
سائے ن برنی کو تنافض کفن محکم و یا<sup>م</sup>  
میری الدنای باز بچہ تن محکم و یا<sup>م</sup>

اسنہ زحکا و کہا مردم کو انکھ او بر او تنہا  
سکہ مٹلا مار اپنا نقش اسکندر او تنہا

سکہ دل جلنا تنہا زیر خاک میری قبر  
ہوئی نہیں او کر شمع ہو کی ایک  
دینہ و یکہ کر اسنہ ٹورا و قبصہ  
نسل غنا نام تو مشہور عالم میں رہا  
ام جراح یوزنہ صابر کو خدا رکنتا می دیتا

شب کو شعلہ بشتہ و کدو ہوان الکر<sup>ت</sup>  
امی صبا محفل سی پروانہ کی خاک او تنہا<sup>م</sup>  
بد مزاج انسان ہونامی جہاں سو کر او<sup>ت</sup>  
کو کہ اس سلی سی مجہ اراد کا لے او تنہا<sup>م</sup>  
افت نکر و نچ حسینان بری بکر او تنہا<sup>م</sup>

فعل او تہا ایسے پیدا کر کی یا مکہ دوتہ	ایسی انگورین دہی تو مانہ بنی ای ضم
سینہ کی کو غمزداسی نہ تو جاوے	جبر کر نہ لی اختیار دن بڑہ ای برو
بانی قاتل بر جکا تو پھر نہ اپنا سہ او تہا	ہو کیا دہنای میں کردن کسی کا استقام
سب سے پہلی محکوم ای سکا مہ خوشہ او تہا	نستہ ویدار چھسا دوسرا کوئی نہ
سز نکون بایا محی حب کج کر خمر او تہا	دل میں قاتل کی میری شوق شہاوت
کیا گون تہا پستہ کر اوس کو پس کی کو گون	چار بای ایکمی ای یار سکا مہ ہوا
ششہ و غمزدای ساقی کو تہا دوتہ	صدمہ رخ غمزدای کسان مک کچی

میں فی عریان تھی ای شک فہر و مکہ لیا  
 دیدہ و دلکو جو تہا مد نظر و یکہ لیا

ہمیں یاران کہ ششہ کامی کر و مکہ لیا	لیکی و خشت دل کو غیر بیان کی طر
یاری جبر کی پہلو کو جاہ و یکہ لیا	خون کیا غیر کی دلکو میری جانباری لی
آہی اس اپنی زبان کا پس اٹھ و یکہ لیا	دہن یارسی ایک شکر کس دن ششہ
اکہ او تہا کر جو کس تونی او ہر و یکہ لیا	بہر کیا دامن نظارہ کل کر کس کس
یارسی غیر کو ہی شیر و شکر و یکہ لیا	رو برو رہی لکا ایسہ آتش شہر و ز

برق خرم تباہی نالہ دل ناشاد کا

حوصلہ باقی نہیں ای آسمان فریاد کا

الغنت کل سنا کر دالی ہر	شوق وید رخ فی کلو ایا اول انگو کا
اور اولتی بیان ارادہ تہا بھی فریاد کا	عرصہ محشر میں جاتی میں جنم میں پڑا
کیا بلا اسہ ہی سایہ طرب سہفت و کا	دیکھ کر محکوم اثراتی ہن ہست بالا طیند

قتل زانیہ کی

قتل کرتا ہی اشاریسی میری عاشق کو ناز  
مل بہن چلی ہیں کہ طبعو نس کہ کربا  
نزار دنیا مکس کرتی ہی نہایت ہی  
دوستی نیتی نظر آتی نہیں جو بس  
استقد رائیہ امین دی ہی توں لی ہون  
قامت عزیز کسی قصد کی نکل جیتی ہی  
وام میں لاکر کیا جب لی چری اوس صیال  
ضبط خوش کر پسی کرتا ہو کہ آگاہی میں  
یاد دور افاد کا زہی کش اوس سبب

حکم سلطان سی ہی خونریزی عمل صلا و کا  
چن بشتالی سی باہری الف ازاد کا  
ہی مکس کسوا کا کیا بدن فولاد کا  
نارستان اوٹنا نہیں مان شعل ہی  
حوصلہ متا راول کو خدا کی یاد کا  
تارسی ناعن کی قد ایک فورم ستم کا  
باغبان ہی ہو گیا عاشق میری صبا و کا  
کرومون و شمن ہون یکین سبیل کی بنیا و کا  
وہاں کب بولا کو یا بندہ ازاد کا

اشتبہ نہ ہو گیا اپنا قفس فولاد کا  
آب و دانہ لی دیکھ یا کرمین صبا و کا

حوصلہ کہ اعنف لب خان مان برباد کا  
کہ خوش شتم بنال سی ملکیا میں خاک میں  
رخت خیم جو کر نامی خدا قران میں  
رہا سہم جو کروں میں لگا ہوا گیا  
ہیں اوٹھایا اور مصلح کی لیکہ  
جہدی سی لشکار و کتاخو کمار  
بنو این محبت برکان بد نہ کر  
کہ درجہ سی کوسھی میں محی موم دلیل

روی گل بولی جو موسیٰ میری صبا و کا  
اسمان کو شوق بانی رہ گیا بیداد کا  
کاش فرخوس میں ہی وصل ہی صبا و کا  
کنو کرو امن میں کیا دل لہذا جلا و کا  
جوصلہ تو دیکھو منت خاک کی بنیا و کا  
ہاتھ ملوانا میں منظور ہی صلا و کا  
جبار ابرو سی بیان دل صبا ہی ازاد کا  
ایکون میں کرمی میری خاکستہ برباد کا



قدش کو تاج بین جانی ده بالا بلند  
خاکین ملودیا میری گری بنی محی  
پهرونه سکه باو حجت کال عشق پر  
ای بری رو کونی تیر وجود یوزنه بن  
قبیر رشید بنی ایجادی کران صاف مو

کاتنا منظوری او سمنج کو شمشاد کا  
شکری کشتی هو با خورشید فولاد کا  
تیشہ فرماوسی جو ہر کھلا فرما د کا  
شہر بر عالمی صحرائی جنون آباد کا  
مٹھیر انشا کہ ہو دی کوہ کن اوشتا کا

آب پی اتانی تو ای بنت خدا اصل

دھم کلیم کبار نامی آتش باشتا و کا

نہین کچھ امتیاز عشق کو کہ نام فرما کا

لہو کا اپنی مثل کوہ کن بین اسے ساون

بلاسی مجھ کو اندامو برای خوش جون پی

کیا کو جان سی بین ایسور غم بر شکر کرتا مون

کلوی خامہ کو کرتا ہون وقف تنع خامو

نفاق کچھ سمجھ کر ہی کسینکا کوئی کرتا

صلا و بنت کچھ تو ی جو دیکھی اپنی جان نہر کو

شکار اپنی جانی حسن کا شاید کہ لیلی کا

سیر ہو جا ملکی کل کی سیاہ پھر فرنگی

یہ لکھو نامی خط مولاسی بندہ کی غلامی کا

غزہ طرنا نہ مجھ کو کاشرا اس شیرین گلای کا

زبان خلصہ کو نہ صدہ ششہ کای کا

کباب دل بین تولی نقص نور کمانہ جانی کا

مبادا با ر خاطر ہو کسی طبع کرامی کا

نقہ اندیشہ ای فرعون بھی موسی کی کھلمی کا

مرہ جگنی ہیں مردم جان کبی کی تلخ گانی کا

پہتای میرا صبا و میراں و دوام ناما

مبارک لیل حروفیت کو ہو بمک

ایسی سیف زبان سی لونین کا مدخو و الفقار آتش

کوی کا فر جو ہنکیر ہو میری معجزیانی

جذبہ دسی کمال کرنا ہو جانی کا

سنبہ بیگناہ اپنا اشتا ہو جائیگا

بوقت غمت کی

چون تماغت کی نرہ سی اشنا ہو جائیگا  
تیری کشت توں کی جو صورت نہا ہو جائیگا  
حادثہ کی اور میری آغوان کی ایک  
پنیر ڈالا دلو خال غبرین یار کی  
کیا جس مہربانی حبیب تائیر کی  
جگر غمسی یاد افنا کی جن کشتی کی  
خون مسلمانوں کی کر لی ہو پیش نظر کی  
میکش کی یاد کی یو کیا ہو دل کو سو  
عیب مہربانی جیہ کر کیا قیامت کی  
صد و لا تا می عبت اکہین جیہ کر کی  
اس قدر مازان ہو ای شجہ اپنی زید کی

ہنس کا کلاسہ دوستی و دعا ہو جائیگا  
زندگی کی سوسم سچا کا خفا ہو جائیگا  
شمع کا فوری کا بروانہ ہا ہو جائیگا  
کیا سمجھتا تھا میں اسباب ہو جائیگا  
سز کی یا یار سنی حبیب ابر طلا ہو جائیگا  
یاد بان ابر اور ساقی ناخدا ہو جائیگا  
دوس کی کافر کی سبب نہک خفا ہو جائیگا  
نہیہ ہر اسکی ہمارا دعا ہو جائیگا  
اطلس مفت اسماں صفت دعا ہو جائیگا  
سور دل ہی اپنی تو شاید دعا ہو جائیگا  
ہنس کی سنی اپنی تو شاید دعا ہو جائیگا

بیدار و مدہ فراموشی جو ہسی کی تو کی  
موت کا وعدہ تو ای اشرع دعا ہو جائیگا  
وشت دل کی لیا ہی وہ بیابان پیدا  
بہل کر میں شبہ حیران پیدا  
دل کو اینہ چن کر ہو نہان پیدا  
نار و امس اوطقین پیدا ہی  
نسبت دوستی کا میری سنی نہیں جیہ  
نہیہ ہی میں لعل شہنی دوست جیہ

سکروں کو میں نہیں صورت پیدا  
جلد کا فہمی ہی ہو کای کمان پیدا  
ور و دیو کی صورت جان پیدا  
جاک کرنگو کیا کل کی کیرمان پیدا  
یہ علامی نو کر ہی مخہ مرجان پیدا  
آب انور کی اشر ہبان پیدا

باغ سسان نوا انکو بکر صبا و  
 اب قدم کسی میری خانه بر خیر ابا و  
 روکی اکبروں کی کھانوں میں سجاد کو  
 اغرہ زن کچھ شہد ان میں ہو بل کھط  
 نقش انکھانکس نعل بر سٹا  
 خوف نامہ می مردم کی بھی اتنا ہی  
 روح کی طرح کسی داخل جو ہو دیوانہ ہی  
 عجا بو کھلا کمر شہری اقلیم عدم  
 ایک کل ایس ہنہن ہوئی خضران کی

بعد مدت ہوی ہن مرغ خوش الحان پیدا  
 چھکو و خشت کی کیا سلسلہ جناب پیدا  
 کر چل ابرو نہ ہی کہن باران پیدا  
 اس ہن کی یہ کستان پیدا  
 میری موتہ میں ہوی تھی سلی و دان پیدا  
 کا و خرمونی کی صورت انسان پیدا  
 جسم خاکی کچھ اوسکو جو نوزندان پیدا  
 ویکتا ہون جس وہ ہوتا ہی طربان پیدا  
 کون سی وقت ہو اتنا یہ کستان پیدا

نوجوان کسی ہی سبب روزی ہماری انش

ہم تھوئی تو تھوئی شب حیران پیدا

اوسکی کوجہ میں مسجا پر سحر جاتا رہا  
 کوئی جانان میں ہی اوس کا بنا ملتا رہا  
 جانب کسار جاکھلا جو میں تو کوہ کن  
 کی کشش معشوق میں باتا ہوں لی مان رہا  
 واہ رمی انہ میر پر روشنی شہر و مضر  
 نشہ ہی میں یا الہی میکشو کو موس  
 ایک نہ ایک عوس کی فرق کافکائی غم  
 جسٹس کو راستہ ہمسی مواد و نوال

بی اہل و مان ایک در اندر جاننا رہا  
 دل میرا کھر کی کیا جالی کیدہ رہا  
 اپنا تیشہ میری سرسسی مار کر جاتا رہا  
 کیا بلا ای محبت کا اندر جاتا رہا  
 دیدہ معقوب کسی نور نظر جاتا رہا  
 کیا کھر کی قدر صبا کھر جاتا رہا  
 وروں بجا ہوا در و جگر جاتا رہا  
 ہوئی حبیب پر شجر ہم حبیب جاتا رہا

رخ و نیاسی قریح و نند فکون نهان کسب نیک شبر او تری کسیدن و بر سر آید

نجاخته بر می توانی قرائن بر سر آید ۴

دومی درین کسر الفت کسفتند جنان را

۱	فرس کسبی کبر کجایان کا عین کبر	۲	خدا که با یو بلا شمع می کشی همی کبر
۳	قبای کل کو بیدار حبس کل برین کبر	۴	بن این کج نه غیبه سی جو ده غیبه دین کبر
۵	نهان موهبنا سفدر زخم شیدا	۶	تیرنی تلوار کا موبه کج نه کج ای تیغ زن کبر
۷	کلفت کیا جو کبودی جان برین مژگن کبر	۸	جو غیرت تی تو بر سر و سی سونا کوه کبر
۹	کسی چشم کجا حبس بایب بایب کبر	۱۰	تو محسوسست نایتی کی طبع خشکی برین کبر
۱۱	اتر انیر کا عین قدمی تیرنی بایب	۱۲	خزانی خاکه ملک بر نالی برین کبر
۱۳	تیرنی لعل سی کسبت می کی تیرنی کبر	۱۴	جدا حبس نوراف کی حال او سکا حبس کبر
۱۵	زوال حسن کسلو تانی موه کی قسم سی	۱۶	کمایا دایع خطالی لکسر سب فتن کبر
۱۷	رخ ساه نهان کس شوخ کالتقین کبر	۱۸	نظر آتی با اسبهن بر ایک ال حسن کبر
۱۹	و ده جلا فصل اشک کی چشم برین کبر	۲۰	کبر و نیک کی طبع سی کسب صرح کبر
۲۱	صفت کمال کی حسن کا کیا اقبال کی کشته	۲۲	شید و کی موی سالار حبس سی حسن کبر
۲۳	کسی کی کوی تنید کز نامی برین زو تارون	۲۴	نه سکل کی طبع غیبه جهان او سکا و بر کبر
۲۵	لال و رستی اندیشه دشمن نهان رکستا	۲۶	کسی شوری کسیدن کوی مارا سمن کبر
۲۷	می نغز پیش دایع عیرالی کو بایب سی	۲۸	بواجب قطع حایره بر عادی برین کبر
۲۹	رکز و امن موه سی انریان برین کبر	۳۰	بوا مسدود کسنته عیاد و راه وطن کبر
۳۱	که ابدی کی حبس کبر اکل کسین کول کبر	۳۲	ای قهر کج نعل خراب برین کبر

۱۰ ارادہ میری بہانی کا نہ ای زبان و زنجیر کو

۲ امانت کی طرح رکھنا میں نے نہ مجھ سے

۱ جہاں خالی نہیں رہتا کسی انداز میں دوس

۱ تو نے تنہا ہی تھی ایک اوس محبوب کی

۳ مکی موند ہی چرائی دینی و مٹی کا لیاں صبا

نہاوت کیف ہی کسی لکلی اوس شوخی آتش

لگا کر موند ہی جمانہ کو وہ جمان شکن بکڑا

کس کوئی کلکوں کی لی یار کی مطلب تھا

کیا کہنی کتنی کیوں کر دی ست شب تنہا

تھمار سی غلط ہی اوس بت کو کیا غم ہی

سوز غم وقت سی بیان شمع کی جلتی تھی

کیا تلخ کیا اسی اس عمر و دروزہ کو

ایذا ہو جو ہو اوس حال کو کسی تجھ ہی

خون شہیداسی ہی اکسیر جو سفتی ہوئی

اوس قد کشیدہ کی جو شرح کردن کم ہی

پہلو میں ہماری جو دو ماہ نہا شب کو

موقع تنہا ہی قاتل سبیل جو کیا تو

انفت کی محی مارا سنتی اوس مارا

بین اور قریب آتش ایک جان و دو قالب تھا

وہ گشتہ ہوں جسی ہو مکی سی کتو لکنا یہ

نہ ایک محکم ہوا اپنا نہ ایک تار کفن بکڑا

ہو انا سور نو پیدا اگر زخم کھن بکڑا

میں غلج ہو گیا جس دور سی وہ سہاں بکڑا

زبان بکڑی تو بکڑی تھی خیر ہی وہ بکڑا

خون جگر و دلسی جمانہ کیا لب تھا

الہ غنی گاہی کہ نعرہ یارب تھا

وہ گاہ الہی میں شیطاں و عرب تھا

ہر صبح مسافر تھا جمان میں رشب تھا

زہرا بی لئی عشق معشوق شکر لب تھا

وہ افق لی وند الی نیش پر ہر شکر تھا

ہمدوش کو دھج اوس ترک کار کرب تھا

ایک مصرع موزون میں سویت کا مطلب تھا

تھا دماغ سفید اپنی اکھوں میں جو کو کتب تھا

اولی تھا ہی میری حق میں ہی ازب تھا

نہ ہو گیا بھڑا

نیہ جو یونیکا چنتا کر اسکو ایصال نہیں لڑکا  
غیر الہ کون سی ساقیا جام صبوحی ہر  
زوال حسن سی عاشق کندہ کمر لی جالی میں  
عجب سے ہانکوت ہی ای بار باری تو  
جہ جلی سینہ روشن تو نور عشق بیدار  
زینہ کو کھانسی کسان تصور برستے  
عجب سے جنت عالم کاسان تیرے کڑا  
سب سے بھونہ اہ غافل شیدا کہ مدد  
روا کہیہ کھفت یام میں ہی قدر عیو کی  
تیرا کالی جو سی ہمارے کمر نہ کیوں ہی  
کل و میل کی حالت پر کای کہیہ شبنم  
کہا کہ مکتوبہ روزانہ او کہیں جاگتی  
جی میں جلتی کیسو جو اس خسار روں  
بیا۔ عالم نیز کہیہ کنتای غزلج اجنا  
لکناہ خستہ کون الی کہاں ہی دل جلا نیکو  
دل جوں کی بتائی لری کی جاگتہ کو  
تیری قسب ملک رفعت سی ہی وہ  
نئی رہتی زرد پٹی میں میری مولن کو

دفا وارو کی خوشگوار کیا دیتی ہی کڑکا  
شغل انی محی و کھلا رہا ہی نور کا ٹرکا  
بہار باغ کونی ہی خزان موسم ہی سب کڑکا  
صدای خندہ کل ہی سوار یکا تیری کڑکا  
شعلہ ہر تہہ ایک تار ہی شغل کی کوڑکا  
یہ دل دیوانہ ہی حکما پری چلیں وہ لڑکا  
قلم ہی شاعران کا یا کوئی رر دی بیڑ کا  
اکر کی بود ہواں دیتی ہی اس قلیان کی لڑکا  
پتی کپڑوں میں ہی انکو سمجھ لی محل کوڑکا  
جمن کا پتی صرصر سی کسی بنانہن کڑکا  
اسی گل جن کا آئینہ اسی صبا و کا  
رکبان زمین ریشہ ہی ہر ایک پڑہ کی کڑکا  
بغل میں ظلمت شب لی لیا ہی نور کا ٹرکا  
جوانوں میں جوان بڑ ہون میں بد نام کون میں  
سمجھ کہ عاشق شہید محی وہ شعلہ روہر کا  
قفس کی نیلیان توٹن کی پہ طیار اگر ٹرکا  
کیست خامہ صفتون سوار سی بہت پڑ کا  
وہ میل ہون کہ طفل عجب کای ہجری دم کا

ہماری قمر شہید کہ بوی شیرازی ہی

سیمہ بنتی ہیں مطلب اپنی اپنی طور پر  
 انگریز کتنی ہی آتش کی نفل محراب کی  
 ہی جسکی دست مار میں مسافر تیرا  
 کوثر کا ہو کی ہی کوثر کا کلاب کا  
 صیادوں کی تسلی بیل کی واسطی  
 کچھ قفس میں جو فخر ہر ای کلاب کا  
 دریا کی فون کیا ہی تیری تیغ کی روان  
 حاضری وہ کیسوی حریف شہت ہی  
 خال ہی ہی نقطہ ہماری کتاب کا  
 گواہان ہیں صفو اول کی نوعت  
 کوثر کا ایک ورقہ ہی میری کتاب کا  
 جو سطر ہی وہ کیسوی حریف شہت ہی  
 دریا ہی ہی اسیر طلسم حساب کا  
 ای موج لی طاق سمجھ کر فتنہ  
 منجوس ہی قرآن ہمہ واقف کا  
 بچہ جو اٹنی نہ چاند لی میں بام پر نیک  
 ربخیمہ میں ہماری ہولہ مار کا ب کا  
 ایک ترک شہسوار کی دیوانی روح ہی  
 شب ماہتاب کی ہی تو دل افشا کا  
 حسن و جمال میں ہی زمانہ میں روشن  
 روغن کی بدلی عطیہ صابا کلاب کا  
 اللہ ہی ہمارا مختلف شب وصال  
 موج شراب جاوہر ہی درادھو اب کا  
 مسجد میں میکہ میں ہی شہ لیکن  
 دم بند ہو ہی طوطی وافر جواب کا  
 انصاف ہی وہ زفر میرا اگر سنی  
 طاووس کو بیہوش ہو کا سما ب کا  
 الفت جو رافت ہی دل فدا واز کو  
 معیور جو ہوئی عرق ہی کسی وہ زقرن  
 مصیبتوں ملک کیا بھی جاوہ کلاب کا  
 چہشمہ یکہ عدم میں ہی کوثر کا  
 پاتاہون ناف کا کر بار میں مقام  
 آتش شب فراق میں بوٹو کلاب کا

آتش شب فراق میں بوٹو کلاب کا

یہ دماغ ہی دیا ہو اگر کتاب کا

کہتی ہیں عطر حب کو یہ مرد کم کلاب کا  
 دیکھائی توئی س منی رہے کہ جو اوکھڑا  
 خطا و کج بھی یار کی مانتوں میں نامہ بر  
 کیا کیا تیزی کو سحر جلاؤ لی کسی  
 مشق خرام میں عرق افشار میں دی بار  
 ساقی کی کھنسی رکتا ہی دم میرا  
 صدمہ ہوا کو سینہ میں غافل حکایت  
 خانہ خرابی پر کرم صبح بندہ جکی  
 زینب پسند و دہان جو بہن کے سہل  
 کرتی ہیں تجدی اسکی طرف کیا سمجھتی  
 وہ با کا حال یار کی اکی کہوں کا میں  
 دریا میں ڈال دو میری مروی کو دستو  
 غم کا عقدہ اسکو سچو نہ ای صبا  
 اور لی دیکھائی دیکھ برون کی طرح یار

انشر کی از روی ای شہسوار حسن

اسکا غبار سر پہ جو چشم رکا بکا

مانتوں میں یار کی نہیں سنا غم شراب کا  
 خوشیہ نہ کار جو کیا کی سینی ذکر  
 دست بیچ میں ہی قدح افتاب کا  
 شبنم کی مثل مروی کا حسر افتاب کا  
 دیکھا دیو یار لی چہرہ غنا بکا  
 اکھون میں تیری چاہی والی کی دیا ہی

ای ترک و روی تیری جہوتی شراب کا  
 ایندہ برج بن کیا ہی غنا بکا  
 پہلی سوال کچھ خطا کی جواب کا  
 بوسہ لیا جو میں لی نرنبہ کر رکا بکا  
 چہر کا وہور نامی زمین پر کلاب کا  
 انکو رسی جو شش اتا ہی کہ پنا شراب کا  
 سطل کے فوت کرتا ہی کثیر التاب کا  
 یار نکلا لاشیل لی خیمہ صبا بکا  
 محتاج موئی منی نہ دیکھا غنا بکا  
 کعبہ ہی نام ایک کشت خراب کا  
 یوسف کی مونہ سی لطف ہی بحر و انکا  
 آباد ہوا سیر سی زندان صبا بکا  
 ٹوٹا طلسم بند جو ٹوٹا نقاب کا  
 کہی کا صدمہ دام میری اضطراب کا



دو قہقین بہ میری ہر بازو ہوں قہقہر

اندیشہ لعلکوی نگرین کا نہن

جای شکست چیل تو تحصیل علم کر

یہاں شعر میں لی گیا اگر سنا

اوسن ترک بھی کی تہ میری ہی

بروائس ٹراپا یی طیل کو رات بہر

کس ترک نہ جوان کی کیا یہ شوق

حدس نکل جلا ہی بہت سہرہ بوکھڑی

چپکھی جو تیری دست قضای کی نگ کو

۴ بخود ہوش کی مدعی شور و شر پسند

۵ دریا میں غسل کی لٹی او تر اجودہ صنم

جو جہاں لکھ لین کا تب اعمال جاوے

لیکن خشک ایک پالہ شہر اس کا

رو کردہ ہی سوال ہماری جواب کا

والہ تہ یہ طلسم می لوح کتہ سب کا

اوسیر لقاں ہر بھی بیت خراب کا

تقوید خطا ہوا زوی مرغ کباب کا

شمعونی کو عطریار لی ملکہ کلاب کا

جنتا ہی بازووں کسی برابک برغیا کا

لگتا ہی دایع موی مزہ کو خضاب کا

شہر مند کی کسی زک ہوندا شہر کا

افس نہ اپنی شعری فتنہ کی خواب کا

نافوس محلیوں کی بجایا حساب کا

دیگھون کاغذ جو سر میں کاغذ سب کا

آتش کی اتجا ہی ہی متسی یا علی

صدہ نہ نفست رگد کی عذاب کا

۱ یقین یہ ہو کیا شبنم کو افتاب آیا

۲ سلام جبک کی کروں کا جوہر حجاب آیا

۳ کیسی جو خوشتر ہیں دریا ہی اضطراب آیا

۴ جکایا یا نولسی صفا کو جو خوراب آیا

۵ ملا تہ وانہ جو محکمہ میسر آب آیا

۶ صدای اعلیٰ

۱ جمن میں شب کو جو وہ شمع لی نقاب آیا

۲ ہون انگڑوں میں اگر نہ شراب آیا

۳ مین موج ہون لبہ حل میں آسمان آیا

۴ اسپر ہونیکا الدہری شوق طیل کو

۵ بے رموی میری اوقات آئینہ کی طرح

صدای رعدی ظاهری برق اندازی  
خیال صبح بین سویا تو الکیه بر نه کسلی  
شب فراق بین کار محال محسوس هوا  
کسی کی محرم آب جان و ده یاد آبی  
همیشه قمری و لیل کسی بجهت ناله تنی  
شب فراق بین محکوم گمانی آیا تنها  
بلای زمین و ندکی غره طفل ایچده نولان  
جو علم جان تو هوا ایل علم کلا پیچرو  
ده کود او س میت بدین کا کوه نمکین می  
کال سانی به جیاد کا هوا مجسمه سکو  
جگر حسن نه چارده کو بهول کسیا  
اصول دین کسی گوشلی زبان لی کہا  
هماری قبرسی او کی بیه صد انا حشر  
کلال ملکی و طایین رخ متور بر  
مقام رشک می الفت طالع طاوس  
عدم شش سخی بین جاگیر می کون کا بین

شکار کیهلتنی طاوس کا سحاب آیا  
دیکھائی ایندے حبیب نہ افتاب آیا  
اوتری بیه بنید میری قد سونو خوا آیا  
دیاب کی جو برابر کسی حساب آیا  
کسی کان کسی چٹا تیر من خواب آیا  
جکا یا بین لی جوا فیه کو کو خواب آیا  
کیا جوس منی ملا سر حساب آیا  
کمر سنی ریف کو انداز منی فراسب آیا  
شزار عتی بیکارانه کچھ خواب آیا  
حضور یار جو لیکه رجا شرا آب آیا  
مرا و جو تیر عالم شباسب آیا  
میں سوان نکر من کا خواب آیا  
بیه مروه آیا که محب کوی غدا آب آیا  
یقین هوا بیه محی یار کو عتاب آیا  
چمن من قلعو کبیر کسی حساب آیا  
شزار دوش حسرت زنده کو کار و آب آیا

محبت می معشوق ترک کرالشن

سفید بال ہوی موسم خضاب آیا

سرخ درخت کا میری واسطی سامان ہوکا  
مشعل راہ عدم و انہ غیران ہوکا

کیسودن شانه کوی رهن ایمان هوکا  
ز کعبه انظر انای هوکا بجه کو  
مجه بکیر سوخته کی خاک بی سرمه سیاه  
صعود کترنگی نهن روح فکل کترن سی  
ناله بیلک شهید این اکر سی تاشیر  
بوی می رکتی با اس میکرده من کیفیت  
تیری فیر باد کا محتاج بین و امانده نهن  
سایه بین اسکی میری کور کیده کی ایکن  
اتش عشق سی هوتای سربا تن داغ  
خطا کا آغاز قضا مستی نوح ریکر بر  
دست کستان بین فراق کا پاتا ہون اثر  
حس کا خاتمہ تو عشق میں ہی خاتمہ  
بعد میری نہ کر قنار بلیکا مجھ سا  
لی نیازی کسی فیر ای بت عبارت

خیال نہد کسی تیری فون مسلمان هوکا  
کل تانہ کوی اس باغ میں خندان هوکا  
کوش چشم کوی کوش و ان هوکا  
پیر ہو گا بید کیر اما جو ویران هوکا  
دست صبا وین کل صبح کا کیر بان هوکا  
مختب تو ملکی شیشہ کوشیمان هوکا  
ای جبریں میری لئی قاطعہ مالان هوکا  
ای پریر و تیری دیوار کا اصنان هوکا  
وہ کہنے کمار ہون جو سہر و چراغان هوکا  
خار و کل ویدہ انصاف میں نکسین هوکا  
ایکن یار میری ماتمہ سی عربان هوکا  
نہ کدا تجھ سنا تجھ سا کوی سلطان هوکا  
زلف جانان کا بہشت حال پریشان ہوکا  
ہم نمایین کی خدا صورت انسان ہوکا

او کی عاشق ہیں ریس خورد بزرگ ای اتش  
رنگ ہو گا بھی کر طفل ہی کرمان ہوکا  
ہنگام شمع محو ہون تیری خیال کا  
برائے اوس جوان لی جو نہای جمال کا  
الودہ بیکنا ہو کی ہی فون کسی تنع صحن  
ماہم تو کو کان شمع میں ہلال ہوکا

نہ نہیں کی بعد فنا اپنی آستخوان

یہ سبیل کو شش ہن زیر او شتری  
گنہ گنہ لشکر لائی ہی دنیا فیر بین

لائی ہی وہاں فضا و نور مرعہ روح کو  
امرویرست ہی تو ٹوٹا ستار کی گیسر

ایک دم میں جالمون کا غریب ان روشنی  
سرخ و سفید رنگ کی ہوتا ہی آشکار

ایک دفعہ نہ لائی اور علیکی نہ بانہ  
بوسہ کی گئی ہیں ہو کی کمی نہ یار

وہ چشم ہی نہیں دل جوش کی فکر میں  
زنجیر طوق پر برس اگر سنا کئی

روئے سیاہ بن میں میری جلی جراح  
روینکی بدلی حال پر اپنی مہیا کئی

دکھلایا لی نقاب جس بندہ مولیٰ  
کرتی ہی بیان زبان کر یا میں کلام

عقدہ کبلی کا لیسو وکی بال بال کا

قطب چہرں ہی تل تیری کمال کا  
کیا کیا جوان مرید ہی اس سیرال کا

بالی جان نفس کا ہی دانہ ہی جال کا  
ہر نونال رشک ہی بیان خورشید کا

کیا عرصہ ہی زمانہ ماضی سی حال کا  
وہ بسم نازن ہی عبیر و کلال کا

کولی کا سامنا ہی یہ نظارہ خال کا  
ہوتا نہیں نہ کا کسی نقصان مال کا

ہر ترک کو ہی شوق شکار غزال کا  
دلو انہ ہوں میں باوجود ہی کی حال کا

پروانوں کو نصیب ہوا دن وصال کا  
پروہ ہوا نہ فاش ہماری ملال کا

وہ روی سے دفن ہی مہیا کمال کا  
معدوم ہی جوابی ساری سوال کا

آتشِ محسوس او ہوں کا کیتا یہ روحِ شہر

مشتاق ہوں میں یار کی حسن و جمال کا

اوس ترک کی نمایاں جو حرفتِ فہم  
خجھر زبان بن گئی نیزہ قسم ہوا

کہہ سننے باتہ کروں دلیر میں خم ہوا  
خدا و کسی شوق کا با ہر قدم ہوا

بی یار باغ خانہ بیمار ہو کیا  
 بیدار کی رفتہ رفتہ رسائی کمر کا  
 اقبال فہرست سی نی اسکو کیا خراب  
 یاد ایا طوف کعبہ میں ہندوستان بھی  
 بیڑا عاری قتل کا کیونکر اوتھنا وکی  
 وقت اخیر حذبہ دل کچ لائی کا  
 اولیٰ ہن اکبتہ شراب ہر قدم  
 دنیا میں نیکسی ہی فزون بد کا امتیاز  
 شغل تصرف اح کس اہل نظر ہی  
 نقش و وئی مناکا بنا کھڑا کا دل  
 جہنم ولی نی ورنہ کیا نہ رول مدام  
 مضمون میرا منشی یک قلم بند ہے  
 دارستہ خاطر نی کیا داخل بہت  
 تاراج تیسرے کیا مکر جانہ بابر ہے  
 ناکستی ہی حال بہار و خزان باغ  
 رکھتی ہیں ایک دن اوکی چڑی تونی ہاتھ میں  
 نکلنی نیام سی توکل نہیں اپنی تنوع  
 جبر کی کسی ہی کیا نہ کہی ہماوسہ فراز  
 نورانی چہرہ بر تیری ابرو کی نقش کسی

بہولا جو غنچہ میں لی یہ سجھا درد  
 کیسوی یار جاوہ راہ عدم ہو  
 منوچس جعیدی ہی ہما کا قدم ہوا  
 کوی بنا کھاسا یہ لباس حرم ہوا  
 کسکے کمر بند ہی تو در و شکم ہوا  
 دیکھن کی روی یار جو انکھوں میں دم ہوا  
 کا تو نیرا بلونس ہی ہمارے ستم ہوا  
 کیا کیا کر ان نہ شہدتی قیمت یک ستم  
 ہر اینہ سکندر و ہر جام جسم ہوا  
 کعبہ ہوا خراب جو بیت العظم ہوا  
 دست مخمیل سی محی حاصل درم ہوا  
 زیر یکین فکر عراق محبسم ہوا  
 صحرائی بی تعلقی باغ ارم ہوا  
 حکو نظر پڑا اوسے اندوہ غم ہوا  
 ایک زخم ہی کہ خشک ہوا اور غم ہوا  
 ہر سال ہر کلاب کا تختہ قلم ہوا  
 جھوٹا کان سی تیر تو ہم بر کرم ہوا  
 قاتل کی تنوع میں نہ تواضع کا ثم ہوا  
 محراب بیت کعبہ کا طغرار رقم ہوا

رگہا ہنیا دوا

انتہا پاؤں ایلکدن اوس بزمخ لی  
ماتم لہوی انبا الہی کہ بت کردہ  
انارمش اکیورسی ہونی لکی عیان

جہن جہن جادو نشان قدم ہوا  
ہر شکستہ کوبہ شکستہ صنم ہوا  
بیداری کی ترقی ہوی خواب سرم ہوا

دنیا کو تشر ایک کی اوپر نہان، قرار

یہ اح کل وہ صاحب طلس و علم ہوا

انصاف کی ترازو بین تو لا عیان ہوا  
رونی زمین باسیا میں سہل طیان ہوا  
اوس برق و س کا حسن نہانی عیان ہوا

یوسف حسن قمری حسن کا پلہ کران ہوا  
ڈوکر میرا ہوشنی اسیمان ہوا  
ابر سیاہ امون کامیری دھوان ہوا

پسری میں محبت عشق میں جوان ہوا  
اہل زمین سی صاف کہاں آسمان ہوا  
معدوم دماغ عشق کا دل کی نشان ہوا

بارد کر گیا وہ میں زور کان ہوا  
کس رو در برج ماہ میں کمرش کمان ہوا  
افسوس لی جہان ہمارا مکان ہوا

دو ماری ایک دہریں جو دھبائی  
دیکھا جو میں لی اوسکو سمندر کی ایکہ  
لٹنا نہیں دماغ ہی کیسوی یار کا

کر داب تنوع موج کو شکستہ نشان ہوا  
کلہ اراک ہو گئی سنبھل دھوان ہوا  
کچھ زن دون میں مشک کا سودا کران ہوا

خوشتر حسن کی فراق میں گہا ہی تپا  
سختی راہ دشت کسی وقت ہوی  
انہو کا شفا کسی ہوا حسن کو غور

شاخ غزال انبا ایک استخوان ہوا  
جوش جنون میری لی تخت روان ہوا  
کشتہ شش شتر کی بیہ سودا کران ہوا

بنو نہ خاک ہو گئی ایک تپ کی راہ میں  
پہیکان کیا نہ بزم ملک فعل کی طرح

بیتر ہماری قبر کا سنگ نشان ہوا  
کوئی نہ طفل اشک ہمارا جوان ہوا

انسان کو جانیں کہ توتا کو اے طبع  
تو دیکھنی کیا لب وریا جو جانندنی  
اوسکس عمر وصال کی حسرت می رہی  
اللہ کی کرم سی تو گویا میطیع  
انصاف بنی عالم اسباب میں کیا  
کہ خوشی کی طرفہ کئی ایسی آواز  
فائل کی تیغ سی رہ ملک عدم میں  
نکدہ بندی میری ایسا کیا بلندہ

مڑہ صیاد اوسکی ہماری شعر موزوں تھا

سین میں نفس کی آواز ہی مرغ مضمون کا

سبھی سب کے اسی جو یک کو کھرا  
استادہ جکودیکہ کی آب رولان تھا  
کاظمی پڑی زبان ہنر جہیں بیان ہوا  
نیز مکین قلم رو مند داستان ہوا  
بنوای جانندی جو میرے کائن ہوا  
جلی ہماری بستی کو اسماں ہوا  
اتن ہماری واسطی سنگت ہوا  
اتن زمین شعر سی بست اسماں ہوا

رفیع القدر مرصع ہی اپنی بیت موزوں تھا  
ریح کلبر نیاز یک تیری ردی کلکو تھا  
تیری دیوار کی سیاہ کوہین سپر سمجھتا ہوں  
زبانسی اپنی تقرت اپنی انگلی کی بنا کر لی  
کھن سال میں ہی الفت کی دہن ہی تو خواہی  
زوال حسن تو توٹیلی دہی کھنسیب  
سجل بخش کی خوش رہا ہی اون انگلی سی  
نکدہ میری ہنر مد نظر پر غر پر ہنر لی  
قرار اسکو نہن آنا ہماری بقدر ایسی

نہ ایسا طاق کسر اتھانہ قہر ایسا فرود  
رہا جو سرور چھاوان ہی تیری قدیم روکا  
جو دیان آما ہی خوش اقبال ہی تالیو کا  
سب میرا سنی ستی ہنر اف نہ افسو کا  
دہی عشق اچ مکہ ہی جھکو حسن و فراو کا  
بہار آخری جتنا دور اسب صیای کنگو کا  
مختاری او پانی فرق ہی اعلیٰ افسو کا  
وہ شہر ہوں نہن جو آشنا مکانی مضمون کا  
زمانہ ایستہ ہی اپنی احوال و لکڑوں کا

سبہ ہنر

سپید سوئی سنی سنی ہوئی ہندی اوکس پر رو  
 تلماش توکل خندان سوای حسیقدر محکم کو  
 بنایا صبح سنی ناستام اسکو اینتہ رکسہ  
 محبت ہوئی ہی معشوق کوئی سنی کا دل سنی  
 وہ دوری سنی اوکس سپین سنی کی  
 نشاط و سنی کا سمان ہی کہیں مرگا سمان  
 جگر کی مسیر کو خوش سنی سنی وہ ترے روی  
 نہایت دل میرا دید کی قال کا ہو کا ہی  
 کہا وہی ہٹا یان موز فراق یا حبیب جا ہی  
 بنایا ہی لیں کسک ہی سنی قدرت نی  
 جنوں لیں عدم کو بیان ہی کہہ اتائی دم اپنا  
 ترہ ملنا نہیں ہمکسی سنی بد نصیبوں کو

صفائی واسطی مجن وہ بیت داتون بن ملنا ہی م

خدا حافظی اش آبروی و رکھنوں کا

عشق کتن ہی اسی سنیجہ ابر و کا  
 جو ہر اپنی ایسہ خس کا و کہلائی کا  
 بوسہ لیتا ہوں شہین کی ہر شوق سنی  
 لالہ رو کسکہ لکائی ہی کل انداموں کو داغ  
 کشتہ مرگان خوش چہان مردم کسش ہنو

حیا پیداکر ملی رنگ مجہ سو دانی کی نور کا  
 ہو کا استقدش صبری جو بنا مازہ موی کا  
 ہا اسی اسپین سو دای ہو کوئی رعب کو  
 زبیر ہیں سنا تہ فاروقی کراشی کفارہ کا  
 اشارہ ہی صعب کشتہ مرگا سنی سنی کا  
 صدای جیک کی ہی آوازہ قانون کا  
 سیم صبح سنی کی قدم ہو اوکس کلکوں کا  
 قضا و کما جکا مونہ مجھو سنی شہنہ خور کا  
 سب لیل کا حق ہی استخوان کسک مجھو کا  
 وہ زخ خورش صفائی سب ہی قاطع طوط کا  
 کیا ہی تک و شست نی ہماری عرصہ موم کا  
 نیک لالہ داعی کو ایک دن سنی افیون کا

صورت زخم لہوتا دم اخر کھلا  
 سبیرہ خط یار کا تکی مجی جنوائی کا  
 غافہ کش سون نہ اس غیبت سنی صلو انہا کا  
 روز و شہنشاہ و نہا بوسہ کت لبا جانی کا  
 شیر کی بچہ کی زخمی کی طرح جلائی کا



۴۰ ہی ستر ادا راہ دولت فقیروں کا غرق  
۴۱ کوئی نصرت کو توری تیرن کی دل کو کون  
۴۲ راہ میں دفعہ کبر کا جو نہ مثل اقداب  
یہ حد الٰہی ہر شور بحر شش سی تہی  
طعن کی مانند اسبر ال تکی کی میری  
کوشش کو اگر استخوان میری نہ ہی صیا دیا  
کرمی خوشنخستہ کیا جلاوی کی بہا

۴۳ ہاتھ کو جو کچھ لپکا بانوں کو پہلائی کا  
۴۴ انیسٹ کی خاطر ہلا کوئی ہی سجد ڈائی کا  
۴۵ باسکستہ زرد پوش و سی خرطی کا  
کو ہر مقصود اس دریا سی باہر بائی کا  
بانع عالم میں مجھ شفقناوی لب نہائی کا  
وام میں رکھ رکھہ انہیں زندہ ہا تہائی کا  
دیر محنت حال برائی کرم فہلائی کا

ہو ست اسکا ہر غیش ای بار ہو کا بعد رک

آتش انبا ہاتھ میری پاؤں تک پہچائی کا

۴۶ رشت طائی ز مرد خاکین مچائی کا  
۴۷ دست سحر لکنت کے سکین کی بائی کا  
جل نہیں سکئی کار کز تیری انہل کی پال  
حس کا جلوہ ہی کم برق تجھ سی نہیں  
اسنا کی گردش اور اکی سکڑ لپک ہی  
ایک عالم سی ساستنا ہون میں غور آوی  
۴۸ سر دی دل کا یہ ہنگامہ نہیں رہی کا کرم  
چار دیوار غنا صر کی ہی سبک کستقد  
۴۹ عرش ہی اوس بادشاہ سن کا تخت  
معبود ہی ریکارہش کیں کا خیال

۵۰ سیزہ ہر اوس گوشکی فیروزہ ہیر لکائی کا  
۵۱ نقش انبا خانہ زمین یکین ہتلائی کا  
بانوں میں موج انکی لپک سی تھو کر لکائی کا  
حشم ہو کسی جو دیکھی کا او غیش ای کا  
سیکھ رون دل کوہ یکین سی مری سی طائی کا  
میری گردن تک تیری کیس کو کا ملقہ ای کا  
۵۲ آتش کل دامن باو صبا ہر کا  
۵۳ شش صفت کو تک کردی کا جو کسائی کا  
وہ صنم کو تل کوہ صبح کو دورائی کا  
کو زمین ہی میری سر کی سہ تہہ سودا جلائی کا

غم کلاو

خیم عکادی مونہ سی ساقی لب تیر ہوویں پرز  
ابن زلفو کی اوطنی سی خفاوہ شمع ہی  
مجھ فتح کس کی نیا دل ہی ہونا بن شریک  
یہ صد االی ہی مجھ دیوانہ کی ترخیر کس

مجھ سی وریا نوش کیا کشتی می لائی کا  
جس سی سہی اب کی اولٹا اوس کی لکائی کا  
ایک ایک دن ابرا تیشین برسائی کا  
اس جانی تو دیار پیجو دی میں پائی کا

استان باری اوتنی کا قصلہ نشی نگر

جٹو کر اس وکر کو دیو پارسی مگرانی کا

عیس کی س در زمانہ کی اپنی خبر نگر نا  
دربان یار مجھ پر شفقت اگر نگر نا  
زر کزنگین کس سی ہوند زر نگر نا  
نوا کر کو اگر زریب کمر نگر نا  
حاج سکا پیش خدمت اپنا اگر نگر نا  
ای اوتنا مجھے انکھوں سی کر کیا تو  
صندل کو مول بیکر کسکی بلار کر تی  
انکھن دیکھائی توئی دیوانہ ہو کئی ہم  
بشیر سی اول ہوئی رگنا جو تو کو کو  
بیل کی حال پر جو زمانہ ابرا باران  
ای ہمان کفن کی دیشی میں دیر کیا ہی  
ایمانی فاکن کو سود ازوی بلا سی  
طاوہ پن کا اس پر جٹا جوی جلیکا

ذکر درون خانہ پر دن در نگر نا  
دیوار پیدانہ د جانا میں در کزنگین نا  
اسم مبارک اوسکا جو نامو نگر نا  
قاتل اوہر کی دنیا کوئی اوہر نگر نا  
خط عاشقوں کی دل کو زیر و زبر نگر نا  
مونہ بہر ناجہ ہسی پرین اوہر نگر نا  
میں درد سر کی خاطر یہ درد سر نگر نا  
یہ دھنوں نعتا جو اپنا اثر نگر نا  
بالی سی جیکو تپلا ای شیکر نگر نا  
وور دو ہفدہ ایک حل نہک سہر نگر نا  
قسمت کی لکٹی میں تو شام و جگر نگر نا  
زلف دراز اپنی تو مختصر نگر نا  
کر و اپنی یہ حصار مالہ قسم نگر نا

بلبل کا عشق حسن کلمسی نہیں خوش اما  
 تریاق کامی جو ہر اس قسم سنجیدہ ہیں  
 اور ان تون کی صفات کا ہر جو انویسٹ  
 عالم و ہمالی آبادہ نیمہ صناعی کا  
 وہ تیراہ انہی سینہ بین ضعف کسی  
 بخت سے جو رقت سلکین کی طرح کتنی  
 مرد فقیر ایندویتی نہیں کسی کو  
 علیحدہ آدمی کی بیہ جا نور نکمر تا  
 کالابی کاٹا تو مجھ تو اثر نکمر تا  
 کس کس کو غرق دریا شوق اگر نکمر تا  
 میری جو اس قسم کو منتشہ نکمر تا  
 جو خانہ کمال سے باہر کدز نکمر تا  
 مدوم اپنی مستی عشق کمر نکمر تا  
 میں ذکر ارہ زیر سرخ شجر نکمر تا

لکھتا جو نامہ شوق اوکس سیم بر کو اتش  
 تحیر او کو خامہ لی آب زر نکمر تا

کو جب یار کسی کسوز میں نالان کیا  
 حس کی طرح سی ایاتہ میری عشق میں فرق  
 واہ روی بوی کسی سان کی او جھڑتی  
 ہمیری روح روان کی تن غالی لی ملی  
 صبح کی شام کی نظارہ رخ روشن کی  
 اوڑ کی ہونچا مدد جو شہ جنوں سی مانک  
 رفوشت بلف و رخ یار کا افسانہ رہا  
 مرغ سبیل کی طرح قصہ کر نیکی طاووس  
 کوں سے دل میں نہیں یار تری عشق کا نقش  
 صادق القول نہیں دوسرا میکس محسب  
 بلبل مست کسی سودا کی کلمستان نکلیا  
 زلفین و مان منڈکین بیان حال پران نکلیا  
 تنوع اور دلی ضخیم مرکان نکلیا  
 سہ تہ یوسف کی زمانہ سی بہ زندان نکلیا  
 رات پر کدسی ہماری منہ تابان نکلیا  
 باون کسی اپنی میں دیوانہ بیابان نکلیا  
 ذکر صبح و وطن دشیم غریبان نکلیا  
 چارون اور اگر ابر کلمستان نکلیا  
 کس قلم روین شہ حسن کا فرمان نکلیا  
 شیشہ کسی عمدہ بہانہ سی جان نکلیا

کون لکھتا

کون سی شانہ کا سینہ کیا رفت لی جا کہ  
خاکیا تو لی نہ اوٹس نفیس کی سیر کی  
مجھ سے ناغم دوست نہ ہو کیا کوئی دنیا میں  
ای سہرہ ہون میں مقرر آتش قدس کا تیری  
بیٹھ کر ابلوں کی خشکے پانیں تر کیت

کونسا اینہ اس حسن کا حیران نکلیا  
باغبان نہ کرس چار کا یزقان نکلیا  
کون سی مجلس مانم میں میں معان نکلیا  
کون و نیاس تیری طبع کر پیران نکلیا  
تہم سی شہر متہ میں ای خار سیدیاں نکلیا

عاشق اس حسن پر پلے کون ای آتش  
یام کہ سب کی کہیں مرغ سلیان نکلیا

حال زار اپنا فنا کی بعد ہی روشن رہا  
مردہ سی بیدار پس احوال مجھ کو نکلتا تھا  
میسلی کٹری مار کی سنو کھی تی میں لی اکین  
استیاں بیل و قمری ہوا روزن پر آ  
بانع عالم میں ہوا انتہا جس شبہ بھگوشق  
حدوت عاشق سی در پردہ اوکی ہی کی  
شمع سان رو رو کی یاد کو میں شبہ کی  
اسکو یزقان سبہ تو اسکو یزقان نذر  
چہرہ کو اپنی سر اردن میں ہی ہم لکھوا گل  
کر دہ رانی مری اور کر دوسکی انکھیں بند کی  
جبکہ روزہ طہر بخیر غلق میں کسی  
وہ میں وہم خلیک رہا تیری جلوں ای جھون

نذر و در ولیدہ ہمارا سبہ مدفن رہا  
خانہ رنجیر میں دن رات ایک بول رہا  
نکست کل برکان بوی ہزار رہا  
چار دن جس کد میں تو ای غرت کش رہا  
میں وہ بیل ہون کہ جو محو کل سوسن رہا  
غرفہ میں عالم ہی دیوار میں بدزن رہا  
جب تک میرا حیران زندگی روشن رہا  
خندہ زن نہ کرس کی اوپر کیا کل سوسن رہا  
سہا ہوا ناع ابلق ایام سوسن رہا  
ماٹہ ملنا مجھ سے آخر کی لسی رہ زن رہا  
ایک پر کیا وسیت نازک حلقہ کردن رہا  
میں کریمان جاگ ہی مابندی ہوی دامن رہا

ستمی دوران شب جنون لیسل کی  
 موم مجھ دیوانہ کی رنجیہ کا اہن ریا  
 دیکھ لکھ اوس ماہ روگوش رمی وودو  
 حال پرانی ستارا اپنا چٹکتا  
 باغ عالم کی ہوا آتش نہ رس ای نہیں  
 دوست جس کلکار مابین وہ میرا کہن ریا

ظہور آدم خالی سہی مجھ پر یہ لفظن آیا  
 تماشا آنجن کا دیکھتی خدمت نشین آیا  
 کیا بلقیس کے مکتوب شوق سے سیدیاں کا  
 فراق مشتری و ماہ کا دورہ قرین آیا  
 نہیں تیری کرم سی جام مثل برق انسا  
 مبارک ہو دی ہو ابر باران افرین آیا  
 صاف بڑی شیشیہ میں اوتری کہی یا قالے روح آ  
 عجیب اسی آغوش میں وہ نازنین آیا  
 ہمیشہ حکایت مشتری کی روز لکنا ہوں  
 ستارہ ایک ہی میرا تو وہ زبردست آیا  
 حنا دیکھی توں چشم تیری مستانک ہتی  
 تقیری اک مشتری یا دای حیات مہدین آیا  
 مبارک شہان کی تباہ ہند کو مودن  
 جہارون میں فرنگستان کی آتشیں آیا  
 نگہ اجارو کی واسطی ای روح غالب مہی  
 کیا جس مکان سی ہر زمان کا یکساں آیا  
 نہایتشہ دیدار میں خواب سکھو جوت کی  
 اگر انبی ہوت نک کوئی فعل آتشیں آیا  
 یہ جنس دل منور ایک نظر اوس کو دہاوی کی  
 جو کوئی مشتری مبادار عالم میں حسین آیا  
 مشقت سی شفت کی ہی راہش میں مہی  
 بسینا باونگا کس رویم باز تہ کشاں آیا  
 نہ جہور کیا کسی کو آسمان بکوز میں سہی  
 سمجھہ زیر زمین اوسکو جو بازاری زمین آیا  
 سک کوئی شکار اوسکو بان خوش گمہ گزنی  
 نہ شہر بند مکتبہ کوی اموی جہن آیا  
 کربان تک ہی داکس سی جنوں مور نہائی کا  
 فعل سی ہو کی دامن کت جاک نہین آیا  
 میری اعلیٰ کسی آیتہ صورت غمگیں کا  
 کہلی کی حس کی قلم جو کوی فوج میں آیا  
 کہلی کی حس کی قلم جو کوی فوج میں آیا

مصور کو نیزی نقیر کا سودا مبارک ہو      مقام کیسوی مشکین و خال عنبرن آیا

رجوع اپنی دل رکھوں میں کرا آتش جو مقلط رہی

کیا خورم جس میں رکاوہ میں اندوہ کین آیا

عدم سے جانب بستی جوان تجھ سے رہا	یہ پیش آنکھ تیری سوار کیوں نہ آیا
لیا شکرتہ اتجا بیکر اوسے ہم کی	جو سر ظلمت سے رہیں ایک انیس آیا
غیمت جان ایدل نقش عشق جانی کو	شرف ہی اس مکان کا جس میں جہاں میں آیا
کبھی قسمت کی لگی سے زیادہ لکھ نہ سکتا	وہ نادان جی سی خوف کرا اما کا تہاں آیا
انرا چا کیا اخر عاری عشق کامل کی	خیر شہ تیہی جو قبض روح کو ایسا حسین آیا
جلد بد زنی کی پہلوی باز نکاٹنے میں	الہی خیر کو کرک یوسف کی قبر میں آیا
بسی ہی عشق کی اوپر دماغ اکوش شاخوٹا	دل اپنا نذر لیکر سیکر دن کر نشتر آیا
رکھائی جو ہر اپنی امینہ کی فکر بلین کی	مفر منکر موی باطل کا نون کو یقین آیا
نہو کا سر کا محبسی عاشق کو بی ممان	نیاز اوسے کیا پیدا نذر جونا زینن آیا
صاحب سی مری سہوی جو شہر میں کو	زبان میری یہ صد ہفتی ہولی ماریا میں آیا
نہ بکھین کی کہی جبکہ پھر لکھیر وہ تماشا	غیمت جان جو پیش نگاہ والہ شیر آیا

کیا دجال کو ہونہ خاک اقبال مہدی کی

خدا کی فضل سے خاں کیا آتش امین آیا

حسین و حسن صاف ہوا	کہنہ عشق کب معاف ہوا
لیا شکرتہ کرک سانی	درواسمین ہوا کہ صاف ہوا
تبع قاتل پہ اپنا خون جم کر	محل سنگ کا غلاف ہوا

نہر پر پیر ہو گیا مجھ کو	ورور مان سں المصاف ہوا
خاکساری کی ہو چکی معراج	بستر انباز میں صاف ہوا
کمر باری و کہانی آنکھ	مروم ویدہ خال ناصت ہوا
وعدہ جہوت نہ کردہ مروہن	قول سں فعل حبب خلافت ہوا
فاتحہ کو جو دہ برس آیا	سنگ قبر انبا کوہ قاف ہوا
اوس کمر کی ثبوت میں عاجز	فکر کمر کی موشکاف ہوا
دند مغرب ہون مجھ کو کیا ہو دی	نڈہ ہون میں جو اختلاف ہوا
وہ دہن ہون نہ نکلا صرغ غرو	وہ زبان ہون نہ جسی لاف ہوا

کوہ اوس کو جب کی بہرا التشر  
حاجی کسی کعبہ کا طواف ہوا

بیری کی قدر است کو اپنی نکون کیا	محراب قصر زن کا ہماری ستون کیا
جامہ جسی بسم کی ہی ہیند لوانہ تک ہون	ابلی بہار میں اسی ندر جنون کیا
دیوانی تیری یون تو نہ زہر زہری ای بری	شیش میں جستی بجکو اوتار افسون کیا
مجھ صوفی کی جو نعرہ حال او کو آ کیا	مطرب لی بٹری سسری میری غنوں کیا
کرکس نکاہ مارس ویکبا میری طرہ	کیا کیا چشم باری مجھ پر سوز کیا
کرک فعل کو پہلو میں دل کی طرح رکھا	یوسف سسی ہی غیر اوس سنی فزون کیا
ارایش اہل حسن کو جادو سں کم ہنین	لی تمنع تیری دستک بربانی خون کیا
ای بیار بٹری لکا بہار لی جنون	عالم لی سال حال کا اپنی مشکون کیا
فرداد سر کو مار کی تیشہ سس مر کیا	شیر نی لی مابند مکر مہنوی کیا

دربیا شرب کالی بار رات بہر  
مٹھ بن بندہ کس کی دل کی دوا کا  
مٹھ بن بندہ کس کی دل کی دوا کا  
جو ہر وہ کون سا ہی جو انسان میں نہیں  
کیا کیا نہ دوا ہو چکا وہی شوق بوسہ لی

انکھوں سے ہمارا اشک تپکنی لگا ہوا  
آتش حکمران کی مصیبت لی خون کیا

فرط شوق اوس سب کی کوہ پیڑ لگا لیا گیا  
کاشت کر پڑی ہی جیاد لی قابو نہ ہو سکا  
رہی روتی جان جاوی کی فراق یار میں  
دل کو کیوں مٹ میں رکھتی ہو بھاری ہاسی  
مفتاب پہنچی نہ لنگار سی جو وہ بوسہ  
ایک کل اس بیان کا بوی و فار کتا نہیں  
وعدہ صادق تو ہے راسل سی ہی دلی  
باعیان گلشن کی دروازہ کھولیا کرتا ہی بند  
استخوان ابرست میں دیکھی ہم فہر انشا کا  
کشتی تن بکری میں رہی برسوں تباہ  
حسرت کلاوی کا اسی منہ تجہ پیش الہ کی

بوسہ کیا دست و تنم قائل ہوا کی

آتش مفلول اپنا خون بہا لیا ہی کا



کجی برف تکی کو اشارا اپنا	لاجلی حسن جهان سوز حصارا اپنا
باد خاطر ہی جیش تیری مکان کو ضم	لکک کو مونہ فراموش اشارا اپنا
زککے دو خشک و مژہ غلانی اور	کشتل میں ہم میں یہ کھلا اپنا
کسی تہ پیر کی تہائی نہ پای بس شمع	حق تویم ہی میں تقدیر جس جار اپنا
تنغ ابروی علی تنغ کی سائندہ ای قائل	ہم تو دو ٹکڑی ہوں دل ہی مو دو بار اپنا
اینہ نہایت ہو اور سکندر آیا	خود بندوں کو مبارک ہو نظر اپنا
راہ دی صورت محسوس میں بحر سنی	کشتنی دہل کسی ہو ویکار اپنا
زیر دیوار میں ہم بام کی اوپر وہ ماہ	ہم زمین بریں فلک بریں کنار اپنا
بحر سنی میں یہ طوفان عدم جی کسی	غوطی کھو انامی گل کسی کنار اپنا
صبح غم میں ہوں خواب کی کسی بیدار	مونہ نہ دکھائی میں تھر دو بار اپنا

سنا ہا سال سی خفیل سخن ہی آتش

اسر قلم رو میں ہی نہ شکی اجارا اپنا

ایسی وحشت نہیں دل کو گہر جاو	صورت نہر نہ نیکہ نکل جاو کی
وہ نہیں ہوں میں رکھا کی سی قول جاو	اح جاتا تھا جو صد کسی تیری کل جاو
مست چمران کسی صورت کسی نہیں ہو	مونہ چہا کر میں اندھیری میں نکل جاو
کچھ کرتے مگر کسی کی دکھائی ہو	نافت معشوق نہیں ہوں میں کہ تل جاو
شب چمرانی سب کی کسی دکھائی ہی	کچھ بیت لڑکا تو نہیں ہوں کہ دل جاو
کوہ یار کا سوداں میری دم کی ساتھ	پلوں تھکے کسی کی چہرہ کھل جاو
ضبط تہائی دہلی میں طاقت باقی	کوہ مرا سے صد اومای مل جاو

طالع بد کی انرسی پہ یقین ہی محکمہ  
چار زبانتا زبانت کی کندہ کل پہنچ  
شعلہ رویوں کو کھاد و نیچی ای اشہو  
جہلی کل کہانی کو موتی ہن غنایت محلو  
حال میری کسی معلوم جوابی میں تہ  
وہی دیوانہ کی میری ہی بیمار آئی دو

تیرن حسرت میں ہی ای حسن عمل جاو نکا  
حال دلبر کھت فموسن مل جاو نکا  
موتم سی نرم میرا دل ہی کھل جاو نکا  
کر میاں ہن جوئی اب کی جل جاو نکا  
کیا سمجھتا تھا میں دوون میں بدل جاو نکا  
یکلمہ کر کر کون کی صورت کو بدل جاو نکا

شعر دہاتی میں میری فکر کسی اح امی اشعر  
مر کی کل کو کی ساجی میں میں ڈرل جاو نکا

بنت غور شید و نور نور کی دل مہاں ہوکا  
کوہین خست ہی سالی الا شرتن روح سی یاد  
در میں تیری وقت ہو دی و پسند ہوکو  
میر کو کہی کہ تو شرب الدہ کا چای  
حواس خور میں ہیں کہ پکی منشر ہوکی  
عذا کہ کسی زیادہ نہایت ڈرانا ہی  
عذا و شرتن کو کیا حال تھا معلوم کو  
ہوای جوہر اکبر انصاف ہی تو میں بسا  
نہ نہ معشوق سنا شو کا کوئی جو دنیا  
فضیلت غانہ کعبہ کی ساری مکا کوں  
فرغ غصہ کیا سنی چھا دیو کو کو کسی

خدا کی فضل سی برج شرف اپنا مکان ہوکا  
کہان تک اس خراب میں یہ کچھ نہاں ہوکا  
تامل موشکا تو ہو کر کی درمیان ہوکا  
کذا را بام تک کسی طرح سی لی نرویدان ہوکا  
فرانی دوستان ہمسی نصیب نہاں ہوکا  
ہماری ساتھ ہونڈ زمین کیا آسمان ہوکا  
نکل کر جاہ کسی یوسف عزیز کاروان ہوکا  
کل و بیل چمن میں ہو کی یا ہر باغبان ہوکا  
خدا سی کون بندہ پر زیادہ مہربان ہوکا  
کسی محبوب عالم کا یہ سنک آسمان ہوکا  
او کسی کہ ختم کھن کی ہم خواہی ہوکا

قدم بیماری ہمارا ہو کام پر باغ عالم میں وہ نہیں بہت بڑی حسبتا شیاں ہو  
نہن اسرا کی تشدد سے خاک کا خالی

یہی وہ کرومی جیسی سوارا خرنان ہو کا

میان سی ہوئی تھی اوس شمع کی تلواریں	بیگنا ہون سی گری ہووین ہنکار جدا
مرض عشق ہی ی اور یہ ازار جدا	روشنکد عیسی سی ہوتا ہون میں ہا جدا
مول عید اوس ہم امنی کلی کو کاتین	کوی قاتل گری ابرو کی تو تلواریں جدا
نہن گفتاری عالم سی نرالی اوسکی	طرز رفتار اکس بہش دستار جدا
مانندہ کردن میں جو داون تو بہ کتابی وہ کل	یار انیسامی کلی سی ہی یہ ہا جدا
حق تعالیٰ نی جو جان تو دیکنا وکی صنم	زلف چہ تندی لٹ پنی دستا جدا
نور عشق سی ہو وکی نفاق ایکری	چار عنصر کو گری کی یہ تہ ہا جدا
نمک کر لی ہی قبا جھکو نہا یہی کل	بند ہذا سکا کر بکاپ یہ ہنکار جدا
شش صبت میں نہن اوس روی کالی کا نظر	معنی نوہن ہر ایک فقرہ میں دو ہا جدا
حال دل کنی سی کٹی ہی زبان شمع کی طرح	لب سی لبت کھوانہ اس بزم ہر ہا جدا
خانہ یار کا سن رکھ یہ نشان ای قاصد	قیر سی سیسی گہری ہو وکی دیوار جدا
پیشکی دل کو جو دی لی وہ اسکی تحفہ	ساری سرکاروں سی عیش کی سکار جدا
لی بیاس کا اوسکی نہ بنی کا سودا	میری یوسف کی گہری ہووین ضرب ہا جدا
ہو ہمہ ترین زنون سی ہفتہ سنبل	کس کی ہرچ میں ایک دل ہی کفر ہا جدا
یہی رفتاری جوان خانہ خرابیوں کا	بام سی چوری جدا وری ہی دیوار جدا

زندہی مر جاتی میں ہو جاتی میں مروی خندہی

فصل ششم سی یارلی رقتا رجدا

بہا اسی نہایت اے کہ خطا خطا نکلتا  
دیوان رکھتی خون اکبر کی سی عجم ایک  
سے جو ایش حسرت نکلتا کرم جوش کی  
حسینوں کو ویدول حسرت اپنی جان پر لپکتا  
کیریاں کیریاں کلاسیں ہوں کارو مجھ شکر کو  
رودندان سے میری علاج کو کس کی گیت  
خطا سبب حجت ہو کہ جو اسکی ظلمت پر  
لہریں لکھتے ہیں وہی مضمون کا قلم اکبر  
سے ہے اس کی کیا کم اعتبار اوستی  
چہرے صبا دلی صلوٰۃ علیہم جو میری ہی  
مدم کو با دوست روح ہی ایک ہی حسرت  
وہ جانی ناہاں ہے حاصل حسرتی دیکھنا  
بہشتی کلمہ دفتر کل ہی میں لکھی سرگردانی  
اوتھنا وونی کس شہیدانہ اکا یہ اوپر دیکھی  
کیا ہی خانہ رنج میں جو با و صبر اسکو  
بہشت میں بکے دل سوہ اردو کی ہر گز  
عظیم الشان کوئی کوئی رفیع العزائم  
ہواری خیزی خوشی کا شہرہ العظیم سو

کہشتی کا بھی کانتون میں سبب نہ نکلتا  
بشنو اودہ رتھای طلال میں کریبان کا  
علا ہندو کی مرفہ کی طرح ترنہ مستان کا  
روا کرتی ہیں انی لغتہ خون نیکہ لوگ سناں کا  
ہمارا محض خون ہی ہر ایک کیلے اپنی امان کا  
ہو ہم سنگت کی سنگت وہ ہم بد وقتان کا  
دیوان مار کو سچا ہا میں چشمہ آب حیران کا  
تماشا قتل کیم ہی مطلق میری دیوان کا  
یقین ضروری رتبہ کہو دینی میں نہان کا  
نباہی نکل ماتم ہر شجر میری کشتن ان کا  
ارادہ بندہ رہا ہی صحرسی کو کشتن کا  
اشارہ ابروی ہوشیہ کسی شہرہ فرماں کا  
شہادت نامہ بیگل ہا ہر بنا کشتن کا  
میری فراخ دل کی ایکہ میں سرمد صفائے کا  
ہوای دوریان ہر ایک فرزند میری نراں کا  
ہر ایک سو رہا براؤ کل عالم ہی کس جان کا  
بلند اقبال ہی تو استثنائے تیری ایوان کا  
عجب کلا اوج کی بھی ہند کس سرمد صفائے کا

قلم روشن عالم گیر کی یہ رنج سکون ہی کہ وہ مہمت کشور میں ہی تباہ فرما

خطا نورسنی دلوای لعل بخش کی بوسی

و کیا یا خضر فی اثنی کو چشمہ آب حیوان کا

خدا سہری تو سوداوی تیری لعل بخت بختیلا

حکیم فون باز کیا کر چکی لعل بدخشان کا

دل سے بارہ کو سودا ہی ایک سیوی بچان کا

خدا و بخت کی عشق لی اس میں حکیم کی ہی

دل او سکامی خیال یا راکر تشہیرت فرما

فتیلہ او سکامی اکس میں تیاہوں میں

خیال تر برستی چھو فکر حق برستی کر

شعبہ عین مرنہ کھول کر وہ شمع سوتا

کہان جاتی ہی یہ رنج بیک شوق میری

خوشا حال او سکامی او جنوں سی جو رہ

جمال یاری جو عشق اپنا او سہن بٹلا یا

معطل منظر اطلالت کی بیا محبت اچھی ہوئی

صحنہ جین برامنی افشان کو جو اس محبوبے چہر کا

بہری رہتی ہیں شائقوں کی امنی لعل کل وہ

لال یا اودہ او کو فنا تھا دم او پر اپنا

رنج روشن تہا جو دیکھ ہی رو کی کہتا ہی

جو اکلن دن تو نظارہ ہو آئی

موجودی جو سہرا جاتی ہو بچہ مر جان کا

کعبان افق سکین ہی اس شمع شہید

لکین دلیر ہی نقش ہی مہر سیدان کا

قدم لکھوں کی او بر سر کی او بری مہا کا

سری دیوان کی دم بند کرتی ہی بر تنوں کا

نشان رہتا نہیں ہی نام رہتا نہیں

ستارہ اج کل چکا ہو اسی ماہ تابان کا

ہمیں اکی ہیں غیب سہا کی عمر کرناں کا

کیریاں کیرہی کما کوئی نہ دین کیرہی

دل مشتاق پر عالم ہو ا یوسف کی رہ

فسانہ تیری غائب ہو سیکے انکا

کتابی چہرہ کی نقشہ و کیا یا بوح قرا کا

اون لکھوں پر ہی سایہ بر کی کہ نہ کر کا

بلای جان خفا نہ تہا ہی خوش انسا کا

سحر کو کوئی موندہ دیکھ ہی تو ایسی عزت کا

بند لہ لہ

زین سب کس که غفلت از آن یابو کس  
تسبیح و ذکر آن کس که در کمال  
مقام توحید و کمال استقامت  
کس که در کمال کمال استقامت  
چنانکه در کمال کمال استقامت  
کس که در کمال کمال استقامت  
و در کمال کمال استقامت

سب کس که در کمال کمال استقامت  
تسبیح و ذکر آن کس که در کمال  
مقام توحید و کمال استقامت  
کس که در کمال کمال استقامت  
چنانکه در کمال کمال استقامت  
کس که در کمال کمال استقامت  
و در کمال کمال استقامت

رحم و رحمت برهان که یابو کس  
کس که در کمال کمال استقامت  
کس که در کمال کمال استقامت  
کس که در کمال کمال استقامت  
کس که در کمال کمال استقامت  
کس که در کمال کمال استقامت  
کس که در کمال کمال استقامت

سب کس که در کمال کمال استقامت  
تسبیح و ذکر آن کس که در کمال  
مقام توحید و کمال استقامت  
کس که در کمال کمال استقامت  
چنانکه در کمال کمال استقامت  
کس که در کمال کمال استقامت  
و در کمال کمال استقامت

یار کو در کمی تو اندازا بود قیاس به وسایه  
موند نه کجا بود نیز اسلک کسی مقلد بچرخ  
و طلیعت میں تیرا منظر طلعت کی بخت  
نیش سس لکھی ہیں عمر باریک نایر شمع  
و اوج پہلوی و پہلو میں وہ مہر بیکر بہنو  
حسن غارتگری نسبت کون قیاس کی کسی  
یام بروہ مہر و شمع نامی صبح عید ہی

ویرہ غماشیں کو کرتا ہی بی نور افشا  
چشم حسی میں کون کو مہر و افشا  
کسیر کو نہای کو مہر تاکت کو افشا  
کسیر لکھی ہیں ز نور افشا  
چشم حسی میں کون کو مہر و افشا  
تاکت کی میں ہوی بر نور افشا  
بروہ شب کسی نہ کلن نامہ مقدور افشا

کسیر لکھی ہیں کسیر ہی شب میں  
اسمان کا و اوج میں شب کی شب نور افشا

چہین کندی کوئی جای خیال یار خواب  
حالت بدین نہیں کوئی کس کا آشنا  
برنودہ ہی مہر حسن لطیف یا لا کجا  
ویرہ خانہ خرابی رول ہو شکار  
دافن و اوج کوئی شید کہ کسی کو کین  
سب یطولی میں لعل محکوا ہی خواب  
خمد مکان محکوف نظر الی میں مروہ کسی طری  
بعد رون ہی بنو کی بند رون کی طرح  
زینت میں راد کے یار رون میں مہر  
وقت شب سر بادہ و نوتہا مکان تو بایر

تیری قسمت میں میں ہی خواب  
کوچ کر حیات ہی میں مردمان بیدار خواب  
انکھوں میں ہی برنودہ نامہ نسا  
اور کتا بانی میں کوئی اشتیاق خواب  
جانی ہی آیا میں و اوج کجا خواب  
کبھی نا چند زیر سایہ و یو و یو خواب  
ضلع مکہ کبھی ہی میں شب بیدار خواب  
میر علی انکھوں میں شب رکتا ہی ملک خواب  
کو و مہر نامی مہر و مہر و مہر خواب  
کسیر کو کلا دی ہی مہر و مہر خواب

بندگی میں ہی

مبیند آتی ہی میری جالی آتش مایہ کو سدا  
 یہ کو گئی وہی کو میری غریب از خواب

یاد دہی کا عاشق دل کراہی خواہ  
 سید لعل صفت اسکندری کو دیکھا  
 ز کان بابت تہیز ابرو کلاں  
 تہیز کراہی اس کی کمر زبانی سہ لاس ہر  
 لہری چاٹتا ہے کس غریب کیا کہوں  
 رندان ہیں شب کو درل جو اوٹھا کشتی غلہ  
 انہوں میں بیٹہ ابروی محبوب کی جھلجھ  
 از شعلہ سی بر گزرموی نہ شمع  
 ۴۰ آتش کمان کھلے اپنی نہ شتہ کرد و بمان

۴۰ آتش کمان کھلے اپنی نہ شتہ کرد و بمان

بلکناہ یار دلی مری تحریر کل جواب

ابن کار لعلی کبید مطلب  
 آوہ مربع کی کس بد کشتی بہن  
 مصحف روی یاد کا ہمسفر کو  
 منزل کو دین وصال ہوا  
 ملتے ہیں راجی زبان کس مجھ  
 پیچھے آج کی کیا کھولن ترابست  
 نہ چم کھنکھان کس تختے  
 ہر وقت دلی کس ہی وفا مطلب  
 کافر و زندہ ہر سب مطلب  
 خط کی تغیر کس کبلا مطلب  
 کو خیمہ میں دنیا ہو گیا مطلب  
 کون کون کس ہوندا اشتا مطلب  
 سو قباہی بکلا بنا مطلب  
 میری قاتل کو مضیا مطلب



بر من سوز وصال است  
 کس می شنود که تا  
 منده خط او سس نبار کرد  
 قتل من میری کیا تا  
 ای شمشیرم فقیر و دل کو  
 دین و زلف کما این  
 فتنه بر واد حشمت کو او سس کی  
 آرزو دل کی ره کشتی دل بین  
 جو کشت کردی بمقام قدر  
 خط بهشتی کا پیرا  
 مطلب

۱۶۱ - شاد حال کو تنها میں آتش

میری بر شمع میں بندہ مطلب

نعم میں انہی نہ فہم جو استناو میں  
 صورت کسین پہ خاشاک و شبنم ایجا دین  
 کسبت عشق میں جو می تو غلام طوطی  
 قطع ہو جای اگر سلسلہ میر و فنا  
 اح کل جانبی و الو شش غوی تود شوق  
 روز اول سس میں سایہ کی طرح کسی ہمراہ  
 دفتر عشق ہی کیا دفتر خوش طالع ہی  
 عشوہ و غمزہ بد مذہب باز و اندازہ  
 معترض ہو من تو قال ابراد میں سب  
 خند بر باد و صاحب کی بنیاد میں سب  
 کوئی شکر و تسبیح کا نہیں استناد میں سب  
 بہر کمر خنجر میں ہی گوی ازاد میں سب  
 استغاث کریم مولود و عید او میں سب  
 رخ و اندوہ ملا الی اپنی ہم نواز میں سب  
 نظری فرو نشن اس جہن گوی جملہ میں سب  
 واسطی تیری کھکار و مکی علاوہ میں سب

نہیں تو اکلوتی تیرا نصیب  
تو جہاں سے کسی خوش نصیب  
کو نہ یاد ہی نہ تیرا غم عشق الین  
کیا تھا شاہ جو وہ سرور ان کی  
بجائے دیدہ و دل کا میں کہوں کیا حوال  
عاشق خستہ تیرے پاس کی ہر سب  
آئینہ دل حسینہ کی جو زمین  
نور الیسی کی تو محبت تیری دیو الی

نہیں جلوہ محبوب کی آباد ہیں سب  
ان حسینوں میں غرض جو یہ فلا وہیں سب  
خاک راہ و فغان نالہ و فیرا وہیں سب  
قد کسی کہ مگر استناد کو شمشاد میں سب  
نامراد انہیں کسی نہ ایک ہی ناشاد میں  
الذو کی ہی خدا سے الی راہ میں سب  
وام میں ابھی کہیں تیرے یہ صبا وہیں  
تو جو شمع تیری تو عاشق تیری فرما وہیں  
خوب و بیکار میں جو یوسف کی مری تیرا  
وہ کیاں غم تیرے میں کو شمشاد میں سب

نہیں تو اکلوتی تیرا نصیب  
تو جہاں سے کسی خوش نصیب

نہیں جلوہ محبوب کی آباد ہیں سب  
ان حسینوں میں غرض جو یہ فلا وہیں سب

مختار و کس کی تیرے غم عشق الین  
موتی میں کو شمشاد میں سرقت تیرا  
مختار و کس کی تیرے غم عشق الین  
فراہم شوق کی گویا الی  
لینے کی جو شمشاد میں سرقت تیرا  
خطی غم عشق الین کو شمشاد میں

ویکے میں جو شمشاد میں سرقت تیرا  
دین میں کو شمشاد میں سرقت تیرا  
کافر کو شمشاد میں سرقت تیرا  
واقعہ میں کو شمشاد میں سرقت تیرا  
ویکے میں کو شمشاد میں سرقت تیرا  
محسوس کو شمشاد میں سرقت تیرا

اوسن نازنین کو دیکھ کی گئی ہیں عیبت ان  
 ایندھ دکنی کا کسان ہی تھیں و سامع  
 اجہا ہوں یا ہر ہوں تھیں راہوں جو کہ ہوں  
 لگا کیا ہمارا ظاہر دل ہی ہر گشت ر  
 ہوش اس اور کئی ہیں خبر کچھ نہیں رہی  
 بنام ہوئی تم ہی جو سوالیہ ہمیں  
 زاری ہی کر کی اپنی نصیب کو دیکھ لیں

کچھ نہ کر کی اپنی کم نہیں اپنی کم  
 نہ فوٹ میں نہ نہ کرنی ہن گس در و سہی  
 اکاہ میں غلام کی عیبت و نہر سی آب  
 کس دن نہ کار کھلی نکلیں کی کس سی آب  
 ائی ہیں کس طرح کس کئی ہن کدہ سی آب  
 ہی خراسانی میں جو یار رہن اب ہی کس آ  
 پاتھ ائی زور سی نہ تو ہونہ زور سی آب

خانہ خراسانی جو میری طرح کرے

تھیکہ انہ اپنی سر کو میری شکست سی آب

نہ تمام صبح نیند ائی نہ دم ہر تمام رات  
 سولی سجاد فتنہ حکا کر تمام رات  
 اندری صبح عید کی اوس جو کو خوشی  
 کلشن میں کیا جو قید یا مجھ کو یا و  
 غفلت میں نہیں عید جو اسکو کو دیا  
 کیا اشتہار دیا کی حالت بیان کروں  
 لگا دیا دل کسی کسی زیر اہل سکا  
 کرتی دی کرتی ہیں جو ہر سنہا کر بیان  
 ماری ہی پناہی دیکھی ہی زلف یار کی

لو چکیاں جلیں میری سر پر غلام راحت  
 وعدہ می میری اسب کی دن ہر تمام رات  
 نہ تھا اور راحت معتر تمام رات  
 دو یا میں زیر بای صنوبر تمام رات  
 آب جتنی عید ملتی ہیں کیوکر تمام رات  
 رہی سی جان لکھوں کی دھڑلہ تمام رات  
 کیا کیا چمک کی نکلیں ہیں اشتہار تمام رات  
 باقی چری دی ایل غلط تمام رات  
 ہو کا غدا اب قہر معتر تمام رات

و چاره یی که بر اینست بی خود

از شمع جوهری تو بویخست

بند تو کز این کجاست زده و عذر

نقدی چو کی حکم می ده و سوز

تا صبح کی بکشد غنای تو بویخست

از یاد تو کز این بویخست و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

چون کز این کجاست زده و عذر

از شمع جوهری تو بویخست

بند تو کز این کجاست زده و عذر

نقدی چو کی حکم می ده و سوز

تا صبح کی بکشد غنای تو بویخست

از یاد تو کز این بویخست و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

و تو که در نفس غم یا و عذر

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

ای خوش طالع مختاری ساکنان کوئی دشت

۱۵۷

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

چند و چندین کوئی دیوان بکین کی فکیر

ہر کی شب ہر کی روز قیامت کی رایت

دور گردل کی کدورت محو دیار کا

واہ دنی شائینہ کی فتنہ کی کدورت

وانع دل پر خبر اندری تو غم بخش عالم

دورین کی زخم کاری کی تو حسرت کی رایت

فرش گل بستر تدا ابنا خاک پر توتی ہیں ہم

یاد کر کی اجنبی بر باد کی کدورت و دینی ہیں ہم

اکس بجای حال کی آتش دیکھنی کدورت

دل بر آتش شمع نازک لسن نازک کی دشت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

جلوہ گماہ ہیں خود شید تھا دلبر ہی

بہر نغمہ کوئی بنیالی و کسا عالم

شام کی دل کو فیال مع نورانی ہی

دو کدورتی جیٹی فکیرت جو کی صواب

دو شنائی ہیں تین یا ہوں عدم کی ظلمت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

جمع ہیں کدورتیں میرٹھان قمر آج کی دشت

یاد آویں کی کل ای دور و جگہ کی دشت

خواب ہیں مجھ کو دکھاویں کدورت کی دشت

بعد میں کدورتی تم ای ہوا دہر کی دشت

ای قلم بھولی نہ صنوں کدورت آج کی دشت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

حسرت طالع ہر مینہ طالع کی فکیر

دو کدورتی کی بنی دہر کی کدورت

دینہ کو کدورت صافی کی دہر کی دشت

بچہ سنبل کی کدورت کی کدورت کی دشت

دشمن جان ہیں جو کدورت دیکھنی ہیں دشت

جلوہ گماہ ہیں کدورت کی دشت

خشت زیر سر نہان یا کدورت کی دشت

حبیبی دشت کی دشت کی دشت

اکس بجای حال کی آتش دیکھنی کدورت

دل بر آتش شمع نازک لسن نازک کی دشت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

نظر آتای محی الجاسطراح کی رایت

۱۵۷

آنکه در جمیع مثل نظر آتی بنز کر ز آتش  
ببرو کنی و روز قیامت کسی مگر آتش

شیر زمین کما فیضی نهشته	بند کرمی کی از کوه کوه و ده ای نهشته
گل تیری چلی کی من هر کجای نهشته	و یکش آتی در مشتاق تماشا می نهشته
کوچه خور افکار چشمانی نهشته	همی سب کسی آتش چون کسی وای نهشته
دندون محک خراش نهشته	بهر ترا که کو صبا کس روی بود ای نهشته
نخن طاق است سرین کا جو کس نهشته	جو در کما کس کی کوه کما فیضی نهشته
و صدف جو در کما فیضی نهشته	رو و الما کس کی کما فیضی نهشته
مشق بن تیری در این اشک کس نهشته	پی جوشن من دنیا من رو و جوشن نهشته
را کوی حسینان من ضایع ای نهشته	کما فیضی من محک کما فیضی نهشته
قل صفت کسی می خوشتر کما فیضی نهشته	ببخت ملاکی غنای کسی می طوبای نهشته
هکم کسی ای ضم من حسن کما فیضی نهشته	پدر و کما فیضی جو کما فیضی نهشته
و کما فیضی من کما فیضی نهشته	بیه کما فیضی کما فیضی نهشته
مخمل خورشید کما فیضی نهشته	تجمل کما فیضی کما فیضی نهشته
عیر کما فیضی کما فیضی نهشته	مک کما فیضی کما فیضی نهشته
خوران کما فیضی کما فیضی نهشته	صورت یار کما فیضی نهشته
و کما فیضی کما فیضی نهشته	ان کی هم کما فیضی نهشته

بهر کما فیضی کما فیضی نهشته  
کما فیضی کما فیضی نهشته

اینکه کی طرف نشان آید خیال دوست  
 آوی بسیار جای خزان خون و دست  
 نیست کسی حبس یک تنی میز زن و دست  
 مصدوبی بود چون نراندگی کبیر نه هم  
 سجده کردن تنی نیست دندان را تو طر کر  
 نه عین خیال میری طرح هو جو باغبان  
 حال شکسته کای چکس کعبه بیان کیا  
 رفتن من استخوان کهن بر لب من کهن  
 جو منی او سکو جامه میرانی تنگت بود  
 عشاق و دیوانه کوه سیمای حدیثی  
 صورتی که تیری دل برونه کیونکر فریفته  
 او استکی حسن کو مشاطه جا بی  
 جامه بر او کی قطع روی بی قبا ی ناز  
 اینکسی بنی کارخ یار کا است و  
 کم مشاوری من ستمه اکتیر کسی نهان  
 آینه بر کنکی سجده من اینی چکای سر  
 بر صبا و این انکس عاشق و مشوق بر طری  
 بهاری نوین کی محی مخون کی بگریان  
 غریبه ز روزی که حال کلا فسانه چترتی

قربان نشان حسد عیدم الماس آرد  
 بیار سال پیر کی نظر این تدرست  
 صورتی که منی و یکی نه ای کو  
 اینی طری من نه عید و این و نه دست  
 جامه حقیقت اینی اگر بر من دست  
 بر ایک فصل منی ز کده مهر دست  
 انکلا نه ایک اینی زبان کس سخن دست  
 به قضا کا مقدر فی منی ی جلن دست  
 اندام بر مرا یک کی ای منی بر دست  
 چستی منی بی صورت بی تدرست  
 نقشه دست منی و کوش و دست  
 ی باغبان کی رو من سکتا من دست  
 شک او کی عالی سیمای و دست  
 مشا بی مو کی زلف شک من دست  
 مستغنی من کی چمنی ایو من دست  
 سیمای طر چنوس کی جو بر من دست  
 بر سون بر ما معایده مع و دست  
 بهرام امام کای بر من دست  
 موتی لکر طبعیت ال وطن دست

وطن تو گنجینه کی زین محسن گفتگر  
مقرب کی خدمت کوی حلقه دوست  
عشق سر ز پیش انظار حسنت کی  
ویناسی خاکی کوی بر زمین  
قاتل کی استیلائی تو دو کاشی  
و نه شکستنج سینه کوه ای باغ بین  
بال نه غلج حسن یک رخسار و نه کوالی  
آتش و می بیدار عالم می بلبل

این شکسته حال نمی بکنی سخن درست  
ایا مزاج ترکش جویمه سخن درست  
سیح می بیادست کزلی و درش برن درست  
شمر بر سرش این برحق نه دیکس بیرون درست  
اراسته می کور کاروان سخن درست  
کیده و که موربین کل و کسوف سخن درست  
تو دیکس این تو دهن جامه بر حق درست  
آتش و می بیدار عالم می بلبل

آه ای جوای سخن دوست

دو تار زنی تیری تیغ و دگر شری چو  
آرزو شش سر سبز برون من و تو از آن  
تا ایگرگ من شمشیر خنجر من و تو  
تو و من سینه سینه می آه و دگر  
مشافه و در آتش صبری من و تو  
تو و من آتش و سوسن این دل من و تو  
دل کوکبی چشم سیه کی تیری منظر  
من آسمان و کمان کل ای جوای دوست  
بزمین کو این بزمین هرگز جدا من  
سنگ کلام میدان من دولت کمال من

سیک و میکا کی که کلن نال کر کی جو  
بهتر کی جو ش می نمی ملک ترک کی جو  
سری عمارت و تیری سنگ و دیو  
جس و لعلی کمانی من و تو نظر کی جو  
کمان و کز ترک جو شکار و کز ترک جو  
جو و این دین و کز ترک جو شکار و کز ترک جو  
دیکس این کس شمشیر خدا و قدر کی جو  
بندگی کی من و تو شمشیر و قدر کی جو  
بیشتر تو شمشیر من و تو شمشیر و قدر کی جو  
و دنیا و خانه من و تو شمشیر و قدر کی جو



بدتر نہان ہی غم غم فرزند کسی کو  
دل کو نصیب نہ نہاںیں جگر کی جوت  
صدد فراق کا ہوئے شوق وصل کو  
کسی عوض کی اس میں تیرے  
سودا کی شوق مجھ بھاری دیا  
آتش شہابی وہی ہی ان کو سر کی جوت

کل کو قباہین کی تواری کچ کلاہ کلاہ  
مادر سیاہ رخصتی رافت کی راہ کا  
شوقی حس کامی انصار ہیں او کسی  
محبوبہ کو دیکھ کی ترکہ رخ ہر وہاں کا  
نہیاد کردیا تھی رمی مادر زلفت یار  
سوئی ہیں سو کہہ جاگتی ہیں خواہ بھوکا  
عاش ہوں بوسہ اح کا کل پر نہ ٹال بار  
اوس ترک ہی کوں خور و دوسرا  
روزینہ فقیر نہ ای ماور شاہ کاٹ  
یہ کہنہای بحر میں ہی اکوں شمع رو کلاہ ہلال  
کسی لکڑی تنوع کا ہی بی تباہ کاٹ  
انہ ترکہ تیرے قبضہ میں اپنی کسی تیغ ہی  
جس میں کی شوقی کسی تو سیریکٹاہ کاٹ  
موی مردہ ایک جہری ہی نہ کیست کی  
برہن ملا من انکہ تو سیر لکاہ کاٹ  
بی وجہ شوق کسی نہ ہو نہ ای صندھیا  
لی حرم ولی قصور حتمہ سیاہ کاٹ  
قاضی کو عاشقوں کی عدالت میں حکم ہو  
سچ کج کو لکھی تو نہ باندہ کو لکھا کاٹ

آتش خوش دل نہ کسی کا ہو نہ کجا  
لی معنی ہی یہ صبح موزوں آؤہ کاٹ  
دل میں کبر کی ہو نہ کبر کی جہاں کی ہو  
نادر و انداز کسی ہر ہوی جاتی عیبت  
جول ابلیس میری جان بڑائی ہو عیبت  
بولی گدھ کو یہ سنا اور نکالی ہو عیبت  
ای نہتہ نکوی جوادی ابوہست ہی  
نظر کھول کو میری کہیہ کو واتی ہو عیبت

عاشقون کسی نہیں کیا سجدہ ادا ہو سکتا  
نہ منزل دنیا ہی سہی سہی فانی  
میر تو مولیٰ کو کسی کوئی تثنیٰ نہیں  
صدا کیسے نہ نغمان غنیمت ہو  
جانب کیسے جو دیکھوں بہانہ یعنی نہیں  
یوسفی لیتا ہوں تو اپنی وہ کس کو  
نشدہ و کونہ و کمر بارہ ہوا  
سایہ سانی لکھ پورا نغمہ نہایت ہی تمام

نازک سب سے کسی ہی زلیخا مزاج  
ایک دم ہی نہانہ جہان میں شکستہ ہم  
دشمن ہی ہو تو وہ کسی کی دشمن اپنے ہم  
بکوں زمانہ تک نہیں لیا ہزار  
باوجود میں تیریا یہ ہوا ہی اوسے شہ  
میں سو ستم ہی اسی اوسے طفل سوج کو  
صبر سے حق خورشید ہمارے شوق ہیں  
کہ غم غم غم ہزار زمانہ خلافت تیسرا  
ہم تو دول کی جہاد ہی مجبور کر دیا  
یووانہ دیکھتا ہوں میں دنیا کا حشر حق کو

دعائے پیشانی نہ اند کو کھاتی ہو عبث  
اس خط کا میں تم جہاد ہی جہاد ہی  
کجا و برو کی دنیا ہی کسی قدر الی ہو عبث  
کس زبان سے ہی کہوں تم ہی جہاد ہی ہو عبث  
اکبر الی میں دشمن نہ کوئی جہاد ہی ہو عبث  
کس کی طرح کسی بیماری ہی جہاد ہی ہو عبث  
سہمی ہی زبان برا نہیں لاتی ہو عبث  
دشمن ہو دوست کی اکبر الی جہاد ہی ہو عبث

یہ جہاد بانی ہو کی جو جہاد ہی ہو مزاج  
پہرہ و غم غم غم کوی انبار کا مزاج  
پیکان کی کسی انبار نہیں استنا مزاج  
اوس کل نہ کمال کسی ہی کیا قبا مزاج  
کسی شمع کو کھتا ہزار تک جہاد مزاج  
اصلاح پر تھکتی کسی ہی مزاج  
حشر جہاد ہی  
افسوس یادگانہ موافق ہو مزاج  
پہرہ کی کو تو کی جہاد مزاج  
یووانہ دیکھتا ہوں میں دنیا کا حشر حق کو

آتش پیکار میکنی بی شکست و افتخار

فصل کل بی تو من کیفیت خطه میخانه آج  
 بادشاه وقت بی انبازان دیوانه آج  
 دولت دنیا منی کشتی بیرون بین بر جانشان  
 تیری کوچه های امی خانه خرافه سلسله آج  
 جلوه حسن پری و کیمیا بی فصل کل  
 خود و تجلیه کونی بلزار عالم بین نهان  
 وصل تبیین اندر میری کماهی و عده یارسی  
 ده بری پیکر کمری جوانار و زیبای او کسی  
 نزع کی حالتی کوی کشنایا نهان  
 اندام او کس سر ایا نوری بی نیرم بین  
 جنبین کتی من در پیش نصف عیش بی  
 اختیار خود چیست اینی زمانه من نهان  
 جان سی بنیر از موزان یک شمع رو کی عشق من  
 تلوی سبلائی من بر بال خانه زنجیر بین  
 مجسمی دریاوش کوسا قی بلایا می شراب  
 نقش آسب پری بی صورت زیبا تیری  
 رافت کولگائی من خرد بر سر طرح  
 کل عار او را در کما افغان بر جانی کما

دولت کانی سی علامتانی بی جان  
 دایره سودا پیکر و تیار ج نور ندر آج  
 کند کل دنیا می و کسل و بیرون آج  
 نسخ کعبه چو تری بر من بخانه آج  
 عقل کل کشتی کوس چو کوی بی دیوانه آج  
 قیمت یوسف من جوی تیر اسطوخ  
 شمع کاه تو بلین مکر کمان به خانه  
 شهزاد او کسی دیوانه کسی می آتش  
 و یک جیکو نظراتی ده بیانه آج  
 شمع او را جوی جو غنچه او بی بر جانی آج  
 بین کون کوس جمال یار کما افسانه آج  
 ایک سالی اموی من و کشتی بی  
 سانه یکدیگر کوی آتک بین بر جانی  
 وقت کما اینی سبلائی بی تیر دیوانه آج  
 و یکتا یون من بی طرفت شیشه و جان  
 خوشی من قادی مجیکو و یک کمر دیوانه  
 آینه او کما حصی بی مقرب شانه آج  
 آشنائی کاتیری م تو بری بیانه آن

میزن شکر دعا مالکی ده دینش به کمر ناز  
و در آن شب که کائنات ساقی کفایت طرب  
و یکروز که یکروز برین هوای خوش نشین بند  
و آن شب چو دود آید از این  
عمرش بری آندونین ای روزگار و مانع  
حسبم و صفتش از آن نیک و بد و نیک  
خالی شکیان کو تیری اندازد شکر بر آن

کس طاعت چاک کرون بین سحره شکر آن  
بین غمین بماند و یون تم محکوم و بماند  
بعد از دست بخشش برین و یون بین و یون آن  
بی زرقعت کمر حق باقیه بین بیحاجت آن  
بوسه کبری نهان حسین بی بالا خلاصه طبع  
کمر و در دست کسی بر روی بماند آن  
قسمت خیر حق بی و یک کمر بی سحره آن

در آن شب که کائنات ساقی کفایت طرب  
و یکروز که یکروز برین هوای خوش نشین بند  
و آن شب چو دود آید از این  
عمرش بری آندونین ای روزگار و مانع  
حسبم و صفتش از آن نیک و بد و نیک  
خالی شکیان کو تیری اندازد شکر بر آن

عاشق بر کی مانند بی نیاب موج  
غرق بر نایار او تر جانای مجر عشق بین  
مهر آن بر دنیا برین عشق بی نیاب  
و با معانی و فیض جان بی هم بود کسی  
و هم ضایع و من تو نماند کی حق کوئی کاش  
کیا بیکر یکجاست برین کرون را طلب  
چاندل کی سیر کو تا اگر ده بر حسن  
سحره صفتش شکر بر آن کمر بی طرب

در کشتی و در میان حال بی لی آب موج  
لی چلی کشتی کو این جانب کد آب موج  
مثل غبار کاشی برین کد آب موج  
آلگی کد برین جاری همه سحره موج  
آلگی یا خاشاکه چو بی تو موجون ناب موج  
و یک کد برین روز شکر برین بی لی آب موج  
قدرت الله و یک کی شکر برین موج  
خواس برین بی برین کی صور بیاب موج

در آن شب که کائنات ساقی کفایت طرب  
و یکروز که یکروز برین هوای خوش نشین بند  
و آن شب چو دود آید از این  
عمرش بری آندونین ای روزگار و مانع  
حسبم و صفتش از آن نیک و بد و نیک  
خالی شکیان کو تیری اندازد شکر بر آن



آتش ایک است جو تھماوہ دلا امام علی

سجود شکر کران بیکلی بین دو کوٹھ صحیح

ہوئی جو ای قسم تیری سپہ بخت کی شمع	رہ جل سکنی ایک خالی جن کی شمع
بلد پڑا ہونہ دیکھ کہ ایک بولی سار	لازم خبر دین کوی اسپہن کی شمع
جو خال غریب ہی وہ ایک شاکستہ کی	لو کہیں تیری ان ہون بن ہو کی شمع
ویکھا جو سخت روی پڑی وہی کو	سجود میں نرم نوم سی ہی کر گد کی شمع
بولی سن تو کھتری زلزلہ کما کی	لیکن میں کھوشیا کو بیوانہ کی شمع
بانہ صاف میں کیا کون کیا حال ہی	سوی سوی جوسی دست کھن کی شمع
روی نہ صبح باکی الفت کی رکھ سی	کیس کمر ہوائی ابادن یا سید کی شمع
تنبہ میں سا مدیا بیانی چمکی	ہوئی نہ خادو ایر جو مذکب کی شمع

صحرانہ کوہ دیکھ کی ستان کی شمع

یاد تیری انہی نہیں نہ سبب محض کی شمع

میں ال کس عداوت شمع سنا کے تی	کند کھا اور ایک میں موتی نہ کس سنج
سیکے کیسی ہی تیری جسم طیف کو	ہم ملے کھنکھنسی جوسی کہ شمع سنج
روٹی نکاری جوسی تمس ختم مہر کا	کا متوں کی کو بیای بیتلو و نکار سنج
جو شمع جنون کی کو کہ میں زرو کو رو کا	جوہر کو میری برکتی ہن لڑ کو کی سنج
کو صیدنا تو ان ہوں پرانہ کی گرم خون	لو کھنکھنسی جوسی بیکر نہ ملانہ خدک سنج
تیرے صفت میں نکارین یا نہ ہن	شعیرت میں ہوائی کب باہی کا شمع سنج
کیفت شراب ہی جو سراج کا	یاد تیری جیرو علیہ لوان کا دق سنج

پرتو نامہ  
پرتو نامہ بین حکما ہو لانا تو دیکھت  
ہو جہائی کامزار کی انش کا شکستہ

خاں انا جو کمری کنج مستبیدان آباد  
چون زخم کنز خاتہ احسان آباد  
کون کا جو تیری دور بیان نہیں مرنای  
ایک کمر بھئی یہ دیکھی شہر ان آباد  
بعد فریاد و بکودہ کنی میں نی کی  
بعد خون کی کیا میں لی بیابان آباد  
بدین دل کی خرابی کو جوی میں دیکھن  
پہری تو مای کیس یہ وہ ویران آباد  
سرواگرتی میں تو غنچ میں شکستہ موتی  
یوں ہی رہ جائی اس کیلستان آباد  
ساری رونق ہی یہ دیوانوں کی دم کی انش

طوق قد بخیر سی زندان نہیں مونا آباد

می کلنکاسی ہر نر میں جام سفید  
چشم بدین کو کمری کر خوشی نام سفید  
سکہ اوسیت کی طبیعت میں رگاسی  
صبح بونٹ کسیم ہی تو شرم سفید  
کون کس نام میں صبح جوی ای مغرور  
ایک دن موتی ہی یہ رعت نیام سفید  
قطرہ اشک میں سرفی کا کین نام میں  
پتو تیرا ہی ہوا ایدل نامام سفید  
دلکی تسکین کو میں پیغام صفا کا بھون  
برزہ کا خند کا جو بھی وہ کل غلام سفید  
جانتی دانت میں وہ ماہ جو یاد نامی  
وصل کی شب جو ہو صبح بیا بیا تو ہوا  
نسبت اوس قسم دور انش کو می انداوی  
کسی حالت میں نہیں کمری و غم غافل  
یاد کی ایک سید دیدہ یاد ام سفید  
افست مزج ہی زکین ہو یاد ام سفید  
بسی انہی ہی زمانہ کی دوز کی انش

خون بد و موی ز سر کتری سفید	خون بد و موی ز سر کتری سفید
و موی کاه و موی طلعت کدو و موی	و موی کاه و موی طلعت کدو و موی
رعیان کی بودی جو ارمی و موی	رعیان کی بودی جو ارمی و موی
خاکه و موی موی و موی و موی	خاکه و موی موی و موی و موی
سرو و موی موی و موی و موی	سرو و موی موی و موی و موی
عید کاه و موی موی و موی و موی	عید کاه و موی موی و موی و موی
دل موی و موی و موی و موی	دل موی و موی و موی و موی
لب و موی و موی و موی و موی	لب و موی و موی و موی و موی
سخت جانی و موی و موی و موی	سخت جانی و موی و موی و موی
و موی و موی و موی و موی	و موی و موی و موی و موی
کام و موی و موی و موی و موی	کام و موی و موی و موی و موی
شاد و موی و موی و موی و موی	شاد و موی و موی و موی و موی
عقل و موی و موی و موی و موی	عقل و موی و موی و موی و موی
بر زمین و موی و موی و موی و موی	بر زمین و موی و موی و موی و موی
نعم و موی و موی و موی و موی	نعم و موی و موی و موی و موی
کیون و موی و موی و موی و موی	کیون و موی و موی و موی و موی
جان و موی و موی و موی و موی	جان و موی و موی و موی و موی
شمع و موی و موی و موی و موی	شمع و موی و موی و موی و موی



یارکی واسطی کلهون جو خط ششون قمیص  
 اینهم چمنی شایید که میری دل کو شمع  
 نغمی کرتی تو شایید که لکیر دهن تو لغو  
 کیک غم غم غم غم غم غم غم غم غم

کیت کیت کیت کیت کیت کیت کیت کیت  
 وون طایست دهن منی جوا طایست کیت  
 ده کجی دل صبرین بی نقد و صبر  
 امان تو کلهی من میری کلهی من  
 کوشیند سست من بی ریاضت  
 تا صبح منی منی بی اوزار سکان  
 قسمت کیم کیون کیت افلاک کیت بی لای

آتش خفتالی کو قیامت بی مکلان  
 مونه لیسوین تو دم کردی مارا خیال  
 خنجر بروستی اینده کتری مونه من  
 کیه کیه و عده خلائی کاتیری احوالی  
 دل من تابی که ایکن روکی و تودا اول  
 حسن لی با اهل زمانه ملک چشم  
 روح خفایست ای مجیکو نقش کس کیه

هو صبا کج غم غم غم غم غم غم غم  
 اوزار

زور بازوی کو بازو کامین سنجھا تو نیز  
دشمن دوش پر از ترک طین کی امان  
دل کی دشمن کسی لای حاکم نشہ ویریں  
قدیم دسنی پر پرویز کو نسیر کیا  
ذوق یارک بوسکی تمنای  
فی کی تکلیف نہ یونکر اول لکھول کو

بس ہی انس کی تقدیر کا لکھا تو نیز  
نقش حبیبی میری سنک لکھا تو نیز  
نہرہ ہنس کی من لی نہا نہ تو نیز  
نہ کو کا نہ جلا یا نہ بھایا تو نیز  
لکھ کی کس رو کو نہیں من ڈلا تو نیز  
موی سار سید فرق سستہ انو نیز

دشمن کی من سوت کی بھای ملامت  
دشمن کی من سوت کی بھای ملامت

جلد ہو پر سفر او مہ کف فرخ تیار  
باغ عالم میں ہون میں کو کھر سو کھیت  
اہلہ بانی لی صحران میں بولایا نہ جھن  
جل دلا وقت کی سبب کی سبک کر لی کا  
نستہ ماکون نہ یہ کو بہن کی اور کا  
سیندھ میں ہی کس شکل تخت کی سہم  
ستج اوتھالی میں زس میں مہ بیا ی  
نونی امی کرید و کیا جہرہ بکھو صب  
مضہ میں خاک کی نیل کو بدن بختیا  
غم عالم کی شکار دل شوریدہ مزاج  
کون کی زور نہ دامن فی محلی اولیا

میر کی شانو کی تو ہی کس و صحران تیار  
لہو کھان کی کھن کھن مہل ان تیار  
برجھان مانی ہو ہی من صفت مہا کی تیار  
دستہ فید نہ کس کو امکا نہ کی تیار  
خاک افری ابھی تو ہو کھن کردان تیار  
زخم کی دعا سلی کتا ہون نکلا ان تیار  
بادش اس کی نہائی کھن تیار  
کشتی لنگو ہو کی کھن تیار  
مین بھو میں کیا شہر جستان تیار  
کسل کاٹی کو تہا نہ کیر بیا تیار

بعد بخون جو کیا جان میری سپر انش

سید کر حکو مول میدان تیار

خطا سی کہ صالی بن عاشق کوی جاناک	کنشت مجھ کو کبھی یہاں کی نہ دہقان جو کر
کعبہ ان حای اوبی چار دیواری	یہاں قدم رکھتای تمہاں سیدان جو کر
کہا لیا دل فریق یارنی آخر مجھ	ہو نہ غافل ملک کی عامل کو سلطان جو کر
مصحف دی ضم کسی منور صفت نہ اید ہنو	موت نہ دیکھا ویکھا خدا کو کیا تو ایم جو کر
لٹ نہ بہر کب ہی الفت کسی بعد	جہاں خیانت کو سونا جامی مہمان جو کر

نیک بختوں کو ندی رخ انقلاب سے زکار

وا اصل خورشید ہوشنیم کلمت نان جو کر

ای جنون کہ سیدیاں کو سواری تیار	ای کل جلن کوی باد بباری تیار
دل تو کشتای نکل جلن کو بر جلن وقت	ہنستہ دل سی ہوی جان ہماری تیار
جھک کو محو کسی ہی جو وقت کہ لاغر بایا	کنشتی لڑنیکہ ہوی باد بباری تیار
اسفند رنگ کیر بیان نہیں نویا نداری	یہاں سی دیکھی کسی گردن ہی ہمارے تیار
سرمہ اندر خفا قر قیامت کسی	فشتہ لکھ لکی تر کیش ہن ساری تیار
مار ہو لکلی جو ہنسی ہو تو میری خاطر	بہی رخو لکلی کمری تنغ غمناہی تیار
رزق ہر صبح پہنچائی مجھ لی منست	خون دل محنت جگر کی ہیز ہماری تیار
زندگی میں جو فر اعد نہ ہوی تو ہوسی	ای ملک ملک نہ ہو گور ہماری تیار
اس زمانہ میں سیدیاں نہیں بیکار ہیں	یہ تو تلو اور بھی ہی نہ کٹاری تیار
خدا کسی دیوان او کو کھلے کا نہ ایار	ہر ہی ملک جلن کوہ امن کسی کھار تیار

بہتری دلا دے

تیری دیو کی رنجش ہی زیادہ سہل  
 پیرمان ہوئی تیں ہر مرتبہ بہاری تیار  
 کمر پور کا شک و گم کو کمر پر جو بڑا  
 سار کینا نکو دی نور شکاری تیار  
 تخت تالوت کہاں کی عباد اور جاو  
 رماو کی کور کی لٹیں ہی ہو رہی ستیوار

دیکھیں جو صر زلف سیمہ نام دوش پر  
 نظر رکھتے تلی کرلی نوی ششام دوش پر  
 طفل میں سونے دو جانتے جو صر دوش پر  
 راحۂ سہ کو دین تیں تہ ارام دوش پر  
 مجھ سے محبت جان کا سایہ جس سے ملا کھڑا  
 لاوی ہر جا جیسے وہ بام دوش پر  
 ناواں کا سبب ہی جو طفل کو تروا  
 رہیں نہ کی کمر و سنس ایام دوش پر  
 زلف سیاہ یا کرکے نہ دین کھڑا  
 لایا بام جو جیسا طفل میں مرا  
 جلنے میں کیا یہ مار کی مغرور ہو کر  
 سحرہ نہ تھیں نہ برب بام دوش پر  
 طفل میں ہی میرا عالی و علی تھا  
 دھیرے دھیرے ہر ایک قدم میں بر ایک کام دوش پر  
 جو نہ خاکت ہو نہ لالہ دی شتیاق  
 جانا تبار و تائب نام دوش پر  
 ایاتہ کو زکات میں اور نام دوش پر

خیر کی ہر حال میں ہر کس میں کس کی ہر  
 غنیمت نہ تھیں تیسری میں کس کی ہر  
 سب سے پہلے کی سب سے پہلے دیا  
 کمر میں ہی جلان شیریں میں جو فوج لہر  
 دیکھو کلا علیاں دو ہو لو کی ڈالیاں  
 کل کہیں میں یہ نہیں ہوئے کل کہیں ہر  
 کیو مگر تری قبا کی شہدوں میں او کو  
 وہ تو لائی ہی تھیں ہر ایک کل کہیں ہر

کبرانی بی بیه اوسین ده کسی در تابی	جادو گویای غم نی کجه میری روح تن پر
همس خلافت با حق قیاد و باغبان من	نالور سسی اینی کس من بجلی کرمی مجبور
دیلمی قول کیکنی نازک کلا یون کی	بهروز کومنی سنجید شایخ کل سن پر

منای کیا جواش مرتی هن اهل دنیا

ایکده و حبیبین بر اس ایکه کفن بر

بیا کونه محکوم و کیم کی بی اختیار دور	ای کو دکان ایی تو بی فضل یار دور
مانند مزج قیله کجا به شش چشم می	ده کعبه مراد هموسسی نزاره و دوست
عیسی لی نسخه بین سری بیمار کی لکها	دزد و فریق کو کرمی برورد کار دور
ای خضر راه منزل مقصود الفیاض	چوتای مجله غریب کا مجسمی یار دور

کردن نه خم به شمع صفت کبر جانیان

تن پر سسی میری سر کو کرین لاکه یار دور

دم نکلای نگاه چشم یار پر	تشت کا دودا بلای جان اس تلوار پر
ششم سسی ده شرم کین شکل جانیان	راست بهاری مو کئی می به بوم پر
خوشنمای صره محبوب بزرگ سیاه	عالم ایکه کلاتی ای کالی کشا کلا پر
جبر سکتای کوی ایر و کوشانه مثل زهر	ما تبه پر سکتای تنغ تیر کی کوبار پر
کنجتمی اسب کو دور آن قدم کور اقباء	سیاه کیا سورج مکی کای کیمی خراب پر
کها کون رست و بلند راه انقبایان	چاه بین ایکه بانوز می ایکه دین پر
سیر کی سیمونه میری اه کو ای سر کشو	پرو کس می و یکی کرمی حبیبیه محراب پر

خود غلط با حق نون لعل شسسی ملاک

جور کببے منصور بن سکتاں چکندر وار پر

قصہ سلسلہ زلف نہ کنت بهر  
خطایکیرسیں ماکرتی بن کھنکس  
دو نو تاقوی تیری یار کرد کفا قریبیت

سج و سج ہی خاوش می رہنا بہتر  
بہتر نہونی کسی ہی ماسور کا بدنا بہتر  
بنا دیتی سی تو سر مائیں سی و بنا بہتر

و کھای جس کی قدرت خدا کی را چون پر  
کیرمکی بس صد اکیدن ہای تنغ قائل کو  
و کھای و خضر زلی یہ میجالی ہیں خیر مکی  
نمای کو شہر اے سستی ملی ہی جلی مسیبت  
کوی ہنسی ملک استی طرقت موبہ او سنگا  
بہلا و بدست تو کو باز بیکس بنفک کراہی  
میری اور زبانی سکھر خاں مودی کی  
وہ بدگوی میری کراہی ہیں ملک سکھو کراہی  
مخود عین قصود دل انش میرا خون کو  
تھا شہادہ کہہ کوستان میں نیرک نہ کا  
زینت مگر ہی تو پر چوری نہ کر تیرید محو لی  
ہر وح حسن بازاری سندول نہیں موتا  
جنون لعل میانانی کو نیز باز اکتانک  
یہ صرف سینیہ کو باہی وہ صرف نعل نام

جس طرح طرک عالم ہی تیری روی روشن پر  
رو کونجا حال یہاں بہلا موائی انہی کو در  
وہم طاووس کا عالم موائی کی کردن پر  
کلیسا میں کیا تو کو دی مکا برعس پر  
ہمارا نام کندہ ہی مگر سنگ نعلان جو  
اور ہر ہم ہی ہنر کوسن او و ہر ہم ہی ہو کونجا  
وہ رہو ہون کھرا نہ ہی ہی کی خون رزین  
فرشتی میری نصرت کر لی ہو کی مری کوسن پر  
یہ ساری کمری حمام ہی موقوف کلکھن پر  
جو کل ہن قصہ مخدوم ہی کس شع مدفن پر  
نشان دافع مجنون چکلیا صحر اک و ان پر  
مجرور ہون کمر غیبت نہن قحبہ کی خون پر  
خوش آئی ہی کسی سبک نہ لی کرس کی کوسن پر  
میری مام کسی افیت بر ہی ہی سنگ نہ ان پر

برایک صرع بین بیابان مکنونی پیش دوستدار کما

هماری شعر کا انصاف ہی انصاف دشمن چون

بیدار می بی عالمی کل و نسیرین و کون بر  
تقدیر لایس جو تو حشر آتش کما کسی ایما  
ال ناکس کو اپنی حشر کا کسی کپاوری  
خضر عالی متغی کوی لازم خاکسار کوی  
ادب آموزی بر ایکس خره ایمن وادی کا  
سینیم اکثرانی ہیں تر شا و یکیتی اسکا  
نهایت قبل شیدا کا استی دل صلیای  
نیکو ساخت طینت کو کسی کسین و نیامین  
ازر جسد لای ای قاتل طینت توئی طالی  
نہا مگو نجابام میں عمرہ یقینوں کی  
سبحا بر سبحا میری خط مشوق کا مطلبہ  
تیری زلفت سبب ایکدن سفیدای یار بود  
جو کامل ہیں نہیں ایشہ کر او کو بد میں کا  
حسرت طوڑی شعلہ کی برایت کتبا  
فنا ہو کر ہی چوٹی کی نہ جو نظارہ بارکی  
اول حسرت مشوق کو لایای راہ پر  
منکر ہیں خوات صانع عالم کی دہری

جو زمان چین نازان ہیں اپنی اپنی جویں پر  
بر پروانہ کسلاری جہن شمعو کی کروی  
چہری جلتی نہیں دیکھی کسی شیشہ کی کرول پر  
پیادوی غالب ایمن صو ورت کسین  
نہیں ممکن کہ کرو اور کر بری ازو کی دایں  
کیندا اموی شیری کی کیندا ای مدین جو  
جوس موی نور کیدون ایک بین کلک وای  
شکو فہ بہ لسا ممکن نہیں دیوار این پر  
طلا و نقرہ کو ایک کس ای اقبال این پر  
لٹا و یکا محی شمس کس سوزان کلک پر  
مقدر نی محی عاشق کی کس طفل کو دن پر  
سہ وہ بی طلیعی جو طریق روز روشن پر  
ویان زخم کاری خندہ زن جشم سودا  
یقین ہی خاک ہو کھی کر ہی کرانی حرم پر  
ہماری خاک کی دوی کر مکی فتنہ روی  
عاشق چور روزارل سی ہی ماہ پر  
ناخموں کا عمل ہی فقط لا الہ پر

دلکشی ای

و کسای برق ز جوی نری در آن توی  
مرفون من اسیر من هزار و بی نام  
کو چس میدکی نو صا و در کسای  
و عصف کوی وینی کو حاضر من سرور  
تسلیت کی فولی و عید کوس ساد من  
میرا گشتن شکسته و بیای عشق بود  
تسلیت علف من ملک نیره در و کار  
یاد اکماید سینه جو مرکان یار کا  
امی طفل او بر می گذرگاه گاه مو  
ازاد سبیل من من مو فلی کی سبیل  
وینی من خیالی و لک و شمشیر کی تیغ کی  
صد حب لالی صوفی عالی مقام من  
الله من عاشق کو بر ماه کای بقیع  
کو سر نایکی برده ملی اسکی شور کی  
کشمیر علی خط سینه کی گشت من اسکی  
ویدان یاسکی سبای من اکتبه من  
شیر تان من حوصه فریاد کا نکر  
مستاق اهل میکده من بیان کریم کرمی

من کا شکست من یاسکی ابر سیاه  
بجای تا شش من صرا و سیاه  
رشت کی بعدای من خاک اینی ماه  
مران کی اسجد کی پیاختان گناه  
و بوکا بر افیر کا مجید و ابو خور  
مستای ناخدا میری حال تناه  
عین تو خیر اینی سر و یو سیاه  
نوسکی من وید و مردم کیاه  
یکمیت من فقر کای شاه رساد  
و یکمانه کج کو سر مار سیاه  
یکمیت من یو کوس بر کی تناه  
و خصل سکا کسب لایا من مطرب کی راه  
یاد من شمله یاسکی زندین کلاه  
و صفت خدا کی اینی و اثر داراد  
جایز کیای سجده استولی کیاه  
لین من مولی جو بری اینی نگاه  
بیان یکسم قدی پری کی واه خواه  
ابر سبک کا مطرب من خان قاه

آتش من کوی سجنه من اسو خان



حکم رانی بر هوا میل سلیمان بیچاره  
 زخم خندان یارین بی زوی خند لعل جاده  
 زلف استنسی سیم سی یار این بهار  
 زلف سبیل کوسچی کوشل کلکو جاده  
 شاخ ملین بریده طفل غنی سنی ظاهر هوا  
 کیا سحر کرده اند تی بن مجملو سیار چنین  
 زلف کارونا قریب چهره رکیکن بی شرط  
 چاک بران بر ایک کلکا بعینه زخم بی  
 روشنی هووی جو اکهنوین تو سیر جاده  
 احوال من صفای سیندا استرا فیان  
 بشن آتی من بدون کسی بی کرم کی شکسته  
 رنگ میرا و ترا دیکه کجایان هووی  
 جان تازه آتی بی آتی بی تیری باغ من  
 تنخل ماتم کی طرح خون بوستان درین  
 لاله و گل کسی هنوز نهاری بنوم چنین

سیر سیر باغ جانای جو تو ای شمع رو

صدقی موتی بن تنگی بن کی مرغان بسا

کر و کلفت جم ری بی روزمان مالای سر

کیا زین جاده کجا آسمان مالای سر

کیا عیب بی خلق خود را که ملک شاد را  
چون گل کون کون کون کون کون کون کون  
برق بی عیب بی خلق کون کون کون کون  
کجایی خلق خود و دستار کون کون  
با دست خدای کرم بی عیب بی خلق  
بسیار دایمی بی عیب بی خلق کون کون  
برکت بی عیب بی خلق کون کون کون کون  
خون بی عیب بی خلق کون کون کون کون  
کون کون کون کون بی عیب بی خلق  
کیا عیب بی خلق کون کون کون کون  
بسیار دایمی بی عیب بی خلق کون کون  
عالم کون کون کون کون کون کون کون  
استعد کون کون کون کون کون کون کون  
فکر کون کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
ای کون کون کون کون کون کون کون  
صورت بی عیب بی خلق کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
حس کون کون کون کون کون کون کون

بسیار دایمی بی عیب بی خلق کون کون  
دم حری بی عیب بی خلق کون کون کون  
بسیار دایمی بی عیب بی خلق کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
بسیار دایمی بی عیب بی خلق کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون کون کون

کسکه نیریزین قرین نهی رسته چله  
 حیل آتش سراج حسن کو بیله فرور  
 بهیسی دیوانه نسلی دوا مودی لای بیم  
 نایب سهرین پان رکون بین سوادشکا  
 از روی بادون بدای سخی بیله سهر نواور  
 کون سلفه کین غیا لیکل غلجین سن  
 ماکونتا اوان تو بیله کینل بین مغان سن  
 کالان آلا تخیل خلیک بین کوی آتش وه ترکس جی کس جوه  
 کالان آلا نالی کیمین بی ترو حده خود بیان بالای کس

باز اول بطلان نهی تیری ای حایمال لای  
 استخ بی باندی کلاه و کتان بالای  
 احیایه بیلی کیمین باغبان بالای  
 موی سدرکی بولی سنبل بو عیان بالای  
 دست خفته سهری ووه کونشک  
 طره کیسوی اوجی کلاه کون بالای  
 کیوت لوتایا حله کای سمان بالای  
 تخیل خلیک بین کوی آتش وه ترکس جی کس جوه  
 کالان آلا نالی کیمین بی ترو حده خود بیان بالای کس

برکتی اکبر جواد خلدن کسکی دوز  
 ابروی یاکل سهرین بی جنو کس کسود  
 روز حیل بین بین کسکی طلیح کس بالان  
 پاوکی جوی کسکی طلیح کس کس بالان  
 موشک کل بین جوی کسکی زیاده سود  
 جکر وکل بین کسکی طلیح کس کس سن  
 عشق فیدون کو کسکی حیل کس تم سن  
 کسین جوی کس بین تیری ابر سیکس کس  
 دل احیا کس م بند کس اوان زنون بین  
 کس کس بین شب کس اکل سیای لند میر

لوشنی کسکی نظر کسکی ای کس کس جوه  
 رفعل و کس کس کس کس کس کس کس  
 لوشنی کس کس کس کس کس کس کس  
 کس کس کس کس کس کس کس کس  
 ووه کس کس کس کس کس کس کس  
 کس کس کس کس کس کس کس کس  
 کس کس کس کس کس کس کس کس  
 کس کس کس کس کس کس کس کس  
 کس کس کس کس کس کس کس کس  
 کس کس کس کس کس کس کس کس  
 کس کس کس کس کس کس کس کس

برجم خورانی بین تفاوت نہیں سکوی پسند	طرہ ہی طرہ نظر الہی ہیں مستناروں پر
مردنی جہاں ہوی و ملکین کی مہر چو طوط	جسٹکین تنوکی تیری چشم کی بیاروں پر
جا کھلتا ہی جو بانو میں دہ شوق منزل	یہ بہتیاں ہوتی ہیں بوجھ کی خیرہ اردن پر
خاک چھوای ہی سودا کی کھدائی کی آشت	اٹریان برسوں ہی دراک ہیں عیاروں پر

سورمال کا میری کس کس نامی لکھن

قفل مرغان چمن لکھن ہیں خفا دلف بر

سنتہ ہی بعد فنا حسرت قدر اک نمود	دامن ریس سی لشی ہی میری خاک بنو
کون جہان ہی جو کوئی دیا م جہان	ملکیت لکھن نظر آٹھن لی باک بنو
کچھ ہرگز نہ کسی جانہ کسی صورت نہ کی	نہیں الودہ ہماری مکہ باک بنو
عسقلی ترش پایا جو کھین دل پر	مینی جانا کہ زمانہ میں ہیں جاک بنو
باختن کس ہوا ہی ہی پنا عالم ہی	نظر الہی ہیں چمن خشک خاک بنو
کیا کوئی اسکوی فکلی نہ بخار ایک ل کا	دو کسمند معن میری دیدہ نمناک بنو
استن قدر و طاس کنوا اسلی کی کاسانی	زیر و لو اوچن اینہ لہی ہیں تاک بنو
استخوان خاک ہوی خاک ہی جہاں	صافست ہونا نہیں اسیری و صفاک بنو

وہی استن و بلند ہی ہی زمین کی انش

وہی کر دشن ہیں شے و ہر ہیں افلاک بنو

جوشن و خروش ہی ہی ہوا معن بنو	بتیں ہیں نوجوان بخت اب کہن بنو
پا کھن ہیں یا کہ شبن سحر بنو	بعد دم ہی کمر کی طرح کسی و بنو
برسواں ہی رور نامی نہ شے و منت مل	ہستی ہیں بدتون کسی میری زخم بنو

خسار بار پر نهن آغاز خط ای	دیکه نهن ی اکهن لی سوچ کهنوز
انجام کار کا نهن ایا خیال کجه	غیر جسته یی بولی شتی بن باد وطن نوز
الم اول ا لوکی کی کا جو ی سوچی	بل کهنری ی زلفت شکن درین نوز
ظلمت کی کیا امید کن سماکی	اسینی نو واس کتای اینا کهنوز

ایضی صفای سینه کا حیران کا

دیکه نهن ی ایته لی وه بدلت نوز

فیض سی ایر بهار یکی بوی گلزار سبز	ساقی منجانه کو بند هوای و ستار سبز
شدت درد جدایی سی لکڑی طالی	مزد و موجانا یون سوخا به سوخا به سبز
ایسا دیکه ی نهن جانا غورده سکی	آینه کی الی موجانای روی بار سبز
فیض ملکوتی سی هوا و کوه جو بن بدست	کیا کرن باران زین شیرین اسباب سبز
هون بین وه بیل جو اهر خایه سیکار ی	سرخ مثل مثل کل شکل زمره خار سبز
زخم پهلوی نی و کسلایا تدا یکدن کو لکر	هو کیا سینت سی رنگ مرهم دکا سبز
شورش دل بین از می تابش خورشید کا	تا کسکو کمر تی ایضی اه اقرش بار سبز
انقلاب و کمری انبان نهن ی سن ی	سبز خطای بوی بن لاد کون حس سبز
جبارون جوش جوانی کی غنیمت جانی	خسکه کمر نخل بر نوتان نهن ز بهار سبز
میکد بین سیر نرکیان و کهن کی هم	جام مونی تیار به راهه کلدار سبز
بسکه اشکول س غمی ی میری کورین روبر	مهدی کی طشی سی رشتی ی براد کور سبز
ویکی کسکوه زربن قبا کرتای قتل	سرخ یکجا غصه قری تلوار سبز

کون کتای نهن غدا به سس اسکو شق

چہرہ انشہی مشہورہ ہمارے سب

درہ خورشید سو ہو گی جو دیار کی باس  
طرز لطف میں تریاقتیں حساب کی باس  
کو خضایار میں سب کی طرح لطف لے لیں  
سیتھڑی لکڑی دیار پر نہ لہریں غافل  
مجھ کو درباری کی خدمت ہو تو ای خا بار  
بقا خیر عافیت میں کی ہی پیدا دے ای  
کسب جو اس کی خطا ترقی کا کوئی نہ لگا  
کار مجھ کو اون کیسوں کا جس میں ہو  
اگر مانا ہو تو مشہوریت میں کی باس

ستارہ بنی حسی جاگرت کی دیوار کی باس  
خوش نماستی میں کوئی کر یا کی باس  
ور کی ترویکس کیسوں کی دیوار کی باس  
کس کی نسبت کی باس تیرن تلوار کی باس  
سایہ کوئی نہ دین تیری دیوار کی باس  
بھونہ اور لای صبا کی کلار کی باس  
یہ دین تیرا نام نہ کر یا ر اختیار کی باس  
یہ دین کی جگہ کی لڑاؤ کفر کی باس  
دین تیرا کوئی اور کفر کی باس

یہ کیا موند تیری ابرو کی طرف سے ہو بھار

جلد میں خلیج کی مانند غیر خفا موشن  
جہان کی کورسی اسلام جان ہونا لکھ  
نہیں آفر زمانہ کو ایک ہے عالم سنو  
جنوں میں تیرے برون رائل یہ کھنڈ و افغان  
نہ لکھ میں خط ایسا نہ تیارہ میں  
چس میں کوئی نہ تیرے کھنڈ و افغان  
بنوں کی لکھ و کھنڈ و افغان میں

سینہ کو بھول کی جاتی تیں جو لکھ لکھ  
تمام کی کھلی قصہ مختصر خاموش  
رہا میں کی مجھ کو کھنڈ و افغان  
جو دین تیرے برون رائل یہ کھنڈ و افغان  
درا میں عالم حشر میں تیرے خاموش  
او تیرے برون رائل یہ کھنڈ و افغان  
جہاں تیرے برون رائل یہ کھنڈ و افغان  
خدا کی کھنڈ و کھنڈ و افغان

موی قاتل قاتل عالم صاحب رخ یار  
نه مرله بی محی سبوحی نه بیانه چکی کینت  
روانه توانای پهلوسسی کپلی پیری کایلد  
کمند زلف کمالی نه نایابی نسیالی  
بجز قصه موی میان یار افش

افش جان بی نیرای سر و کل اندام  
طین عالی یار کتقی بی تمش سی محی  
کس طرح کترای بیبه و لنت کور آدوی  
چیز محبوب کپیسو نه من لبر اید بی  
ایدل پروانه بتیالی سسی کجه حاصل نه من  
دم فنا توانای دامن کی برایک لوت کتری  
حسین غیا حسن غلام کور کی بی غراب  
سینه کویلی صدای بیبه که کندی  
ایکدن لایانها جام می تیری تو توانک  
جیشم راحت کار دست بیضال فام  
ابنی صورت سانی ابنی نماند گاه بی  
میکده بین جللی سیر عالم نیر یک کمر

جراحی نه نیست لوی کتری بی کفر خا مو  
به اکیلس و یوار و پیش و رخا مو پیش  
صراغ صبح سسی کترایون بیست خا مو پیش  
مدایست بین کلا کونث کونثا مو پیش  
کسین و یکم بی معشوقی کفر خا مو پیش

یسا تو به پتو کمر کی کترای بار کلام قص  
بام بر کویا که بین یون او ز بیر بام قص  
فی الحفظت کجه نه من غرض ارام طین  
نت کی اکی کتری بین فدا زافر جام قص  
هوسکا طایوس سسی کتبال انعام قص  
خرمن امید کوی برق کا بیغام قص  
بزرگ کتری غنی محمود الیم اندام قص  
بنقرادی بی تیری بیا ایدل ناکام قص  
احمک کترای بیبه کردون مینا فام قص  
عمر هر مقام کور کتری بی ارام قص  
کیا سحیکه نه رعد کتقی بین خاص و عام قص  
قفل سایی جایی فقه اهد و فام قص  
دلای بی بهلومین از تریش ستاب نه





صاف انامی نظر بوقت کسی نورین  
بهریں غا بنوس می حسین بت منور شمع  
اور گئی اغیارستی می میزی اعدیا  
ریختی مجلس میں غمناک کسی محو شمع  
غینغوزن کو اپنی دوستی نہیں مجلس فریاد  
کست پونی روشن میان چکنہ درنو شمع  
شب کی شب اکھٹے کسویں گیم  
صبح کو بیدار کر ملی سردی کا فور شمع  
ای فلک آتا تو محل میں فروغ انبامی ہوں  
یار کی تیر و یک بیٹی ہم کمری ہو دور شمع  
بام برتولی جو بھوایا بلنک ای شمع  
برائت پر خوش رہی بالائی کوہ بر شمع  
بنہ ہی عاشق ہی کمر کستی ہی جو مرگیا  
اشک کبر و سینہ سوزان تن محو شمع  
میدہ سب اول روشن نظر ایا شمع  
اور گئی بزم جہانسی صورت کا شمع  
عجب جوی یار میں فکون اندر پیراں گز  
راہ و قتلانہ ہی پری محو و کلاوی جو شمع

صورتح بردانہ جلیق ہن قیصر و سیاه

سوزنسی ہو کیا می آتش بخور شمع  
سوزنسی بزم ہی بیان جبرہ کلا شمع  
جمع ہن بردانہ و مرغان خوش انک شمع  
روشنی بزم ہی بیان جبرہ کلا شمع  
۴ اوٹنی ہی اوس رونق محفل کی شکایتی  
جام و مہناس قی محطریط صاب و شمع  
کچھ مرقہ میں یہ دانہ دل سی میرا حال ہی  
کہ سو کی رات میں جسنی مکان تم نکالتی  
آتش فرست ہی بعد فنا ہی شمع  
موم ہو کر نہ گئی میری لمبہ نہ یک شمع  
۵ عیدیں کسی نسبت ہی کوئی موصدا ہی  
ابن لک ای ایک سی سی ق باجی لک شمع  
فکر رطلین کو جو ہوا کشت فندق کا خیال  
دستی شیتہ اٹن مضمون کل اور کشتی  
راہ ہو لون کر شتہ ایک میں تیرہ روز  
مختل مسکیں غنقا ہو صدای رک شمع  
۶ بزم ماتم ہی ہر ایک محفل فراق یار شمع

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

حسن ناقصین کوئی عاشق نہ دلتس اکبر  
وہ جس نے ہر چیز کو ہر چیز سے بڑھ کر

100

بزم بین رکین خیا دو کی جو بورکوشن جبراع  
روشنی ملو دو مار دگر مکن غمناک  
و کو بیداری عین زخای خیال بروی پیکر  
سیکون پروانوں کو کستی کی خاک سیاہ  
دل ہمارا مروی سینہ چلایا کو زخمی  
یار کو چہرہ کالی جس کی تپائی خمر و خج  
جمع تک جلتی سی اگوشی ہمارے ہاتھ  
ہجین آجادی جو خمر و خج کشتہ کا  
کچ زبر کشت طلائع لی کیا مہر و کار کا  
منزل مہجین مین روشن کو بی لیا و شکر  
بتیال او کی بنا کر مین کرد و روشن جلی  
رانت پر عینای یہ اچھوت پر عینای  
تازہ ہو عینای یا و ز فکراں کس ز دل  
قلب ہست کد اچھوت سی ہودی ہاکر  
بسکہ جلتی مین جسکسی دیکھ کر مر افروغ  
امن مین رکستی ہی سرکسی فسد کی رو سہل  
نیل کا مقدور تو اسکو پہن باقی رہا  
زور فرقت کی دیکھ کسی ہی ہس سیاہ  
کون ہنای سناری اپنی برق او کسی

نہیں ہست مین موستار لاکش صراح  
تیزی جلدی کا کیا لسی لاکش صراح  
راشت ہر مین دیکھا ہون لاکش صراح  
موم کر سکتا نہیں اپنا دل اس جبراع  
وزع کہینہ گامی کو یا کو بر روشن صراح  
آتش افروغ مین ہو بھاسر و شکر صراح  
شام سی ناکوس کستی مین ہوا مین صراح  
واسطی تشبہ کی ہو دیکھ لاکش صراح  
خال کچ لبین کیم مال بر کشتہ  
رانت ہو عینای تو دیکھا و بی ہدی  
یا کسی اور عینای کمر و عینای صراح  
دل کو دیکھ اور اچھا سینہ اس جبراع  
کاروان کرتای اس مین چالی ہر روشن صراح  
موم ہو کر کیا عینای کستی مین صراح  
زور اوٹیا کرتی مین ہند و قسسی مین  
جو رہ عینای کمر مین دیکھ کر روشن صراح  
کمر عینای اب کمر روشن کمر روشن صراح  
و کو مو دیکھا ہمارے کمر مین اسے روشن صراح  
بن کیا ہی اسے عینای ہر روشن صراح

جان من و من و من کی دل بلیش من

خانه خالی من و یکبارگی کهن روشن چراغ

دوستداری کی اریسی استند بوی اگر

این چراغ من و یکلونی راه من و شمع چراغ

یکبارگی من و سیر روی من و سکا مت کرم

یکبارگی من و سیر روی من و سکا مت کرم

تو شش افروزی کهن با هم من و من چراغ

تو شش افروزی کهن با هم من و من چراغ

مساحت کارهای کیدار سبک استند

مرد میدان من و تو غلی و کرم میدان من چراغ

جستجو کهن من و یکلونی رندان من چراغ

یکبارگی من و یکلونی رندان من چراغ

شمع میدان من و یکلونی شمع من چراغ

لالی در خوشن کیه و بیایان من چراغ

کوتب جمل سبک من و یکلونی حیدر کی

باغبان کهن که ستای گشتان من چراغ

کیا کون من و یکلونی من چراغ

ایمده کون من و یکلونی من چراغ

تو شمع من و یکلونی من چراغ

یکبارگی من و یکلونی من چراغ

دراغ و کی در خوشن من و یکلونی من چراغ

شعبه کی در خوشن من و یکلونی من چراغ

تو کیدار سبک من و یکلونی من چراغ

حس من و یکلونی من چراغ

عشق من و یکلونی من چراغ

یکبارگی من و یکلونی من چراغ

کوتب من و یکلونی من چراغ

یکبارگی من و یکلونی من چراغ

ضلع من و یکلونی من چراغ

یکبارگی من و یکلونی من چراغ

زنده علی او من و یکلونی من چراغ

شمع روشن من و یکلونی من چراغ

و اسطی این من و یکلونی من چراغ

یون جلا من و یکلونی من چراغ

شمع من و یکلونی من چراغ

یکبارگی من و یکلونی من چراغ

یکبارگی

بر سر کس قدر کار کا مضمون نهان نهان  
چو مسکسی ارون لیکو کی نقلو چو کو  
جلدین کی بوشوق شهادت کی بهیری  
ای عذیب دل بعلین سمجھا ہوں یا رکھو  
آئینہ کی طرف نہ خیال آیا آب کا  
لایا ہی عشق حسن کا تیری کشتیاں کشتیاں  
عاشقی واد خواہ نہین در نہ شوق  
فلانی تیری رشت کا تیرے کہ سلسلہ  
سمجھی نہ معصیت کوئی نہینا تو عشق  
کرد و نفس جانتی ہیں ہی ہم کنہا کار  
طاقت ہی کسکی و کسکی جو غیبت کی لکھی  
عاشقی میں محسن جو جاسوس نہ کرو  
بیتا لحرن میں مری وہ یوسف کرم  
چو شوق جنوں بوسم کل کای زور شور  
وہو کا دیان و ام کی کس کلکی نطف کا  
شیرین ہی جانی لو لوسی بزرگ لوبکیا

مدت پوری نہین کس شمشاد کی قطر  
نہو کین کین نہ سو سن زبا کی طرف  
کروں جھکا کی کوہ جلا کی طرف  
جانی و ہان حب تری امداد کی قطر  
دیکھا نہ تھی جوہر فولا کی طرف  
آتا تھا کون عالم ایجاد کی طرف  
فریاد کس کی کان میں فریاد کی قطر  
اوزی میں اسیر و کلا آؤ کی قطر  
مد نظری حسن خدا دار کی طرف  
موندی ہوئی قند الہدین ہوں جلا کی قطر  
اوس فتنہ و فساد کی جیاد کی قطر  
کسکا خیال جانی ایجاد کی قطر  
شاد دیکھا ہی کھنڈر و غم آباد کی قطر  
سودا کی کچھ دانی میں قصا کی قطر  
بیل انہی کی کڑی میں عید کی قطر  
خسرو دیکھا سکتا تھا قہر کی قطر

آتش یہ وہ زمین ہی کہ میں تیرے شمع من  
سودا ہوا ہی میری اوستا و کی طرح

رجوع بند کی ہی اس طرح خدا کی طرف  
بہری خیر بہر نفسی میڈا کی طرف  
بہر کی

عید گدای مردن سن تیری ای سکن	نہاہ لطف سنی دیکھی جو تو کمال کی طریت
کسان وہ زلفت کھان فون نافہ آتو	جو شکب بھی ہیں وہ بوکسن خطا کی طریت
نہاہ لطف سنی دیکھی جو تو کمال کی طریت	نہاہ لطف سنی دیکھی جو تو کمال کی طریت
قصیر زنی تیری سوی محبت کی طریت	قصیر زنی تیری سوی محبت کی طریت
یومین کامدو کار ہی مندرہ نخت ایدل	جدا ہی ترا سبب خدا لا محبت ایدل
عم و فوری ہی میں تر زنی کبھی کل	بعد فتنای خاک نی میری تلای کل
سیب چین کی اور ہی دلگو کیا اور کسی	لی بیہ ہند زلیخ ہوی خند ہای کل
میری ہی دل و دل کی نہ تو کمر کسکا	در خلائی سخن کی نہ کیا کبشای کل
سنتای کون نہاہ و فرما و فیلیتیب	میر خوشی ہی جہن میں جلالہ جبر ہای کل
مندرہ و جمال ہای دندر میری ہای کوی	شعخ جہتہ جلد کسین ہوی جہن جہن کل
نیرن ہای نہاہ نی مکر خاکب بای بید	پلتنی ہی روی حور کا عالم صفای کل
بوسہ بہ جگر من منین اسکل جلد و دل	لائی نقش تیری کی ہی نہ کیا ہی کل
رفع حجاب یار کیا وہ سہلا و نی	کھولی سیم صی کی نہ قیای کل
لٹائی ہی طرح سی لب نہاں فقیر کو	اکبر خوشی ہی من تو کبھی کل
صبا و نالہ سنکی جو رو با بظہ تو کیا	نچ قفس میں نہاں سن اور اقد کی ہی کل
وہاں لب لی قیبت و ہیاں دم نکل کیا	مقرر حق تا عمر ہوی ہر کسای کل
اور غنایب تحیکو مبارک چین تو	کسکی مزاج ہی ہوا فی ہوا ہی کل

نقش قول مصرعہ شاعر عرض نہیں  
 کیمہ نہ از زمانہ جہان کی تنای کل

وہم ہی یار کا انگوٹہ میں لٹکتا ہے

بہرین میں مجھ کی شکل کی سمانا نہیں

شیر و شیرازہ اپنا ہیں کئی جگہ لٹاتا

با و بیواریک ہی سب کو جگہ لٹاتا

حیف سوئی غنیمت تک سمجھا ہوا کہ

سختیٹ خفہ کو ہی تاج جگہ لٹاتا

وقت کو تیس گنتا ہی غصہ لٹاتا

موتی کیم نہیں کچھ سید کا لٹاتا

عشق ہی اکہو کو نو و نسی چن لیتا

بانتی یار کی ہی میرا سراپا لٹاتا

حیف یار کی اوپر ہیں گلا کاٹ لٹاتا

اسی سرس ہی مجھ کو سدا لٹاتا

یار خوش کو سدا لائی ہی تل میں آتش

وام غنما ہی جسی کہیں ہن وانا شہ

موت و زو و دل کا جو کھیل ہی نہ شہ

نہیں آجکا ہو او سکا یہ نہ شہ

نہان کو تار کستی حال میں بہت میری

خشب ہوا تہ تو ہوا لیت کا شہ

حسرت جو وعدہ رہت ہی مجھ کو

جا ہی میری لسی آید نہ شہ

صلح ہوئی ہوئی کو دل میں ہی خرم کیا

زرا خنکر و خشک آیت کا نہ شہ

یش کی صندل کی طرح مانتی کو کڑا تاج

در و سر کا جو کیا او سنی بلاتہ شہ

میرتی ہیں خشک ماری بس جو در و

شور و گڑا ہی جو بازیک کا نہ شہ

جارتوں کی آیت میں منی اوس و کدائی

سیر و پکا و لاہ لایا جو ہا خد شہ

خطا سی پیام زبانی کی ترقی کی ہی

لح کل تیر و عا کی ہی نشا شہ

دونو مہان دم چند ہیں ویکون ہلی

جان جانی ہی کہ ہوں ہی ہوا شہ

عاشقوں کی کشمکش ہی کہ لائی ہی کو

جانتا و نہ خد خنسی ہی زما شہ

الزاد

آتش اوسر کلکوی بیجا کی چمن میں رکھنا

ہو مبارک تجھی میل ترانہ شب وصل

ملک لاش کی کچھ کم تھیں غم خواہ کی	مر گیا جبکہ نظر ائی میری یار کی شکل
خزول ہوئی والا کوئی میرا سر	ہو گئی صورت تمام میری غم خواہ کی شکل
باغبان الی وی صبا کو آرزو نہ ہو	نظر او کی نہ ہو میل کلدار کی شکل
دیکھ بھل کی جگہ کی سب جگہ عالی ہی	دیکھیں ہم ہی تو تیری طاقت دار کی شکل
یار کی عاشق ہو کر کو کب شہجہ نہ	ناتواں کی سب بدل عالی ہی بیمار کی شکل
وڈی دل اور مجھ کوئی زوال دینا	میری پاکوش کی قباۃن ہزار کی شکل
دل کی ناکہ تو نہیں اون پر پرو دیکھی	دیکھتی جان خیرین کی ہی خریدار کی شکل
دروہ تو ہائی میری سامنی روی ستم	اچھائی ہی مجھی مروہ بیمار کی شکل
یار کی غیر کی بدلی جو دیا مجھ کو جواب	بہر کسی اکھن میں دشمن کی طرفدار کی شکل
کوہہ یار میں کرتی من اندر میں جوئل	کچھ کی کچھ ہو گئی اوس آئینہ خست کی شکل
یار جو ناز کری سبزہ خطا پر کم ہی	خوف ہجائی ہوئی ہی میری دوچار کی شکل

ہو گئیں چار گنا میں جو دم قتل آتش

اکھن جلاو کی ڈھوید کل لٹہ مار کی شکل

آئینہ خانہ کیر کی دل نا کام کو ہم	بہر کی ابھی طرف روی دل آرام کو ہم
شام سی صفحہ نکاح و شراب اخیری	روٹی میں دیکھ کی خندان دین یار کو ہم
یاد رکھنی کی جگہ ہی یہ طلسم حیرت	صبح کو دیکھنی ہی بھول گئی شام کو ہم
ایکے وہ فتنہ دوران کسی دیکھنا ہی	شعبہ جانتی ہیں کر دشمن ایام کو ہم



فستہ ایکری ہی جس ی کہن پرده میں      سنتی ہن کبر و سدا سن تیری نام کو ہم  
خون قاصد تو وہ سفاک سمجھتی طلال      کس غم رس ہو اسکل بیغام کو ہم  
باون بٹری ہن رین لی یہ تیری کوجہ کی  
رہ عید کہ سچ ہن ایک کام کو ہم

دشمن تہی بوی ملکی طرح کسی جا میں ہم  
سکن ہن جہنم انکسی ارض میں ہم  
شیدائی روی کل نہ تو شیدائی سرور  
فلکی نور آہ کو دن نشا نہ تھا  
ابودہ کناہ ہی اپنا ریاض ہے  
ہمت پس از فساد ذکر خیر ہے  
ساتھی ہی یار ماہ نقای شراب ہی  
نیرکے و کار کسی امن ہن شکمل سرور  
دنیا و آخرت میں طلکے ہن تیری  
بہد ہوا ہی اپنی لٹی لوریایں فقر  
خو اذان کوئی نہیں تو کجہ اس کا محبوب تان  
الکناہی کسی خیر مزاں کا انس نصیب  
ہم کیا حال ہی کیسی نہ ہو جا ہزار صفت  
آیا ہی بار قاتحہ برسی کو قیر  
نشا کرد طرز خندہ زلی ہن کل ترا

نکلی تو پھر کی امی نہ اپنی مکاں میں ہم  
رہتی ہن مثل مروم الی جہان میں ہم  
صدا کی شکار ہیں اس بوستان میں ہم  
کو یا کہ تیرے ٹھوس ہوئی تہی کان میں ہم  
شب کا شہی ہن جاگ کیسی دوکان میں ہم  
مرد و نکا نام سنتی ہن برداستہ میں ہم  
ایک شاہ وقت ہن اس مکمل میں ہم  
رہتی ہن ایک حال بہار و خزان میں ہم  
حاصل تھی سمجھتی ہن دو نوجوان میں ہم  
یہ نیشنان میں شیریں اس آستان میں ہم  
جنس گران بہا ہن خلک کی کاغذ میں ہم  
ایک رخم و بکیتی ہن قلم کی زیبا تین ہم  
نالان رہی جس کی طرح کاروان میں ہم  
بہار و خنیت خفتہ ہی خواب کرا میں ہم  
اوستا و عیشہ لب ہن شور و فغان میں ہم

ناتوا جہاں ہا

[illegible]

اہل عالم میں ہون میں رہندوں میں مردہ کی طرح  
ایک کسی جود کہیں ہیں اور انہیں  
جو شرف و حشمت ہیں ہی جڑ لگی نہ اوپر چڑھا  
صورت کے گزراں بڑائی ہی پر کام کیا  
اے ہون کہ بیاں میں دکھلا مجھ کو  
کو جہ کردی یہ شہ جہ و زکی بوجہ ہون  
جاوہ زاد محبت کو خطا مستطیر جلال  
خاک میں ہون تو میں ہون خاک و راہ کا لاش  
جسکی تھی خوش بھر کی سہ اوار قدم  
سبیل کی طرح کسی ہستی نہیں رہنا قدم  
جو شرف و حشمت ہیں جو ہون میں رہنا قدم  
بجست خفتہ کو چکا وین جو یہ پست کسی  
عرصہ جگہ کسی خونیر زمین ہی بیان کی  
خوش و خشتیں ہیں نہ زخم کو تھا لکھن  
جبال وہ چل کہ ہو جان کہ وہ چل کہ ہو جان  
ماہہ ہوا میں نہ محسوس نہ حضور زبان  
جائی عاشق ہون کہ کو لیا عاشق  
کو جہ زلف کی ہر دلی کل اضر ہوا  
خود تھی صورت کی پسند نہیں دیکھی تھی

چوہ جلیں لاکھ کمرستہ میں دو جہ قدم  
کنا خدا کا بھی دکھلا میں کی دیوار قدم  
لیکن سب سے خدا سے دیوار قدم  
جیسے فتنائی میں تیرہ راہ میں راقدم  
رہن پہن و پند کی کسی خبر دار قدم  
ایمان رکھنے کی کسی سہ دیوار قدم  
سہ کی بل مثل قدم مل تو ہوں کیا ر قدم  
خاک میں ہون تو میں ہون خاک و راہ کا لاش  
جسکی تھی خوش بھر کی سہ اوار قدم  
بہوں جاتی ہیں زرخش میں ہوا قدم  
خوش و خشتیں ہیں نہ زخم کو تھا لکھن  
ایسے بگتی ہیں کہان طوطی میرا قدم  
پیشہ پیش میں مردہ کی طرح با قدم  
کوہ میں جا بیکل ان لکھن کی سہ قدم  
ایک ہون پر کہان تیری کاف و دینا قدم  
یار کی کہ ہیں جلال بیان کی دیوار قدم  
شاخ گل پر نہ کسی سبیل کھنڈ قدم  
ہوی نہ بخیر نہ جلیں کہ نہ سہ قدم  
جہ شہ میں نہ ان کہ سہ لکھن میرا قدم

سبقتی ادا

تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
بهر این احوال و بیاض و قصور افکار کیا  
ست و خطرتن و بیاضی و محسوس  
تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
محسوس و کوهن و در او بر کاه

تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
بهر این احوال و بیاض و قصور افکار کیا  
ست و خطرتن و بیاضی و محسوس  
تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
محسوس و کوهن و در او بر کاه

تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه

تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
بهر این احوال و بیاض و قصور افکار کیا  
ست و خطرتن و بیاضی و محسوس  
تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
محسوس و کوهن و در او بر کاه

تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
بهر این احوال و بیاض و قصور افکار کیا  
ست و خطرتن و بیاضی و محسوس  
تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
محسوس و کوهن و در او بر کاه

تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه

تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
بهر این احوال و بیاض و قصور افکار کیا  
ست و خطرتن و بیاضی و محسوس  
تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
محسوس و کوهن و در او بر کاه

تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
بهر این احوال و بیاض و قصور افکار کیا  
ست و خطرتن و بیاضی و محسوس  
تشنه لب و دهن و کوهن و در او بر کاه  
محسوس و کوهن و در او بر کاه

صورت ریختن که رسم فرمودند بدو  
 بجای کسی که حسن کی مقصود و مرد و آری  
 بجز حسن کی سادگی و زیبای بلبلان بیان  
 وقت بدین کون پرتوهای صبا نشسته  
 کونسا ایسا کیای پهلوی یار و نالی سکو  
 خنده و دزد و یکسانه و یکسو و کونند کلمه  
 جنت ارونی قائل این نه غریب و قریب

کہتے نہیں معلوم تھا یوں کہ مجھ نے کیا کیا  
 در بدر تیری بہن مثل کد سے پائی کہاں  
 آسمان جگہ کا جب سترہ سہا جی کیا  
 ہجر کی شب کی اندیر مہر مہر مہر کیا  
 یاد آتی ہی عدم میں جاکی یہ محفل کہاں  
 ہوشیار کی مریں استنما عاقل کہاں  
 چہرہ ماہر و زخم تیغ کی قابل کہاں

عشق کی دلدلی آفتاب نیکو حکم سے جا ش  
خون چو امیری طبع اس سیکا دل کہاں

من نه تا عشق من نیست که خلیف من اند تو  
 ایام میر افتاده و درین روز و این  
 بدین که خلاصه داستان من از تو  
 دامن من اینی بانه بین و یک یک ماه کا  
 بانه جهان من جوی که فتنه من  
 که من درین من زمین من من  
 کافر بوی من من جو خردی نه تو اس  
 یکا من من عشق من کرم آج کل  
 من من من کل من من من  
 من من من من من من

ناقوس چرخ زلفی لالان ہی اندرون  
 سیلاب و بحر کجاست کہ اندرون  
 طفل کی بغل میں کشتہ کی ہی اندرون  
 پیش نظر لال کی ہی اندرون  
 اراد ایک سرو کشتہ کی ہی اندرون  
 پر چیتہ اپنی خلیہ زلفی لالان ہی اندرون  
 مہدی ملی مول خود مسلمان کی ہی اندرون  
 دیوانہ بری ہی تو انبانی ہی اندرون  
 کفر خانہ بیخ و بن جو وہم جان ہی اندرون  
 مجلس نین و حوشان حرارت اندرون

۱۳۳۳

مستحق چکونہائی ہی خوب زیار کی  
آئنا ہی سیاحتی کجودہ کوہ مراد

وہ ماہ چہارم و مہینہ تابانی ہی اندرون  
بہار کی گل کی باغیں خودمانی ہی اندرون

مجلس عمومی و اجتماعات مردمی و  
مجلس شورای اسلامی و مجلس خبرگان

شیریں معرکۂ شریعت میں  
ایمان کی انھوں نے

ہرق کہ کب عیشہ کی ہنسی میں تیار ہوں  
عین طغی میں ہی نہاؤں جسکے سرواڑی راج

عظیم الشان مسند کی جس میں تو غنی مساجد مان

موسیقی کی بنی ہوئی تھی ورنہ وہ جیدہ موسیقی  
اسی خطہ کے کسی گروہ کی کامیاب ترین نمونہ

کیا اس کی یاد میں کوئی شے یاد آئے گی  
جس کی باتیں کیا کہیں تو میں ان میں سے

خدا کی عبادت والی قوم ہے  
جس کی زندگی اور موت کی کوئی حد نہیں

خونِ بیلِ حسنِ کمرِ چرخِ کبھی ہنرِ امیرِ سبیل  
حسبِ بختِ کئی قلندرِ بنِ مومنین ہنرِ اربان

خوف خداوندی و فکر محاسبه اعمالی  
 کجبه متن خالی من کتبی بر میوه و غیره

خندہ قاصد تیرے دل کے تیری میوے کے بار بار بار  
پیر کوئی ہے بار بار بار بار بار بار بار بار بار

عالم از انکه با او  
از انکه با او

مجلس شورای ملی  
در روز ۲۵ خرداد ۱۳۰۲

میرزا اسد اللہ خان صاحب  
نیاں سکھو میں۔

مفسرین غریب سے بہت بار بار اس قول کو لکھا ہے  
 کہ یہ سب لفظیں اس کے معنی میں ہیں کہ تم کہل کر کہتا ہے

ایسی دوا مضبوط پزیرائی کے ساتھ چھین لیں  
 سیروی سے بکفل کو کل ایک گونہ سے دوا دیں

بیل سولی پروردگار عز و جل

مینه‌نویس محمد سیاه

حکومت برائے بین الاقوامی امور

پهلوی وی چنانکه زین انکو در صیاف	و سجده ای اسب جواری بی شکر و علف
اکه نوز بین کاسه منوکی پرل بی سست	بر خیزد از آبی سبی هم بای محو و علف
کرمای کی میشت سکه دل عصف	و شبنم منوکی سینه دل کلاه حور
عبد عباسی ناک ره یار منوکی	و مکن نه در کاسه عاوسی دور و علف
غلام ال بای یار منی او از خور	بیدار نیست خفته اهل تجور و علف
سستی جو کرم کی مالان منوکی	سنگ منوکی علفی لیکن کوه طور و علف
مترامی غیر کس کی گدای یار کیون	حاضر من جان و ولسی سیکو فرود و علف
ساقی منی کس کسای سبب	و لیکن شتر اسب سبب جام طور و علف
نایست تو یار منی منوکی	و انصاف منوکی اسب سبب اسب اسب و علف
دل منی ان استوکی منوکی	و منوکی اسب سبب اسب اسب و علف
و منوکی جایی است و یار ان کال	و اسب اسب اسب اسب و علف

عزم طواف کعبه ای اسب کعبه عرض من  
آتش نای منوکی منوکی منوکی  
و و قدم غریب کی کردی و طواف منوکی  
کیس می ایزد کی بواستد کی طواف منوکی  
چارا کعبه منوکی منوکی منوکی  
پیشی دل اسب منوکی منوکی منوکی  
میری منوکی منوکی منوکی منوکی  
نای من منوکی منوکی منوکی منوکی

فیکس کی بجائے ہوتی ہیں لہذا قی  
ہوا سرخم نہ زیر قمع جلاد  
تیر گشتی میں ہم اکبرین تاجیں تکی  
نمل اسی حبت میں قطر کلد اسد  
نہیں ایکے کو دینا حق بر صلیبیت

عجب کیسی انور وانی کی ہر شے  
مصلحت انش کی مریں بر ہزاروں  
دانشد و ملک کی ہستی جان ہون و تلخ بکھریں  
اثری ہستی کی کلاشت کی کتبہ کی  
غیر تان کی اسیر میں سفید خاطر  
سینٹھ کی منہ کی طرح کمر ہون و دروازہ کو بند  
باغبان کی اسیر کوئی ہن نہ دیند باغ  
عبادہ میں کوئی ہم ہون نہ ہن  
کیسی تنہا نہ ہوا کہ یہاں طوط خرم کی  
ازان کی میری قسمت میں  
مصلحت و شکت عجب کو قتل نہ تادی  
جو عالم تیری کوئی کی ہوا تان لعل کو دین  
یہ وہ فکری بادی میں ازل اکبر  
انستہ روح کی جنا کی عذر اس کی توی

دل شمع جو بنی ہر ہوا اسد و ن  
نہی وجہ اپنی کروں ہر ہزاروں  
جہاں سنکت مریں ہر ہزاروں  
کلا تان کی کشتی ہر ہزاروں  
مریں نام و اکبرین تان ہر ہزاروں  
عجب کیسی انور وانی کی ہر شے  
مصلحت انش کی مریں بر ہزاروں  
دانشد و ملک کی ہستی جان ہون و تلخ بکھریں  
اثری ہستی کی کلاشت کی کتبہ کی  
غیر تان کی اسیر میں سفید خاطر  
سینٹھ کی منہ کی طرح کمر ہون و دروازہ کو بند  
باغبان کی اسیر کوئی ہن نہ دیند باغ  
عبادہ میں کوئی ہم ہون نہ ہن  
کیسی تنہا نہ ہوا کہ یہاں طوط خرم کی  
ازان کی میری قسمت میں  
مصلحت و شکت عجب کو قتل نہ تادی  
جو عالم تیری کوئی کی ہوا تان لعل کو دین  
یہ وہ فکری بادی میں ازل اکبر  
انستہ روح کی جنا کی عذر اس کی توی



نیاید ویدکی بود و زکی او کلو کلو شکی  
لشای جانکی کیه میسر بد قطره شکی

کسی کجی تو ای اینی میت عالی  
مکر خجی لکرو ای ای اینی سعادتی

که مردم نام بکنی بن سوری بن ششادتی  
و بی چند نظر آتی بن ای کجی سعادتی

نه لکرو ای کجی بن سوری امید و بختی  
بیادی روید مکی کل ای کجی ششادتی

جکجه کجی نه و کجا مکی ای کجی بختی  
بخت غمی بختی جان کجی دو جرادتی

و بی ششون کجی بختی کجی بختی  
کوی دو جرادتی جان کجی بن ششادتی

خدا یاکا بختی بن بختی بختی کجی  
بدن بختی بختی کجی بختی کجی

عجب ششون کجی کجی کجی کجی  
هماری کجی بختی بختی بختی

خجی بختی کجی کجی کجی کجی  
بختی کجی کجی کجی کجی کجی

شکار بختی بختی بختی بختی  
نجات کجی بختی بختی بختی

می طبع سخن چو حسن و دل فریب کامو  
و عهد و وفای و عهد ماکثر افتد راستی  
ز حال بری وقت بدین نهان گوی  
و در حسن مکتور و کجای نه در حسن  
گمراه و مشافه بر بری غائب دل  
بدایا غائب است بر حسن جوانی  
چند و در حسن عالم ده حسن کامو  
نظاره کرد کامو نه مستند  
می توان کی در غایت کسین می اندیشه  
بدست سبک و کش کو برابر می

و در فواجی ده که صبر کامو غلام  
کلام شب می بگید ایام کلام  
نشد که صبر سخن شمشیر کامو نهان  
علاال بال می سید و دولت حرام نهان  
و در حسن مکتور و کجای نه در حسن  
بدایا غائب است بر حسن جوانی  
چند و در حسن عالم ده حسن کامو  
نظاره کرد کامو نه مستند  
می توان کی در غایت کسین می اندیشه  
بدست سبک و کش کو برابر می

چند و در حسن عالم ده حسن کامو

نشان قبر می مکتور و کجای نه در حسن

برشته طامعی کا تمام و گمراهی  
چند و در حسن عالم ده حسن کامو  
نظاره کرد کامو نه مستند  
می توان کی در غایت کسین می اندیشه  
بدست سبک و کش کو برابر می

برشته طامعی کا تمام و گمراهی  
چند و در حسن عالم ده حسن کامو  
نظاره کرد کامو نه مستند  
می توان کی در غایت کسین می اندیشه  
بدست سبک و کش کو برابر می

آتش نفس بودی کله از کی ملامتی نه	بجلی گری می غنمی حسب کلاوی نه
سوز بکلی کو اوستی نمودن علی ملامتی	کلو اکی سر و شمشاد اکثر ملامتی
هم انسان خود و کسی باقی رسی تعاد	اسوا سلی بر یکو و بر کلاوی نه
ارزی کی کسی خود عشاق کی عیب	نمودن نشان شکسته شادی نه
کسی سکو خوب کسی الدنی تون کو	کیا کو شش و چشم کیا کلبه و شبکی نه
بی یاز بام بر جو چشتوین چله کیا بون	بر مالی روتی روتی می نی بیادوی نه
و صفت کلان اجدو چو کجی سو کم می	بی ترس ملامتی نو و بی کلاوی نه
یو و بون بیاد بوی مین تیری تند خوی	ضرر می حسب جزو روشن بکلاوی نه
سوز و لی و جگر کی خندت پراح کل می	بر ملامتی مکیه مشعل خاوی نه
شتمو کجی تونی دلسی بر و انو کجی اوتارا	اکلو شش بیادوی کلشن کلاوی نه
و د ملامتی بون میری اوزد باکو شکری	شیشون کی سر حنورک غر حکامی نه

اشکونش خاتون اثر خراسان بودا

قصه سیرت باران کی دلاوی نه

خو خار مطلوب جو بودی تو کشتان ماکون	بجلی گری کو جوی حامی نو باران ماکون
خو شمع کل بودی جو صبح شمع کل کون	اوس بر می می سو فست جو با با کون
خاکین می جو ملامتی تو کسی صحر امین	شمسی مش می نه ای بر دستان ماکون
سخت و از و ن لی نه ماکو نه از کجاست	نعلنی مرکب دلاوی جو مکه ان ماکون

صلاحتی نه بونکی نواز تا بکرونی	اربعه افست ایما سوز تا بکرونی
--------------------------------	-------------------------------

کج ای برای صوفی و صوفی و صوفی  
شمنه کیم ای مال کس بری کی  
برقی کی صوفی و صوفی و صوفی  
مال کیم کیم کیم کیم کیم

کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم

کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم

کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم

کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم

کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم

کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم

کیم کیم کیم کیم کیم کیم  
کیم کیم کیم کیم کیم کیم

که جبار و نیکو سر مان خوش آمدن و دلجو

جای تاجون جو دغا طت و لبرین نهان	ای اوه مطلوبی جی جو که مفید نهان
آتش اخروزی کروون می تماشایم کلو	حجره خیر سایه دیو لاد میری کرمین نهان
کردیتز ما مور میری قدر کی ای محو	کیا لری ط قیقت ز قیاصه خوب نهان
بال پرواز خط عشق می انجا و و نه	طافقت اوس نام که او زیک کی بو نهان
لی جلی می جو قضا مجبوس قیقت کین کین	ظرف کنی لیس می حشمت کوز نهان
کنند ناگرایه میری سنگ کت کت بر سر	رحم اصلا دل نوبان سنگ کت نهان
نیز خواندن بهر قری محمل کا ای یار کیا	حصه قهر خون بخت سکندر نهان

بخت پرستی کوندا تشر کی سمجھ لاهاصل

میان ایامی جو اوس خوشنید و کا خوا	مخج البیدی تو کعبه کی پتھر نهان
اسمان جو کعبه که ایزادی اوس کی جاسی	تیر هوا مون نهان بسنی شب منت نهان
عکس جو اوسین بڑای شش نهان یار کا	کمال کھتی می کھت خانه قضا نهان
تیرہ روز ان ازل کو نور سی ہر نہان	مجلدیان جو ہوشی نهان آئینہ کی اسطین
یار کی ہرہ اگر دریائانی جاون نهان	شور اکثر کتری نهان کھنکھنی نهان
زنگالی سہلی دشمن عین ہوتا کی	مروم ابلی جلیق مری حسرت نهان
چیرہ محبوب کی کو کر اوس شہد دون	دیو کھی کا پر نہان عمر روا کھ خواست نهان
آج یک سال دل تیرا کیس و افق نهان	نقص ظاہری جہین کی دماغ کا نہان
طاق ابروی حکم کی ای شہد نام	یار کو خیکو او کھا ایک کھ نہان
	برمن سجدہ کر مکی کعبہ کی محراب نهان

کر و شروان سی و هفت خنیا گشتن  
نوع کی گشتی کو نه پشه نهین کروا ب  
سنا هتا ابا گشتن بنی کو کا موشن  
یہاں لغز کی جو کا حصہ نهین اسباب نهین  
نیکو بدی گشتن نهین ملک کی نهین ناما و  
است بر روی نظر الی نهین محکم خواب نهین  
آیندہ بین علم چشم یار کا عالم بنو حصہ  
دیکھ لی ایش کر ل تو لک موئی تالاب نهین

یار قابو نهین چو یار میری اندر میری راست نهین  
اچھو الی تنجو کو ہاتھ الیا طلعات نهین  
خیالی کا محکم لغز و است کو میرا جیل  
وراثہ کی نہ سیر نہین دام میری کیا نہین  
اور مجھ میرا کن کیا ہتا کد و افی کو  
جانبہ حال کو لی اچھو ان میرا نہین  
جو شمع کمال کس نشان سندرہ مرکان کیا  
خدا کب ہو حال اکثر لو ٹیلان برسات نهین

میری کن کو نہین فغان نہین میری گشتی نہین  
دو در میرا نہین نہین وہ کس کس کو صفا نہین  
یہ کن مانا گداہ کی کو کتاب جمال نہین  
دو تھیں کھنکھن کی کو دھن وہ کو گشتی نہین  
کس خندان کی ای ضم تری طاقی اورو کی یاد نہین  
کئی سنانی بغل سرخ قبلہ نما نہین  
جیبت کا کیا نہین سدا و نایں خیال دشمن و دوست نہین  
وہ مقام ہون کہ کد نہین وہ مکمل ہون کہ نہین  
یہ خلاصہ ہو گیا کسمان پہ نہین نہین کی بہر گشتی  
کوئی کو گشتی تو نہین کی گشتی تو نہین  
مرض صبا کی نہین یہ کھار و نہین یہ سری جو  
کد یو اخی نہین نوع کی نظر الی کوئی دور نہین  
میرا نہین کوئی زخم نہین نہین نہین نہین  
میرا نہین کوئی زخم نہین نہین نہین نہین

میرا نہین کوئی زخم نہین نہین نہین نہین

بیک وقتی آتش لہڑی کوی اس طرح کی ہوا میں

مقصود کسی کی میں کی ہی لفظ پر سکون دہی ہی ایک قصہ خیالی دہر و کون

۲ جن میں جاگ بھولی میں دل خستہ کرنا تھا کیا کی گلشن میں جلدی در و کلا پر سکون

۳ اس جان کی برابر تری تری میں رکھا ہی ہمارے غیر پر ویا کی کی آرزو پر سکون

۴ اگر میں خاک ہی ہو نکھڑا تو آتش کرو یا وہ

۵ ایک کی جھلک کرستہ کیسے حسن پر سکون

چاند سہی ہو نہ کو تیری یاد کیا کرتی ہیں شب منتہا میں فریاد کیا کرتی ہیں

صورت خواب فرنگش میں ہی بیان شمع اجنی اللہ کو ہم یاد کیا کرتی ہیں

شہر میں کہیں آج کیسے جھلک باہوا سید و میرا نہ و یاد کیا کرتی ہیں

سرخ و زردی قد مرون کو تیری دیکھا ہی مصرع ہر پر ارا و کیا کرتی ہیں

ایک سے ظاہر و باطن نہیں ان جوان کا بروہ مانع میں یاد کیا کرتی ہیں

۶ جسے کہ وہ صانع کی نیایا ہی تجھی

۷ حسرت بند کی ازاد کیا کرتی ہیں

۸ اوکس ہی جانی سبزہ کنکری چلی ہیں

۹ دیکھ لایکا پسینہ جانی صدف میں

۱۰ بیل بکارتی ہی بنوں کی بہر میں

۱۱ بلبل بکرتی ائی عیا و انجھ میں

۱۲ اس کی کرہ میں دو کھانڈا رہیں میں

۱۳ سو ملکت بند میں جن بازوی بریں میں

۱۴ حاصل کیا ہی تیری صدقہ سے اس قدر زرد





دی ریکہ اجودہ دستغالب و کورکن بین

مفید آنکھ میری دیوانی ہو	مکان نہیں کہ سر و کشتاں کسی ہو
قوت کسی بھی مرتبہ عشق ہی نہیں	میری ہو کہ دن و رات کسی ہو
صافست اسفندی چہرہ تیرا دیکھ کر	سرخ و علال خاطر انسان کسی ہو
یار رب بواہو اختر خست سیاہ کا	اس جہانلی میں اوس زماناں کی ہو
ای خضر کا گوشتی بانی کا ہی سہی	ہم تو کبریٰ میں چشمہ حیاں کی ہو
باتا ہوں اسفند دل عالم شہیاد ہیں	بشمار و چراغ کو زخیریاں کی ہو
مروباہ بازو بونہی ملک کی قریب	شیر و کی نام و فخر سہاں کی ہو
پست و بلند خیر و بری کی دلیل کئی	کیونکہ اسعد و زین ہیں کسی ہو

انفس علم حسین میں رکوس رہائی کیا

دل کی کدورتیں اگر انسان کسی ہو	ساری نفاق کیوں سماں کی ہو
نزدیک اکل ہی سواری بہار کی	ہرک خزان رسیدہ کلستان کی ہو
دل اسفند کنڈر ہی رسول ہی علم ہی	انسو جوانی ویدہ کیران کسی ہو
مٹنا یہاں نوشتہ قسمت کسی طرح	جوہر کیسی نہ خنجر زان کسی ہو
فصل ہارائی ہی کیردن کو بہار ہی	و لکی بخار بستہ کو کیران کسی ہو
چہر کا و کا ارادہ ہی چشم تر آب کا	کیرد و غبار کو چہ جہان کسی ہو
یہ تک کمر ہی نوا و چہاری ہی وہ	دامن کی باط پسی کیران کسی ہو
وحش و طیر کو پیری اپن کرین ملک	اسکے کچا کورہ و سیاہاں کسی ہو

مکمل نہ

مکان نهن شایسته سیران عشق کو

بیمه قیدن وه نهن که جو زندانی سنی دورگون

دیندگی بندگی نهن صحران ان جنون

دوباره فو خار مغیلان سسی و دور همون

تختیست کون زمانه نهن معجزات نهن

مهر و خورشید نهن

الی میری سحر کی سوزید بین زمان نهن

سحر و جادو نهن

که خوش شمع یار کی آتش نهن

چو نوح علی که کوه شر و دوران سسی دور همون

اوس غریب نهن که فساد کسان نهن

وه نیم کون سسی می که همه داستان نهن

بر واکو جلالت کس کس و بها

نمک نهن سینه علم سسی میری استخوان نهن

عاشق کوه و دریا نهن ماه نهن

موجودی کند اگر نهن با نهن

کس جانی وه زیانی جو کس نهن

هر کز دانی یار سخی با هر زیان نهن

بنی ناه اکی هی صیاد کی کهن

نشتی نهن کار کی می محاسب نهن

و و کوه نهن صدق بین نهن

و و و کوه نهن صدق بین نهن

معلوم می نهن که جان نهن

ویند دوران کم میری عمر و نهن

دوست عزیز کسی کوی تو نهن

کشی کسی تیری کوه عزیز استخوان نهن

طاف نهن بر اس کس نهن

کلکی کوتاج یار کی یه نهن

و و و نهن نهن نهن

کوه تیرا نهن می کوه نهن

بعد فنا کس کی نهن قدر نهن

کوری کی مول کتی کی نهن

زاده نهن نهن نهن

ساقین تیری و نهن نهن

نهن نهن نهن نهن

نهن نهن نهن نهن

نهن نهن نهن نهن

نهن نهن نهن نهن

مطلب کی میری بازیمیں تو کیا ٹھیک  
 تیرے ایک نام تو ہی دق ہی اگر چہ دور  
 ایدل نہ بقرار ہو موقوف وقت نہ  
 کمر بست میں کیا قصداں میری گزار  
 ہر جہاں کا عشق کی اوپر ویاں ہی  
 رکھا ہے جس کی تیری راہ میں قدم  
 مشق خراہناز کو کتہا ہی جس جگہ  
 آزاد ہوئی یاد گرفتاری آب کی

سجائے ہیں ترک کو ہندوستان  
 کمر کر کے سی ہیں جو سیر یوں نہیں  
 مغفرت نہیں ہیں قسمت پر سکاں  
 کرو و غبار ہی انکار و ان نہیں  
 کس کا لین نام سی بار سنا نہیں  
 ان معشوق کی رتہ منہ نشاں نہیں  
 ملنا نہیں کی جگہ میں ایں آسمان نہیں  
 کچھ وقف نہیں خار و خس اشیاں نہیں

اتش ہی پرہ مند نہیں فیض کسی تیری

اکیس خوان پر وہ کون ہی جو مہمان نہیں

خاک میں ملتی ہیں ہون کا نہ غبار و امن  
 نہ تو دشمن کوئی میرا نہ کوئی میرا دوست  
 بسکہ رہا ہی میری دیدہ پر پرستے روز

کمر بارسی اوتھان نہیں بار و امن  
 بار خاطر نہ کہیں کمانہ غبار و امن  
 ابر و امن ہی یک اپری تار و امن

خدا بخش جان یہ کھل محکم یاد کرتی ہیں  
 پہاڑ تک کل برکت خزاں یاد کرتی ہیں  
 نور شمس میرا عشق کی یاد کرتی ہیں  
 عیلاں جان گل خاک کی یاد کرتی ہیں  
 خدا محفوظ رہی دکانوں زینوں کی سودی سی

دعا ہی مغفرت میری لئی جلاو کرتی ہیں  
 جرس کی طرح سی واپانہ کمان فرما کرتی  
 خدا اجرا کوئی اسکا اسیر یاد کرتی ہیں  
 بری کو بندہ شہید یہ آدم زاد کرتی ہیں  
 گرفتار بلا یہ سید آزاد کرتی ہیں

فقر میں رہا

قفس میں جسم کی مرغ و لایا سہ تہلندی  
 کہیں میں معنی روشن مکان بریت خوردی  
 قد موزوں رخ ریاکین و کیا قمری شیل پر  
 لالہ لڑائی بجا جو سہم چھوڑا سودا کرتا ہی  
 عجیب کیلای جو دمہ موں میں سہالی کا جوگی  
 خدا جالی میدار ایش کر کی قفل کس کس کو  
 بیت لہر میں الی یہ مہم پیشہ میں کوئی  
 شراستہ کینہ سنی الودہ یوں توئی میں ہم  
 خیال و خیال بر لہر میں نہان رہتا  
 تو کی غسولی اضر و لایا باطل کو و کی ہی  
 کہتہ کارون کو کردن ماری میں حکم شایسی  
 نیز خوشی میں لایا جانی نہ غیر ہوں کا  
 قدم تباہی کیا است اس کمنی دور الی میں  
 قد موزوں دلہ کو مگر ان ام ہوں کو و کھلاو  
 کسری میں کو ماری خاک ساری کی کیا زایل  
 زبان اس ایسی دیوانہ مگر ایسی ماہ رو مچھو  
 وہ فافر حق جو مسکری قد موزوں کی کھو کھا  
 بوی خرو تواسکا تاہر اس اور کی ہو چکا  
 عجیب غلط کی ہی خدا کی الی تہ کو

نس بازیسی کی دنہ کین میں فریاد کرتی ہی  
 غزل کتنی نہیں ہم چند کہا و کرتی ہی  
 قیامت سے وہم ہای جن میدا کرتی ہی  
 جس منہ جتنی میں اوسے را و کرتی ہی  
 تودہ کس قدر است کرو را و تہا و کرتی ہی  
 ملا متناہی مت نہ آئینہ کو یاد کرتی ہی  
 الی نفسی نزال سوزان ایجا و کرتی ہی  
 عروس نوس فرشتہ طرح دانا و کرتی ہی  
 عیار تہ بولی جالی ہی جو مطلب کی ہی  
 جو میں بروہا و کس میں خیر یاد کرتی ہی  
 خیال لایا کینا ہو کھا نہان جلا و کرتی ہی  
 پیادوں کی سہو غیب سیال ادا و کرتی ہی  
 عباد میں دعی کسے فلفیو لا و کرتی ہی  
 ارادہ تارہ ہی بروہا جلی کاشت و کرتی ہی  
 وہ جوہری کی کین تہ فولا و کرتی ہی  
 وں تو تباہی جو صبا کمال ایش و کرتی ہی  
 یہ کھلی خاک سنی نشو و نما خشت و کرتی ہی  
 یہ خشت خاک تیری راہ میں رہا و کرتی ہی  
 عجیب لوک میں غم کھا کی و لگو تہا و کرتی ہی

کمر باندہی ہی کل جنون کی غارت گری  
 اجارہ بیلو کی خون کا حیا و کرتی ہن  
 بہشتی ہن کفن میدا ہوا جاتا ہی ای تہن  
 سرمای کور ویران ہی اوسے ابا و کرتی ہن

صدید بہ ہون ہی ہاری مار و سیکڑون  
 لی نیار کی ہون کشنی ناز و سیکڑون  
 عاشق مخلص تو کمر حسن کی دولہ کری  
 جسم تناس کی گرو کشنی نہ والا ہون  
 یہ سعادت کس کی قسمت ہن کس کی دیکھی  
 جنت جو اس شمع کی ہل کی راکستان  
 کوی تجھس بادشاہ وقت ہی ای اضم  
 کوی جانان ہن زمین عمار ہوا ہی آسمان  
 عبید کی ادنی رائیں کی فکر اوکست کوی  
 وہ کس دہون عین دوست جنون کی دین  
 بہر کشنی ہن محرم ہن جہنمی عوارون کی موت  
 فقر کی کوجہ ہن قدر دولت دنیا ہن  
 رونڈنا ہون سبہ رہ کی طرح وہ بویان  
 بیت ہی اپنی شوق کا نامہ اوس لکھتا ہن  
 عاشق لی صبر کی دل کوہ کسی جی ناسند  
 جلوہ گری جس بر جا عاشقون کی واسطی

کم ہوی اپنی پوست کسی پراو سیکڑون  
 سون شمشیر تعامل سی برابر سیکڑون  
 سیر ہون اس جوان نعمت کی فکد سیکڑون  
 عشق بازون کی صفین راتین موساع  
 خون گرفتہ ایک ہن ہون اور خیم سیکڑون  
 سببہ سیارہ کس بدامون کی آتش سیکڑون  
 کسکی کہہ ہن فیر وکی ہن شہر سیکڑون  
 بابر نہ ہری ہن ہان خاکہ پر سیکڑون  
 طرح کی موتی ہن تیار زیور سیکڑون  
 توٹ کر رہ کئی ہن حسین شہر سیکڑون  
 سنج عالی لی میری توہی ہن جہر سیکڑون  
 بہو گرین کساتی ہن بیان باش شہر سیکڑون  
 دہونڈنی ہری ہن جان جیکو کوا سیکڑون  
 لور کی بجا کو حاضر ہن کونتر سیکڑون  
 مال مخلص مول لیتی ہن تو کمر سیکڑون  
 خوبصورت کشنی ہن یہ مخلص سیکڑون

امتی و عمر

امش من دست دنیا می تو بشکر کرد  
شکر گوی عشق من و یکس چهره زیبای کنی  
صداقت اینده بن سکتا تیری خسرا  
اور نشان کی قد کی بر کی مروید ان  
ایمن کی پی آفتاب کی ای منور  
کیلتا اسان مان کی حقین عشق  
فکر عمدہ کی دیکھا میں جو کیا کیا  
مزع دل حاضری چشم سید مان  
کل کو خوشبو برنو جاسم گل  
مار مارا قیامت کی خیر الم یان  
بحر کی جاکس ندر ای ملائکت  
جسم منی استهیل من تمام  
شیر منی بن و کشه چون می شیر

مکنی ایمن کی پی آفتاب کی ای منور  
وصف عالی و خطا میں لای پی  
ایک سکتا کیا کر تو کی سکتا سید  
جان ندری بر کی ماندی کی نشا  
باغین سوچی و خیر منی منور  
موسمی اسکی منی بل بره منی  
اس ترزو میں منی منی منی  
صد کی اکش منی منی منی  
هو منی منی منی منی منی  
جاکت اوتی فتند فامیده ان  
کشتن صبح کر و منی منی  
کشتن صبح کر و منی منی  
منی منی منی منی منی  
منی منی منی منی منی

دل و با پای تو آتش و دلم و دلم و دلم

خوشی منی منی منی منی منی

نیر منی منی منی منی منی  
منی منی منی منی منی  
منی منی منی منی منی  
منی منی منی منی منی  
منی منی منی منی منی

نیر منی منی منی منی منی  
منی منی منی منی منی  
منی منی منی منی منی  
منی منی منی منی منی  
منی منی منی منی منی

لغت عشق بن مکن بهن لی فغانی صدمه  
 شکسته خون اکروغی بی کتا مری بی بین  
 ساقیا جانم که دمسلا نیستند سوکلی  
 بد قبح میران خیر اسکی مخانا موش بی بین  
 کوی مقصود کی سودین سب و لاش  
 عاود که طلیحی رادین مایه لولین

دست بر ستان کن باغ خنیا جالی بی بین  
 کوچه لخت بی جویای بلا جالی بی بین  
 عاشقون کی تیری یو جیو که لیکو که در جوی  
 بل فرود کوس بی مود از خدا جالی بی بین  
 اصراری حرکت جان نیمه تیری بی بین  
 لئی جالی قد قضا عکو صد بر جالی بی بین  
 ای ضمیمه که کلاس ای خدا بی جالی  
 دوش یک تو تیری کی سوی بی جالی بی بین  
 واده بی جالی بعز که واده بی با بی جالی  
 صورت ایادی شتاق نقا جالی بی بین  
 روح بی جالی جنگوی و فانی او کی بی جالی  
 ای خوش حال بودید سی صفا جالی بی بین  
 صبح نزدیک بی بیار جالی بی جالی بی بین  
 زهر کالی بی ملک کلب غم جالی بی بین  
 زهره و شندری و مادی بی جالی بی بین  
 ناته سی تیری تیری بی بی جالی بی بین  
 کج زهران کی بی تناک میری بی جالی بی بین

روزه بین مغنت ملک بین علی جالی بی بین  
 کیسو و نکاتیری سودا شعرا رکتش بی بین  
 بی باعدت بی جویه فکر جویه امر کیتی بی بین  
 بی بیار غنای کیتی بی بیار کیتی بی بین  
 بی بیار لاله کی لیسک شیدا رکتش بی بین  
 تیری خون کفشی به ادا رکتش بی بین  
 خون مفقود و وطنه کو رو رکتش بی بین  
 وشت و با بین جویه زکات رکتش بی بین  
 ای صنم جویه نه بولین کی خدا کیتی بی بین  
 بیج تو به بی کین دوسرا تحب کوی بی بین  
 کون سی راه

کون می ماند و دل برین ایستد  
دیر برون که دل خستد بزم  
فکر برون که دل خستد بزم  
روزی که غم غم را فرستد  
یاد تو غم را فرستد  
حال که دل خستد بزم  
مختصیب غم را فرستد  
لا محاله در غم بزم  
یاد تو غم را فرستد  
تیر غم را فرستد  
بحر غم را فرستد  
غار غم را فرستد  
وین یار که غم را فرستد  
حس غم را فرستد  
خون غم را فرستد  
غاش غم را فرستد  
شکون غم را فرستد

بزم بزم که دل خستد  
شمار غم را فرستد  
امروزه غم را فرستد  
بزم غم را فرستد  
طلاقت غم را فرستد  
کون غم را فرستد  
شعبه غم را فرستد  
یاد تو غم را فرستد  
خسب غم را فرستد  
چاره غم را فرستد  
نفس غم را فرستد  
وین غم را فرستد  
بزم غم را فرستد  
یک غم را فرستد  
خون غم را فرستد  
غاش غم را فرستد  
شکون غم را فرستد

بزم غم را فرستد



منه خاتم کونجی کام ایک قصرت عشق  
ویدار بار برف بکلی سس کم شنیدن  
انکوں میں ایسی دوز بیدار میں وہ خوا  
کبتی ہیں مایور و بد رو و بر تان کو  
کویا زبان ہو تو کوی شکہ اداوی  
زیر زبیر ہی باو میں مغنت سلاطین  
خضر و سج کاشتی میں خوشک کی کل  
عالم کو لوٹ کھدایاں ایک سیل کی لای  
باقی رہیک نام ادا نشان کی سہا  
اہل جہاں کا حال میں کیا نہیں کیا کہیں  
نقش و نگار حسن متا لگا نکہا غریب  
عاشق ہیں تلوید نظر کوئی یاد ہی  
اچھی کسی خلا عشق ہی ہوی ہوا ہی

کیر کیر میں باجٹ پیاں کیر وندار میں  
جند و کھن میں ہون کی ویکل و عا میں بعد میں  
ہولی میں تیری وصل کی صہیں سہتا میں  
کرتی میں مایور و بد رو و بر تان کو  
کسی بھی جو تو تو کو کوی میں یہ کلاش پیاں  
ہو لا میں میں شکہ و لون کی شرار میں  
تو ہی تو کر کشیدہ کی دینی زیار میں  
اسن غلامیں کہیں ہیں ہزاروں غلام  
ایسی ہی جند و صہیں میں ایسی عمارت میں  
بد کو شیاں میں کسی تو موشہ پیاں میں  
مطلب کی عالی جان کی تو موشہ عمارت میں  
کعبہ کی حاجیوں کو مبارکست زیار میں  
کافر کھائی تو میں پیدا حرا میں  
پیشہ صہیں ہی مکر کوئی یار کا اتش  
جباروں طرف کسی ہولی میں عمارت میں  
کعبہ میں جلکی سجدہ تکی حاکم کو میں  
اہل کا تھی نام لین پہلی و ضرور میں  
استاد کی جو کسر و تری زور و کور میں  
بارو میں ہی جو تیری صہیں جو کور میں

بیایا چکی چمر خدیجه بی زلف و کلاه  
 را خسانه کوئی افغنی کیسویں یار و یار  
 و پیران افغانی کا جیسا سدا جاوی نہ رہے  
 راہی با بونشا حسن فقیر و ان کی طرح کسی  
 ویدار جام کھنجر بردہ او تہی ہی  
 مسکنی میں ہستی کی داویل ہوگی یا کسی  
 ویران حسن میں سی موی پریم آسمان  
 ویر و ان ہی موز عیسیٰ کی موز کی مین  
 لکھی ہوئی مینو کو ہم خط بندہ کی  
 صبر ان کلام موز تیری حسنا صاف کا  
 مرغ حسن جو ناز و نغمہ سدا رہا  
 تا شیر دار کو کسین الہد کی فقیر  
 ہو جو کہ تو ہی مگر تیرا ہی شوق

حضرت ہی اکبر کو ہی اور سب کو  
سبح توئی والکی گردن میں اسی ضم  
جو روحانی یا کسی ترک و فاکر  
اول ابرو کی لڑہ نہ جلدیں و مگر

ریحان پر ابرو کی کسی اس متعالی  
کہجا ہما کو مزہ مصطفیٰ کی حال  
لطف کس معاملہ کا نہ انفضال میں  
ان چا خط کامی مرد اعتدال میں

اور شرب حلقہ پروں و ہی بیان

اس نرم بینی میں شرب ایک انی حال میں

خیم فلک کی پروں وہ شرب کشش میں  
ہو رہی کی حاضر شرب کشش میں  
وہ میرا شرب کشش کی ساقی  
ہماری کر میں ہی سکون شرب کشش میں  
خزان میں مزہ حق و یکدہ کی ہا کن ہا کن  
زالال شرب کشش میں سبب دور میں ہی  
وہ بہرہ میں شرب کشش کو و یکہ  
کھلی ہی جائز لی بھی تو موقع ہی  
ہر ایک شرب کشش کی مال  
بنائی رکھتی ہیں ساقی اگر دیا جاری  
وہ ترکسای تو دور میں انی حاضر ہی  
سفید ہو ہی ترک فوج کسی کھی

نقش ہر دور و یکوی افشا شرب کشش میں  
ہو رہی ہی شرب کشش میں  
شرب کشش میں شرب کشش میں  
کرم کی کی ہی شرب کشش میں  
سہارہ کی ہی شرب کشش میں  
پہلی درو کی ہی شرب کشش میں  
ہر اندک شرب کشش میں  
فلک پیدا ہی اور افشا شرب کشش میں  
شرب کشش میں شرب کشش میں  
سوال کامی ہمارے جواب شرب کشش میں  
کہا شرب کشش کی شرب کشش میں  
عوض شرب کشش کی شرب کشش میں

یہ ہمیں نہ میں ہو کی لی محل حرکت

شراب

کمال کو نظر سے اشک مخمورین اوقات کی ہیں  
 سال جی جیہ وہ اپنی رعین سوار کی ہیں  
 یہ کمال کشت گل بر او کو دو بہار کی ہیں  
 مروی وہ زردہ کرتی وہ زرد و خوشی ہیں  
 ہشت سس تریک عتہ اس وقت کا طای کونا  
 منت تلاف کاندہ می تری تری تری کیا  
 وہ ولسند ہی تو جیہ ہی ہیں تکیوں  
 بیاد چل کر سیکر تری ہی وہ تکیوں  
 قابل ہون میں ہی باغی ماہوں کی کرمو کھا  
 وریای رحمت او سکنا عالم کے معجزان  
 دن بہت کھلتی ہیں باجم فضا العتہ  
 سیرین ہون کی او سیر الہی تکیوں  
 سینہ کی اور ان کی کمالی تکیوں  
 او سس سس علی او بر کرتی ہیں ملک و صدق  
 زور و کی واکو خالی کرتی ہیں جبر حکم  
 تکیوں ہی ان کی بے نشان حالی و بد و فانی  
 مروی حق حق کرتی ہیں بوری  
 بوساک بر طبع کی حاضری تکیوں

جانی ہن عاشق اوسکی کوخہ کی گرد و پریں  
نہی طہوت کعبہ عجاز سدا رتی ہیں

وہم دی زبانیں ہیں وہ بہت کھائی قل بکھادی

نہ اندکال اپنی شہنی بہکارتی ہیں

فکر مضمون عالی کا جو دل آباد ہو  
دست بے ہتہ بام بر سر و فدا ستا ہو

پیر میں وقت فکر ہم باہر میں خدای  
لاکھ یہ مضمون کھنکھنیش باوقادہ ہو

عشق بیدار کسی تھانہ اکھو کھا  
خانیہ نلو یکسٹین روشن چراغ باوقادہ ہو

استان و تیرکھادی تو ای کھنکھن  
پردہ خاک بے خطمانہ میرا سجادہ ہو

عشق میں مہولی ہن اعلیٰ و ادلی کی تمیز  
حسن رکھتا ہو کھنکھن اوہ ہوا شہزادہ ہو

اشنا چشم خندان سی وہی پیرا کلام  
منزل مقصود کی رسط و توان ہادہ ہو

سینہ بران میں برکھنکھن ہی اون پار کا  
جیسے منیاں نرود لون میں کلکوں ہادہ ہو

حسن کی افکار کا انجام ہو یا ر سب بکھر  
نقش حب کا خط اور کسی وہ روی ہادہ ہو

خشت پر کہہ کر زیر سر نو پانی خاک کی پر  
صاحب بند ہو تو یا صاحب سجادہ ہو

فرشتہ سینہ پر لپٹے ہو محکو میں ہی سدا  
خیمہ بر سپاہی آسمان استادہ ہو

خاریدار ہون جس کا کل سکھ ہوں میں  
آسمان او کو بنا دوں جو میں افادہ ہو

لی او بے ادبی میں اپنی پاؤں رکھ سکھ  
جاہ و نقش ہوں مار بران ہادہ ہو

چہن کر شہیتہ فانی کی رازیا ہوں کلو  
جائیں سی یعنی نہ مکھ کوئی دل وادہ ہو

روسیہ شہنشاہ عیشہ کرتا ہی میری سر  
میتہ زن کی بنا و طہ میں نہ صاحب ہادہ ہو

پاؤں رکھتا ہی جراتش کو جہ جلا و میں  
نہ نہ کی سی ہاتھ و ہوا روکے کا زادہ ہو

بریک آئینہ ہن

بجز نکستی می بیند زه نهین عشق مجاری کو  
چندی خاک کوی استوار و مکرر چو کمان  
مال کاری و عوامی باطن کا پسپانی  
جلا کرائی کی کھلی کمر نیست شمع کا توری  
مہین غم تیغ ابروی بیاسی قل ہو میکا  
فروغ کعبہ کی بنی سجدہ طلسمی جادو  
بندی کج ادائی کی توئی شکوہ نہیں اسکا  
خیال زشت شکایں روح کو قلب کی  
خدا دین عادم نور شہید قیامت کو رہ سکا  
افس سلو کی بین و ولیہ جندہ کو دلا

صفای قلب کی حاصل کیا یا کباری کو  
خدا ہمست زباید و وی غباری تری ناز کو  
خدا سخن ای بنو سید بطریق کار سار کو  
بیکس کوری بنی کی استی و یکبار کی کو  
شہادت و شہی نہیں قلع کی بی مرغ غار کو  
جنگالی پرنی کی کرد نمازی بی نماز کو  
خدا ہی کام فرمائی پس بی نیازی کو  
مکان نما کی بنی کو غضب کی آزار کو  
بہلاوی زلف شیکون روح شہ کی واری کو  
یرانی نوہ کمر نراہ بنی شہانوازی کو

زبان کو بند کر تشریب اس پادہ گوی کی  
کو در کجی ماک تیری لی امتیازی  
سر مینظر نظر تیری چشم بید کو  
حال بر مری نوہ کیا جو چشم بایر کو  
سخن لی پردہ کا عالم جلوہ کرتا چرخ  
ز آفت کو ویکس اگر ویلیا ہو ابر سیاه  
مطلع ہو کجہ ز حال زار کسی وہ خوف  
ہوی روشنی منی نہایت قلب  
میری آموکی دیوی لی کر خیا قیامت

نیاکون کسہ اعتبار مردم عیادت کو  
خیر قلبت کجی مردم بیمار کو  
وہم ہو کجہ عاتقی عرفان و یکہ کز غول کو  
برق ز یکس جو کجی ویکس وہ حسرت کو  
ز غفلت کسی لکھ لی غلط بیانی مہی کو  
وہوید بنی بہلا لیک کجہ نشہ دہار کو  
ز کس شہن کیا جو غفلت و یو اس کو

۱۰۱ دانستید که اسرار میسر برکتها روزی نه  
بهر حال جباری عالم این حال مظلوم است  
غنچه کار کوید نیستی و آن یکدست  
و صفت قاضی است بر ایام صانع و ملک  
صدور کوید کوید کوید ای دل باغ باغ  
نکته کی خط حشرت بین قاصد کی بود و بیا

خواب بین شاید که درین طالع مدار کو  
نشدن بین تیری چو یکبار هفت روز کو  
حسب طرح تشبیه عجب کی دین سب عمار کو  
سرو و کتی بین کوتاهی قد و دل دار کو  
بهولتی بهولتی نهان و یکبار غریب از او کو  
کرد و یا جسم کوید تر و درین دیوار کو

۳ نو بیان این گفت باکی جو صحرایین اوین

رتبه پنج و کتاب آتش طاهر حشر کو

۴ نه ناله جان سوزنی بهوفی ملک دل بیتاب کو  
حیرت مقام اعلیٰ عاقل عاقل بیتاب کو  
عالم حسن جوانی قدرت الله است  
سینه خطائی کیا بر مرده دل کو بفرار  
نیم جان تو کی تریشی بی کساد نوک و بیا  
جان کوید حسرت است و شمشیر من  
تجربه کی شب کی به صیبت کس طرح قهر و هو  
تشنه خون دل بیتاب بین حشران تر  
کور بر بی آسمان او س کلکو لایکا نهان  
پیش کر بوش کسرخ آیا جو تو بالای بام  
بیت فطرت کوید سر بلند و کس بی

عشق کی آتش کی کشته بی کیا سیاه کو  
ز تند و یکبار بی نهان بی طاهر بی ای کو  
جو و هویت شب کوید و یکبار صورت کو  
زنده کسرتی بی بی به لولی کشته سیاه کو  
کوچه قائل بین سبب سبب مصاب کو  
طی کیا عفت بی میری منزل بی ای کو  
جمع کر سکتا نهان کوید برین بی کو  
میشتر بر طایفه بی کمالی بین سما کو  
خوش بهادرتی بی و یکبار نهان مصاب کو  
راه کوید کس شرف بین مهر عالم تاب کو  
زلزل و طماتای دیوار و در و محراب کو

از من زلم

امن میں رکھتی ہی بوجھ صحرایہ ارملی منزل بہن میں اندیشہ نہیں سید کو  
کیا بیفاق ایک نئے محب ن جوای ویری نید اور جالی ہی کشتی ہی تغیر فواید کو  
روند و شب و یابین آتش و فکاکمی مادیہ

عمر پر نہیں نہ مولین صورت اصباب کو

دوست ہی مہربان جان ہو تو کیا معلوم آدمی کو کس طرح اپنی قصدا معلوم ہو  
بیر کیا ہی اس قدر نیک زمانہ جاسی ایشہ میں ہی نہ صورت نہ آشنا معلوم ہو  
اکبرہ پالی ہی خیال یار کی جودل میں راہ مل ہی رہنمائی مکان حبس کا بتا معلوم ہو  
عاشق و کس پر جس غولی لب لباب کش کی جو یہ کیونقدر عقل ہی ہر معلوم ہو  
خطا تو ام میں کہا ہی یا کو مکتوب عشق آرزوی وصل کا نام معلوم ہو  
کا پناہی آہ کسی ہری رفیقہ سے سیماہ از و یا غریبوں کو مکی کا عصا معلوم ہو  
اسدلی مارا اول انکھوں کی محنت نکلے میں حبشہ نوران پیشکش و نام معلوم ہو

دام میں لایا ہی آتش کسبہ خطبات

صبح ہی کیا انسان کو قسم کا لکھا معلوم ہو

بید مجنون و کس خم ہو کیا تسلیم کو ہر گولاس و قد اوٹھا میری تعظیم کو  
کون کتبی الف بولی سی قد کو یار کی لام نور نور کسی کیا نسبت و کس مہم کو  
گوری کا نواز برتری رہنمائی خال غریب تیا ہی مینا سزاوار پس لوح کسیم کو  
نست نہ کیسوی جانان میں صفا حاصل ہو آیتہ حاضری ناز و غمرہ کی تعلیم کو  
مردان ہو دوست کچھ دشمن کا حل کشتن آتش غمروں کی گذار ابراہیم کو  
خوابیلاری بکر فزیت ہی ای بی خبر لوح و لکھی مشاقتش امید و بیم کو



بخت مروانده فی آتش کیمیا می بی نیاز  
چون نامون بین که اسطغان منعم اعظم

۹۹

شغای مرض بخت کوزیمب رهنو	برکشیم چون هم اگر شمار رهنو
کمال منعم حسن حبستتا رهنو	و طهارتوا کوئی مصنون آب دار رهنو
بهر آید براسی جانی بوی نین ویکما	عنا چشم دل یار کاغبار رهنو
در دم کوی تشبیه طاق ابرو کس	سوار کعبه مقصود زلف بار رهنو
فقره کونین و کار طاق کسری کا	بلند نقش قدم سس مرا مزار رهنو
بیاده پا رهنو پرواز تا رهنو یاد کی مانند	با کب نقش قدم بر میری سوار رهنو
ضمیم پریشانی کوز اهد و وار کس فر کس	کند نین می جو صوفی شراب خوار رهنو
کبکی کس جو کبکائی روی رنگین طقو	خران بین مزاج حسن کو غم بیار رهنو
فراق یار بین احوال کیا کون ابنا	دل دو غم نوجوان بقیرار رهنو
کمال موت کاشتا قی دل بیمار	خران کا باغ بین ز کس کواشطار رهنو
بخت کس دل بخت بلند کما می	غم فراق دوا کس شیر کاشکار رهنو

بر کسب کینه زنده راه بختی کس  
کسیک دوسر کا آتش ضبار بار رهنو

و زبان اوس کاکل سکیں کا جو آیا مجھ کو	خواہن اکی سیار زانی و یا یا مجھ کو
نہ سناتھا سو دہ کا نون کی سنایا مجھ کو	جو ندکھتا تھا ان اکھون کی ویکیا یا مجھ کو
شکر صد شکر نقل نہوا دلکو کس	یار و اغیار کی جھکیر کس جہا یا مجھ کو
واشد دلکی لسی باغیں جا نکا ہت	بارن غنچون کی ہر سس کی رو لایا مجھ کو

طیور لکھنؤ

مور بر حضرت کسی فی عقل و عیون  
هوسن بدم و کی جو کیسوا کا ہوا سرواں  
طالبین خلقی و مخرج تو اسالی سن  
فکر شعاریں کالی سنیار ہاے قرآن  
بعد مرون ہی ویکار کی سنجایا عجب مزین  
جوش و جشتیں جو اولتہا کی کس اوتہ ہاں  
سنا سن سہوی غلافی کی پختہ و ان  
بند کتہا کی غلطیاد کی جساروں کو  
ای صنم ہوئی یہ خوشید قیامت طالع  
حسروست سنی تیری سنی کیا نیست  
جان چاک کی تیری چاک کی ہو ویکری  
ہون وہ برو غلافی کہ یقین ہی کس  
ای قبول ہی غباری نہ انہر ہو تو ہوا  
پیرن کیا اترش جنت اند  
عایہ عریانی ہی غباروں کی کالی ہی ہوا  
ای اصل چمک چمک ہی علی جان سن  
ابنی بیماری کی حالت کو ویکر سچ سن

ہم بریانی عیون و عیون یا مجھ کو  
میں جانا کہ جہول جہول لایا مجھ کو  
کار مشکل کون و کوشش نہ تھا مجھ کو  
دانشیر صبح کی مشنوں کی حکایا مجھ کو  
مشید ماری کا احمد و ماہ کی کہا یا مجھ کو  
سیکھو ویکر سنی غزلوں کی بنایا مجھ کو  
صبح کسطلان خفت کی حکایا مجھ کو  
رستہ کی روز میں اترتہ کون کا اترش  
ان پرید و لوان کی دیوانہ حکایا مجھ کو  
نیت و زور خوشید تہا نارون کو  
وہو پین تو نہ پیتا اپنی کتہ کا ویکر  
چو کئی کوئی بازار ضریدارون کو  
سہوی مادیات عریک چہ نہ تو تھوون کو  
اسہو ہونا کی خوشید عیون کو  
زیر لائی میں ان نا اوس کسارون کو  
حکمت کل سنی غبار مرتبہ انکارون کو  
توین انہو کرا سوسنی کرفتا سون کو  
زندگی تلخ ہوئی ہی تھیری غم خوارون کو  
وہیکر نہاں حقیری چشم کی بیمارون کو

نمونہ نہیں میری کا قاتل کی طرف کسی میرا  
 چہرہ پر کھادوں کا مین یا کنگن تلواروں کو  
 جلتی کپڑائی کی سینہ میں تو دل کتھارتی  
 ملاوی قلعہ فولاو کی دیواروں کو  
 کو قتل کے اس سر پرانہ سخت بدلی پنہن  
 موت لائی تہ شب بھر کے پیروں کو  
 دہش و ترس کی کیا جیسی ہی جیسے قتل  
 غیر تو میری کئی و ان دیواروں کو  
 جاکر اس پرانہ کسی کیا یا کو نیکل آتش  
 سچم تر عکس غنک نہ بلل خاروں کو  
 سچم چھاپا ریب کوئی بیوار ہو  
 نہ لفت کی چند میں دشمن ہی کو قتل  
 حسن قلیف اس نام اوکسی کرتا ہی  
 دشمن سچم چھاپا ہی سیایس دیوار ہو  
 ضد برہن اکھون کو ملتا ہی جو باہی بست بر  
 تہو کریں رہا کی دل جادھن نکل جادھن کی  
 غیر کسی یا سو اتش نہ ظن ہی رہا میرا  
 متضام ناہ کی او از چلی اتی سچم  
 کر دیای میہ جو نہ شب کی دل عالم سرد  
 نام سستا ہون جو میں کو کی اندہ بار کھا  
 کو میں ساتھ لسی جا کی اپنی ہم اسو  
 بی طرف جوش میں سیادت شرک اپانی  
 جہز دیر میں وہ سببہ خوابید ہو نہیں  
 باعتبار خاطر بیل نہ شکفتہ ہو و  
 ترک الفت کھا داد و مکر آتش تر متار  
 دل بی ہزار ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتبہ اشرفیہ دہلی

غیر ملکی سرمایہ مصروف ترقی کے لئے

فوتی و شایسته و کبیر و بدو خست

وَمَا يَكُنْ تَقْدِيرُكَ مِنْ غَيْرِكَ

تبریک من سید محمد حسن بن علی انصاری سیدان عالم

سید احمد علی شاہ صاحب

پیشکش کنندہ کی ایک کاپی

فريقه الى بلطاسه في يومين

جامع فرائد الشریعہ مولانا محمد تقی عثمانی

بسم الله الرحمن الرحيم

استغفرکامیدہ ہیں کیسے ہی نہیں اچھا

سید محمد علی خان الزمینی از عربستان

فہرست کتب و رسائل

کتابخانه خاندان سلطنتی ایران

داعل حضرت مولانا سید ابوالحسن علی

کدو در سبزی است و در وقت و نیمه خشک

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: من أحب الله أحب إليه دينه وأحبه إليه أهله وأحب إليه بلدته وأحب إليه نسله.

آنکه که از این دو کلام و دیگر از این دو کلام

کے قریب رہنا اس کے لئے ضروری ہے

بیت نمون اکبر سید اسلم خدیج

ص ۱۲۰ کی عبارتوں میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

بالتنوين على ما في كتابه

پیشتر روزی قتلایندان نیزمانی

و نیم سوازی ای که من تفرغش کردم

حیات و معاش و نفس و لیس

کوئین الیسا بنو علی السکندر خاں

غیر خالی کون

اس کی برتری

2011

من شہید باد و شہید ہو

مجید سرابادان کو کیا کوششیں

یہ چھ سال کا میری وجہ اعلان ہے

حسبہ سید کوئی ہی متی چار

علاء الدین علی میرزا حبیبی امیر باران

وہ ہونا کہ میں فضیلت ہی میں نہیں کرتا	نہیں سمجھتا ہوں حاشیہ یا خط قرآن نہیں
یاد دیو الہی فضل کل میں ان کو لاؤ	ناتواکسب الہی از تو حق شیتا میں نہیں
جس فہم کی سب عیاریں کو نسبت ہی کیا	خدا پر موزان میں جس کے لئے سناں نہیں
سکھیں بغیر اگر تو ہی تیرا ملذذ نقاب	نہ کہ وہی خدا کے سر و نشان میں
جام دی ساقی کی ملکوں میں سب پر صفا	خمس کی کوئی نہ سناں نہ تھاں میں
خوسر و شمس میں جو رہا ہوتا ہے کل	خدا پر موزان میں کجائی میں نہیں
سیر کی اور رہتا ہوں ان کی ناک میں	میر کی حق کی روشنی میں نہیں

خمس کی عیاریں میں میں ان میں فروغ  
 کہ جس کی کو شمع سب خان میں ہو

۴۴	تیری سرور کوئی نہ کہیں	جو بڑی طور میں حلقہ میں نہیں
۴۵	کلیں میں بار کی عیاریں میں شمس	کس غزال کی گردن کی یہ نہ کہیں
۴۶	غور و کجی میں تعلیم عالمی روض کی	او کی جو سرور میں خاکس میں نہیں
۴۷	کو اید جان میں دشمن کی ہر شک میں	ہماری کھن میں ہو تو کوئی کج نہیں
۴۸	نہ زیادہ ہو کسی کی شہام میں عداوت	وہ نہ ہر میں شہ کی جس میں نہیں
۴۹	لبوں کی جان نکلی دلی ہر حالت میں	ہماری روح میں لکی تیرا سجدہ میں
۵۰	جو وی حال پہنچ وہ کیا کسی میں	وہ دل میں کہاں کی نہیں
۵۱	بہر ویدہ میں تو ایسا گماہ میں پاک	غضب ہی ہو جو برم میں نہیں
۵۲	برابر ہو سکی گماہ کی سرور کثافت میں	الہی قہر میں کیا بہت میں نہیں
۵۳	نہاں ہو گیا کہ وہ کسی نہ امیر میں	وہ ان میں نہیں

وہ ان میں نہیں

بستی با سینه دود کو نشن کر مجور اش سوچ بسند کلو

خطا کار کو لکھوئی تو سیبای و ان بنو	طول شب فراغ کا قصہ بیان نہ ہو
مروہ میرا خدا من ملا او سیلین دیوان بنو	مارا منی ضبطاں بھی عشق سبب بیان
مکتبہ ہماری تیری خدا و میلان بنو	صورت کوئی نہ تھی کی ایک ہی قسم بنو
پوری کا بابا شاہ کی او بر کان بنو	باز اعلیٰ ہی حرا من تو نہ سست نہ سلین
مید فدا فرار کا انسی فہستان بنو	ہی اسٹان کو دین تکبیر جان بنو
حبیب تو مجھ میں کبریا غیاں بنو	عجیل تیرا فوج میں تھی خدایا بنو
اسکیناں کی جلد انی خزان بنو	کرا ر لطف و فضل شکستہ میں پیرام
اسکین خزان کی کرد کھن اسکان بنو	عاشق تیری گلشن سمیت خاک اسکان بنو
ملتان جاوہ کمان کمان حکامکان بنو	پیر و صرم میں سچ و برہن پیر و خراب
سچ کہتی ہیں کہ کس کی سچی کوان بنو	سینہ پر اوس دھڑکی مکہ طانی رکشی

نامو کی بخت کا کسی نقش جو مانع ہی

سبب ہم نہ ہو دین ہاجر کس کا دیوان بنو

کہ نہ آئیں ہم کہ نہ دید کی قلیل بنو	خداوت ہو چند نہ باطن بغیر زوال بنو
دن تو دنیا سنبھل میرا کس مشکل بنو	برو می زیبا کا کس بخت کی بایل بنو
دوست تو غافل ہو زمین کا کس غافل بنو	ماہوں بکا کس چاند
اس طرح ہی آدمی کو حسرت قائل بنو	اہل کی طریقیں زندگانی ہی غدا بنو
سخت کافر میں جو وعدہ کلمی قائل بنو	می صنم کوئی نہیں مجھ کو سدا و سرا
نامہ عصاں جانا کا فائدہ بطل بنو	بشق طفلان کسی زیا و روز تو ناکی سیاہ

ای بت میرم عزرا سئل عاشق کانی  
 بنام مرد در سن و در وره کی از خود  
 از وقت جکار و وقت مستی نقلی کما  
 صرمت بعد طری حسیه اسلام ی  
 ای ملک صحرای خطبات کما  
 در لب صفا بار او نرمانی خط طری  
 ای رشک کوی جو خط طالی کما  
 کج منادی عین منی نندکی کی  
 و ام بین صیادلی کجا بین اچا کجا  
 شکر نکست زیر زمین شریا کما

سینه بیمار الفت لی تو سل منو  
 استغیر بی نشسته معون اغی کل منو  
 عرصه مشرب کده کی تنی کی منو  
 چاشنی منو بنیده کافو کای منو  
 در عالی عشق کوا کسی کای منو  
 نه نوی کمر محنت کی منو  
 کور غلط کی نیال منو  
 کور منی میری کی کور کی منو  
 طبع ای کجه میل و قمر کی منو  
 کشته ابروی آتش تنوع کما

لها یکنایه خج صلا و کما  
 بدست تیر کبه بین بکرو دل و نو  
 شب تنهایی جنم بین محی رگشی ی  
 ناله صبح شب وصل و لای ی  
 چاه صلا لاکه قویار کی موزولی ی  
 بفراری میری رگشی ی  
 دوری کسی کوه دیر کو کرا ملک ی  
 ندم کاری ی مکان صیاد تیر ی

نغمه یلو کو مبارک بر جگر کما  
 دیکلی تووی اب اما کده بر کما  
 وزع یلو سی نو کرم بشیر کما  
 خالی مونا ی کمر من کما  
 مصرع سر دین کما  
 نه تو دیکتی ای او بر کما  
 نه تو دیوار کما  
 و من کل جای کما

مادان ۲۲

یا فدا کنی از او کسی نیست بخدا  
صاحب دل خاک و لک از کافریست  
کوی صورتش بن کجاست کی برآوی  
غور و غلط کسی مانم قدر خوار و  
و هم چو کاغذ صاف باد تا بر مود  
خللی اندر کسی بیاور جو موافق بر مود

نظر آفتابی و زلفی جو غمگین  
کمال حبیب صانع کن باطن بین  
بروز ویرانه بن مجسمه خاک رسیده  
پیرنگه جامی پایا جو دو سر کا  
جانم سی سافت بی او شکسته غمگانه  
کین موزان جدا کسی زرنگه

سینه شمع و باغی دم خرمی کا  
دلا بیا و شمع کسنی جو تیری  
خبر از سینه کار گل و پیل کیا  
غش آفتابی اکثر سری بنا جو  
نماست و بکتابون کوهین می صفت شود  
نکات کسی میرای مزاج

دل تیراست کو فریاد و فغان کری  
دم خیمه بدن کزانی  
جمل موی رخسار ندیان جووی  
رند غمگین برآه بی جان کم طریقی  
ساقی اکی کیا شکر اندوه ملا

بلی غمگین کو قفسه بیدان کزانی  
و شمع کزانی کو غمگین  
شمع کافور کوی جرب زمان کزانی  
سکس کلسیه جلی کو فغان کزانی  
ابو ترایی میری نمون کو نشان کزانی



اگر کادو خاک بهی مسکن سبکما

۴ بین توشت و منین عاقلی بون نمی کیا وری

۲ یکس اورهای صاف ده مافران کسی

۱ سکه افسانه و کبا و کیا می خواستیم

انتظار ملک المونسین بین میزایم

۱ بع کاشکی کور و نس بدن نیلا می

کبریا کامضمون نهان میده سکینی

۱ ایل اسلام هویت نهان میشو امیرا

پنوت هی دو دانهن یارکی الی انش

۱ دل کا احوال هی اکنو کویان کرنی دو

۱ جور و صفای یار کسی میخ و من

۱ بتادی نهان قبول می غم قبول است

۱ و یکون تو کشت - نهان و تاسی را

۱ رو اسقدر که آید وی ابر تر

۱ بهو نمی نه راستنی بین تری قد کوفه سر

۱ ده کم نصیب هون که میسر کسی

۱ آینه کسی حجاب نه توی صیب کا

۱ مغر مند و پیش یاری کبر کس آینه

۱ بیامد آن کسی می میرادل حنین

۱ ایل و دولت کو بدینج مکان کرنی دو

۱ کاکل بادی بر افی کاکلان کرنی دو

۱ باغمن تخم میری اهنو کویان کرنی دو

۱ کمر نادر اکنت کویان کرنی دو

۱ بخت خفته کویری خود کشت کرنی دو

۱ اسمانی کوی می سواد جهان کرنی دو

۱ موشکا نو کوی کس کاکان کرنی دو

۱ میری دشمن کویری عیب دیان کرنی دو

۱ دلیر هجوم غم هو چین پر شکس

۱ میری خوشی سح ملک میرا برین

۱ انسان اضرای بت خوشی برن

۱ اتنا نه پس کبرق کوی خنده زن

۱ هم بله نازکی بین کل ماسجهن

۱ معشوق تو یوان سر

۱ مشتای کسی صاف کوی شکس

۱ ایبا لطیف و صاف کوی کس

۱ اسکالا

*[Signature]*

[illegible][illegible]

14





و بیکایا کسی بری بکری خال چرو ز کچین  
 غنیمت جانتی لاله اینی و زو سوجا کو  
 جمن مین باره روین جور ویا بون تو اکول  
 کتون کی باکجه چکنا بنا باسی شریا کو  
 فخری بون حسن زکریه ابداد کی امید کلین  
 نکالائی ہی حسن مالی کبان خدا رکعت کو

و و محبوب صیان ہی تو توانی تیری کو چه کی  
 چڑایا شخ کسی کعبه اور کشتن بر حسن کلید کو

سینه امان محبت کا بکسر انجام ہو  
 شیشہ بین او توی بری بکجه قبول  
 و لکھو نشو انش کلداسی جلاسل سپند  
 نالا اول قنای مین تھی آرام ہو  
 منع و لکھو کچ لب بین ہی ان لبیکانی  
 وسطح حس سطلین رہر قفس کا دام ہو  
 و فن مون دولت کدوی یار کی بلبلین  
 اوس صم کا اشنانہ میری کیر کا بام ہو  
 اسقدر شوق قبای تک و صحت چاہن  
 عا مہی با نوبہہ جو بسبک ابدام ہو  
 کیسی کیسی راجتین تانین ہی کو می مارین  
 بھج صفت کسی مہو و اوس کلی کی شام  
 می سی ملو و اینی بھوئی ہی اوس کھانک  
 ویکٹی لبر ز کس ملکہ کا جدام ہو  
 و ست اندامت ترا زوی خرو مو و  
 و د تل اوس شہسختی تیرہ جو بلو دام ہو  
 ابر و ریا مارا اچا غریب میسک  
 نا خدای کشتی می سانی کلن قادم ہو  
 صر کا شہرہ مو چکو تھا کین نوای عشق  
 کار مروانہ کیری کو می کیسکا نام ہو  
 جلال وہ جلتی ہو دل بستی ہن حبیر قلم  
 کام وہ کرتی ہو تم حبیب کیسکا کام ہو  
 کچہ کلف جامی دولت سرائی یار مین  
 نقشہ دیوار و روین طلای بام ہو

بیتقراری مین میری مار سید از مہدا ہو  
 سر کو دیوارستی نگار و فی تو و رید ہو

چونم با کشتن پاکیزه کبر میدارم  
خوشحالون کسی زمانه عین ریشاقت  
ایر میسان کی کرم سی وریکتا لاکهون  
شعر کوی من میری طبع کو وقت کس  
لی نمود و مگوی رسنوی نموداری کما  
جمعه سافر کی تو دور نشکستی و کس  
ایکدم بین من نهاد و لایکشی شریک  
باز عالم این مرا جاشی بی بد و خشت  
عبد میری بن طبیعت کو جان و دم کی  
حلقه لکشی و ده چهره روشن فطرتی

صلیب یقین کس دوست سار  
مهر زبان چون نظر کس تو قمر پیدار  
کو کس تو کونی سینه اولد کبر پیدار  
نشان ز لبست یون تو ایام صبح و شام  
ناوت کی طرح ده یعد و هم کبر پیدار  
مین تو پوشیده را کمر و سفیر پیدار  
نمک و دلت سی اکثره در پیدار  
صورت پید تو چون خوشبخت پیدار  
خوب صورت جو نهاد و لایکشی پیدار  
ظلمت شام بین بی نور سحر پیدار  
میری اشتباه کل اندام پیر بین ای آتش

فکر یکین من میری رنگ انتر پیدار

چو کین پاری مودو کو جلالی نخلو  
اوسکل باریب کی نالو کس پیدار  
باغین ای بوسه اسکی بی تو دو کام  
برق شمشیر کی پاری جلالین جلین  
سایل بوسه کو دهم پیر کی کتای و شوق  
کرمی بڑائی پنی کورن او کرمی پیر  
و وفیق من پیر جلین پونین کران او کی

رنگ کس خاک بین زندو کو ملالی  
فتنه چشم کبر خواب حکاکی نخلو  
لیک و طلاوس کا جکر ای حکاکی نخلو  
راه کو کاشنی جاده جلالی  
نیاطینت هو تو پیر والی بیالی نخلو  
وقن و ناوت کی عالم کو و کالی نخلو  
پنی فرمائی پنی شمس کی نسلانی نخلو

کونیشمالی نمودن شکست بین چنگو و سار	طفل غنچه بی غریب اسکودالی بخلو
چو مسفتی می رخسار نه طلی بود و کایم	کو کسوت دریا جو پس کی کایمالی
موج چیا کیم بلکهای غمنا را اندمیر	ره نشین عاشق کوراه تنائی بخلو
مستور رخسار کورم روی کی نه کس	کونسی حانی پیما اک کجائی بخلو
بهاک کورهای شیدا کسی کبان جاوکی	قدم ایستد کیم کورین ایماقی بخلو
ایمنی با توی سی نه اندمونا کاکا کتوا کو	یون جلو پاو کی او راستائی بخلو
کوی معشوق بین ای عاشق عالی بود و ناو	سید شگون یک خاکس اورالی بخلو

انسی کجی کوی اتی بن جوید لاکه دیر  
چشم اشکبار کی طلع اشو سالی بخلو

حاضر بین هم معرکه کارزار	مرغ قبل منت کی او پر سوار
رسوانه نادر کی دل میقدار	بدنری شش عیب کی حسب اشکار
از یک ضاکی سنج کف دست یار	خون شید مروف فاس زوار
یارش انیسیر زلفه وال درغدار	طاوس دام ابوسید کاشکار

زاهد فریب رخسار جادوی یار  
بیمار بودی جو که بر میر کلا

نمک سیمت کی عود کاش می برقی	لیدین پاس یکد دینی بن دورا فاده
جلاوتی می انی کرم رفتار می یار	کشتکی بن عمارتی ابله از میندان
بیمار اتی می دیوار جلوسیه یار	کیربان پیاری بر باندن انی امی ومان
نه او نه کرد و دیر کور غارت بن خوش	دین سخی صوط کرلی قدر دیکها تهنی فدا

شود ای عاشقوں کو اپنی عشق تو کلی و لدا کر

محبت سے محبت ہوئی ہی رہے گی کسی کو

متنای کہانی ترشہ کسبیرین کہا ہر ون

بیابانی توہی عینی دعا جادہ تر خندان کو

غیر افق و دوست کا مدد نہ ہو دشمن کی دالوی

محبت ہر کوئی ہی کسی افس ہوئی کسی کو

ایس جو مانتہ اوس محبوب کی ٹہنہ ہی میں آتا

بہاوی تو تو تو کوئی نہ تم سبب تک خندان کو

تجیرا موندہ ویکہ کر پڑتا ہوں سو وہ قتل اللہ

جسمانی ہونی سما آتا ہوں بن قیظ فہر کو

ہر ایک حلقہ میں ہو سوسل عاشق کی کجی ایش

عند محبت ضابطہ وی اس افس پر نیش

ہی ترالی ترش عشق و جا کار کی ہوا

کجا جادہ صفاں میں ملی سر مارا کی راہ

رہنما باد اہی کا ہوا عشق و جا کار کی ہوا

بہوئی ہم کعبہ مقصود و کسب کی راہ

کشتہ عشق کی در بک کیا حقیقت

مردہ کھلائے سر مارا کو صولدار کی راہ

سندھ و سن ل دیدار کا مشتاق کیا

یکت کل کی بجائی میں کھلائے کھلائے

بہشت تر کسی کیا طالع بدلی دیدار

حشر کی رو فیسی و کیدائی میں کھلائے

کشتہ سنی لہ لہ میں ہر بایاں و واج

یوسا سر عبت تک متائی خریداری کی راہ

بہن محبت کوئی دنیا میں سکند طالع

انہیہ رولی بھی قتل کیا بیابان کی راہ

رہا لب باہم کی جو دیدار کر کے عالم وہ شوق

ایکے عجبائی ہی کافر و دیندار کی راہ

دس قدر و لکو نگہ اوسے کفا کیا

زیستہ مئی نہیں اس کعبہ کو پوٹا کیا

بیل ترین جو تیری کرس فنا کو ہوا

طور کو واسطی سرمہ کی کیا خاک کیا

بانی ہا کی نہ کسی تیر جی تکہ کا مارا

دل کافر کسی ہی چشم بیت سیا کیا



یا دوستی و عهد فردای عجب کیا اسکا  
کسی طوفان شمس نه ظلم بر روی او صحن  
مهرش از کیمسونه تو و ستار کمال  
قطر ابراهیم بر او کس او بر عایب تنها  
کون کس با این لای می خوش شامست  
نمایه کس نمی توانی عالم نور

رو بر روشن کو کوری روشن افلاک سیاه  
سرخ هوا که بهر یک مسکن نایاب سیاه  
بخت زکنتی اما رادل صد جا که سیاه  
اشپشکی می تیرا اموی و الاک سیاه  
کل سیه بونی سیه بود سیه پاک سیاه  
کو بی سس بهر سواری بوستناک سیاه

۴ حسن یا با زمین لکن ناله آتش سی و دان

کو سون که بر روی جلک خرس و خاشاک سیاه

با سر دل رکتای منظور نظر بر آینه  
حسب سبب هر سالی او تن قلمی مود بر آینه  
جامه کس بگر بگو و کلا که جیبا نه خمرای  
جانگی او بر خشت برگی کس صورتی خاک  
و یکم که حال زبون کو میری در چرخ بکسیا  
جاکی او شمشیر دروکی مقابل با جلا  
اکبر که کز یکدن دیگانه روی صفا  
مورد نفرت کوی مجسمه نهن حلال بود  
رو بروی یاد مولی می زبان بولی می  
اب زمین بر او می ری که کز خیز صفتای  
برنده کوی خیز صفت بوی آتش خوش

نیکت برسی منس اتای برابر آینه  
نگری نگری بود یکا ایکدن کوه مکر آینه  
اوس صد نام کس کو و کلا و ن کو کلا آینه  
موند تو و کدن یکی دسفت کی بر او آینه  
یارگی دل سسی می تیار صند بهر آینه  
ایسا کیا منی موی می خود که آینه  
مین و مفلس بون نهن حکم میر آینه  
مجموع صورت ششاه تو بای کیو مکر آینه  
کسر طح طول کو کز تابی سخنور آینه  
کر جفا اراسته او سکو مقرر آینه  
خود بندی تا کجا اطلاق ابرو آینه

نورانی او

یہ شہن لی وجہ ای قمری اگر اس کا

معشوق تہن کوئی حسرت نہ زیادہ

کیا کئی تہری عاشق بنایا ہوا ہستی

کلی مریں سچیکسی بکرتی میں کس کرم

بستہ در کنگ نامہ اشکس کوئی خاک نہ چہر

لکھتے ہیں ایام ہوا کی آہ تو کمر

اندھ بنی دل سستی میں سرور کی طرح کس

مستی نہ الفت میں ہمارے جانی ملک طرقت

منظور نظر دل میں کیا ہو کیا ہوتا

صورتی جو سستی ہوا ہونہ کوئی غما ہوا

آج ہو سکون کھائی ہی مقرر آید

مشاقق میں کس نام کی دیکھ سنی ہوا

وہو حسرتی زیادہ ہاں یہ انجم کس زیادہ

سب جانیس افزوں ہی یہ قائم سنی ہوا

اب جہنم کی ایک جہنمی بن قلہ کس ہی ہوا

میں سب پر انامہ سب کس زیادہ

اکس نہ ڈا کر وہ دم کس ہی زیادہ

کس جہنم میں جہنم کس ہی زیادہ

تغویق افزوں کس کس کس ہی زیادہ

محالہ نہ کس کی تہن کس زیادہ

نار تیر غم کی کس کس زیادہ

خود کس ہی وہ ہست عاشق خود کس زیادہ

کس اعتراف وہ ہلا کس کس زیادہ

ہوئی ہوئی ہستی افق کو کس زیادہ

کو بیہوش نمودنی میں کس زیادہ

شغل کل ان کو کس ہی کس زیادہ

کس ہی وہ شوق ایندہ کس کس زیادہ

تہن کس زیادہ ہو تہن کس زیادہ

خدا یا و آتیا بگو توں کی بی نیاز کی کسی  
مسیحی صبر کی تو او کی عزت کی کسی  
طرح جاری کر کی عاشق کو جا بھسی ہر  
رنگ سبزہ رنگ نہا ہوں رہ مجھ کو کبھی نہ  
صفا کی طلب کسی نہ کہیں ہی بھر و پروں  
جہیز سداوہی ای ستی میری کو جو کو ہر کار  
بیلا یا کسم اعظم کو فسون حسن الی الی  
نہاہ ای فریو فوس کی اللہ کی مان کو  
سہرہ و نشتن تن پاد او ترین کہا کسی  
تن محروم کا میری بڑی او سب جو صدا  
رہن ہن بند ایک کان ملا جلتی تھن  
شبکے نیل ہی آتا ہن کو غریبان پر

ملا باہم حقیقت زینہ شش نمازی کسی  
مہ کنعان کو کیا نسبت ہنی خورشید کسی  
کریمانی جاگتوں کی یار کی دامن و ماری  
بیابانی ہی پتھر و جملان کی سفر ایسی  
ملا رنگہ سبک رکابی ایغہ ساری سحر  
نہ کلاوی خدا اس کعبہ کو جلی نماوی  
فرشتوں کو حقیقت کی لیں عشق مجاہد کی  
سفر اوتین ہی حاکم اوی قابیہ زینہ  
مہی و دریای خون جاری تیری نفع حجاز کی  
یقین ہی موم سہا جانی اس کی نگاہ کی  
ہنرہ ٹوٹا ہی اکہون نی میری نظارہ کسی  
ہنور اکہ نہان وہ شمع رو سبک تو ازی

کینت خامہ خوش رفتار ہی کس حزنہ آتش

قدم ہن کی ترکیس را سونیت بین نارسی

صبر و حیدر سبب کی لیں سل جاری  
بوسہ خال کی سو دین ہوا ہون بیندار  
یار ہشتن ہن ایسی سنبلا جا  
حاملہ جسم ہوی روح ہی کا حوصلہ تہا  
نہرا و ہر را کی ہر کہہ تان

نہ سبک ہو جو سہم او سی غافل جاری  
توئی مجھ ہی ترا وین تو ہو سبب جاری  
یا الی بھی بھی کوی قابل مبارک  
کوہ نافہ ہو تو لو سبزی یہ محل جاری  
و عین کوئی ایک سہیل ہر

صوبیچ سدره منن بن باز انسی  
 بیکه تن کوید خلا کس العتبه مجله  
 غرق غرق کس حق منن منن منن  
 رور کر کر کر کر کر کر کر کر کر کر  
 خدا خدا خدا خدا خدا خدا خدا  
 خاکسک نیکی او به به به به به به به به  
 شمع سادگی میری اندک ستر ستر ستر  
 زانوئی سسی کس کس کس کس کس کس  
 بار خا طر مو غلام کاس کاس کاس کاس  
 محبتی بر استین قریب ده دویمه ولما  
 همه غیر کیا جانوئی کس کس کس کس

پیر کیا کیا کی کر باون کو منزل بہاری  
ہو کیا کوہ کر اسکی تن سبیل بہاری  
اوسکی رنگیر ولسی ہون میری سدا بہار  
بہار وہ قہری بہن جسکی کوئی نسل بہاری  
بہار اوسکی کسکی کا یہ اوجہ ہی حاصل بہار  
کہ سچ ہی کسی کوئی کی حاصل بہاری  
ایک بر ایک ہوا سبک محفل بہاری  
کہ سبکی جو روانہ ہو سب ہی منزل بہاری  
نہ خدائی میں غور نہ کسی عاقل بہاری  
کرونی یا پیش سلیم ہی حاصل بہاری  
ہو کیا مجھ کو سنار و مہ کمال بہاری

۱۔ افسانہ نہیں نظر کا لبتا جیسا

میری اکبر کو پیش نہ بیگم تیرا قول نہ باری  
 کجہ نظر آیا نہ پر صفت نظر آیا تو مجھ  
 جس کی قدرت خدا کی رونظر دیدی  
 روئی کل ای چشم لہ ابرو نظر آیا مجھ  
 رہنشی لکویا کربان میں خوف و یور  
 رہا جو ہیں اوس کو دک تقاض کی رواج  
 راز و دل افشا نہو ابد کی رستہ باری

سیرت باغ اکنون کو کہلائی حال یارانی  
 تیری نور او سکو سجھا میں اوس شفاف رخ  
 ریزہ صفحہ میں دیکھا جو عالم کی طرف  
 حیرت و فرقت رہا سینہ میں مروج  
 جس کی جلو کی آمدن میں رخسار ہو گئے  
 لکھناں کی صوفی بای باکو کا چوکا دیا  
 سناج کا تیری کانی کیا تھا ایک روز  
 بیہ اشتادہ کزیری ہی اوکل چشم نہ کم  
 دستگیری ہو کہ لب کا مہر مہر خوب طبع  
 خال مشکین کا تیری جس راغشا پستنا  
 زنی خرافات سے وصل و اعلیٰ کی ماس  
 حب تیری روی عتاب ہو کسی شبہ کی  
 قتل میری نہ قابل کی طواری استین  
 بلی گناہی کی دوسری دل میں اکی گئے  
 تیرے کل ہی باغ عالم میں کہ جس کی درخت  
 جابجہ کی طرح میں کی کیا او کا طو  
 توانی و کلائی صنم رخ کی حالتی جو ایک  
 وصل کی شبہ کرو یا سیکار عجب کی  
 مہر کی وصلی کی تیرا نہ ہو ایک گشت

نہ گفت سبیل سر و قد کل ہو نظر آیا  
 جس کو کوئی تشبہ کنایہ ہو نظر آیا  
 یوسف اسن زار میں ہو نظر آیا  
 کور کا پہلو میرا پہلو نظر آیا  
 صورت نہایت حسن کرنا ہو نظر آیا  
 مافزایان کا شہ نہ ہو نظر آیا  
 رنگ لب نہ لایا کل تشبہ نظر آیا  
 بو گل کی یوں اگر ہو نظر آیا  
 رال تکی کی جو سقا ہو نظر آیا  
 سو گیا تو خواب میں نہ ہو نظر آیا  
 بی طرح سمجھا کر ہو نظر آیا  
 لالہ آتش رنگ آتش ہو نظر آیا  
 پنجہ و ساعد کی تابار ہو نظر آیا  
 پر سخن میں ایک تکیہ ہو نظر آیا  
 کل ہی اواریہ ہر ایک ہو نظر آیا  
 کعبہ سنتا تھا جس وہ تو نظر آیا  
 دام میں صبا کی اہو نظر آیا  
 دست و بازو تکیہ کی قابو نظر آیا  
 قطعہ اوستان و بار ہو نظر آیا  
 چشم دار

چشم بی سده جو و کسلای کس عجب نبانی

دست مری را در تعلقه جان و قطره ای کس

تیری ده و پیش بر کسینه ز لعل بقطره

گاه اسیر بگویم دوش بند نظر آید ای کس

توئی زلفی او یسیر بگل سس و عود و عطر

شاه با حسن لب و خنجر نظر آید ای کس

تیری و دران چرخ کمانی روی بوی کس

ای روی و در کفایت من بجز نظر آید ای کس

مشک و عنبر کی بود من و کس کی سده

طره و عطر من و عطر آید ای کس

بی نفع و کس عجب ای بی نفع ای بی نفع

حسب تیرال کسین باز و نظر آید ای کس

سده و کس کسلای یوا کس و کس

بیا کس بیرون و کس نظر آید ای کس

یاد کس کس کس کس کس کس کس کس

بیا کس کس کس کس کس کس کس کس

و افروز کس جو خور و کس کس کس کس

صفحه و کس کس کس کس کس کس کس کس

شاکس کس کس کس کس کس کس کس کس

و ای بر حال کس کس کس کس کس کس کس کس

و کس کس کس کس کس کس کس کس

نیم حانی صوری کس کس کس کس کس کس کس کس

و کس کس کس کس کس کس کس کس

اینک کس کس کس کس کس کس کس کس

کس کس کس کس کس کس کس کس

کس کس کس کس کس کس کس کس

و کس کس کس کس کس کس کس کس

کس کس کس کس کس کس کس کس

و کس کس کس کس کس کس کس کس

کس کس کس کس کس کس کس کس

و کس کس کس کس کس کس کس کس

کس کس کس کس کس کس کس کس

شب فراق میں ایک دم نہیں قرار آیا	خدا کو ادھی شاہدی ارشاد تیری
وہاں انبیاء ای کل بدن موطر ہی	صلی کی نہیں حصہ میں ائی تو تیری
بڑی مٹی مٹی فراق قسم ہی فراق کی	جواب ہی نہیں رکتی ہی گفتگو تیری
میری طرف کسی صبا کیو میری یو کسی	نکل علی ہی بہت پیرن سی بو تیری
فرستہ ہی تھی گئی ہن منشیہ شاعر	یقین نوا ملک الموت میں ہی تو تیری
یہ کہوش فلک پر کسی توانا منت	قوی ضعیف ہی کرتی ہن جیتہ تیری
بشر اب شرم و حیا و حجاب کہو یہ کی	وکیائی کا ہن کفین کسو تیری
رہا شبہ میں اوکس حلقہ تولی کسی	یہ عقدہ ماتحتی کو لکھ کر میں تو تیری
ہوا جو دسیر اسکا ہی بای قابل کاس	حساب ہلائی کا شوقی میرا ہو تیری
شب فراق میں ہی روز وصل تا دم صبح	جہان مانہ میں ہی اور مست جو تیری
جوا پر کیرہ کنان ہی تو برق خدائ ہی	کسی میں غوی عبادی کسی میں تو تیری
یہ جاکب جیب کی حق میں دعا کی گئی ہی	ہنودہ دن کہ در کشتی کمری رفیق تیری
کسی طرف کسی تو کھلی کا اثر ایشہ حسن	فقیر و بگتی میں راہ کو بگو تیری
جمن میں صبح کو جا کر نہ موندہ دکانا متسا	برکات آسیدہ حیران ہی اب جو تیری

زمانہ میں گوی تجھ سے نہیں ہی سیف و جان

ریلی موکر میں اتش آبر و تیری

کوچہ دلبر میں میں بلدا جمن میں مست ہی	ہر گوی بیات انبی انبی میں مست ہی
نشہ دولت کسی مہم میں میں مست ہی	مرد مفلس حالت پنج و شصت میں
دور کردون ہی خدا اندام کہ ہم دور شراب	ویکتا ہون حکوین اس نغم میں

داغ تکه و پیکان از کیندن این در و دیوار  
 که خوش چشم غم از آن کردی تا روزی از آن  
 باغ و میثاق این او چو سیه بگونگی بخت  
 بی جوهرانی صفائی رخ صیقل آینه  
 آنکه ساق و ران کی نام کو کمر نای عطا  
 و فتنه محراب از این بر پس اندازی افسردگی  
 که کوی از این نیستی کوی وطن این مستندی  
 کیندن کوی کوی سوسن و انار گلزار بسی  
 کوشش کار از دهنی در و دیوار بنا من  
 بر روی این صانای جود دل و انار جودانی  
 باریک کمر کسی غمزدن یا کسی نازک  
 مشکند روی می رود و کوه تاب کسی جدا  
 کیو کمره بر لبه شعر و عاقلی نشان خود  
 بودی نه صفا من تیرا به از این تو فغان  
 کبابینه اوس اوقاسی بجا ستانای دلکو

کون محبت کیندن جوی کیندن این مستندی  
 خوش بر من ابل و طبع جوانه بر من مستندی  
 زنده و تیر بر من تیره کفن بر من مستندی  
 اوی زلف یار کسی نام و فغان بر من مستندی  
 ای خوش طالع خوشی و بر من من مستندی  
 و فتنه محراب از این بر پس اندازی افسردگی  
 که کوی از این نیستی کوی وطن این مستندی  
 مستان این و دیوار شمشیر و فقر ایسی  
 چه کیندن نسکی باندی که کمر طر ایسی  
 بنده سی بی کوی این کمره فقر ایسی  
 و یکس نهی البته کیندن بی کمر ایسی  
 جوی این طبعی بودی کمره فقر ایسی  
 شمشیر بر من تیرا به از این تو فغان  
 سید از تو کوی قدر و سحر افست کمر ایسی  
 شمشیر فقر دار کی سیر کباب ایسی

زلفون کی طرح قمار مایه  
 ایما شمس بر من تیرا به از این تو فغان

عشق اوس کجای کونای برنا و برنگ  
 محموده کما و نهی مرد فقیر کی  
 اوس شمس کوی کیندن عاقلی فقر کی  
 سید کیندن کوی از این تو فغان کی



صحرای بیجای بین شهر کی طرف  
 لی باغی بوسه عشق مسکین کو دی جی  
 پیرا کہ کیا دوست کم گشتہ غریب عشق  
 غافل ز غفلت بق بوسه دوسی خنده زن  
 زنجیر کو کون پن بند کی میری سر کشت  
 دیوہ کس کرم کی دروازہ کاہی دل  
 اندری اوس صنم کی بد مکی ملا میشت  
 خاک شہید یارسی ہی ہوئی کبیلہ  
 دم بند اوس کار مریوں کی تیری کردیا  
 وہ محل لب ہی میری شاہ حسین کا  
 دیکھا مشیر کار نہ دیو املی کا کو  
 جہر ای منی جاک برین کو دربرین  
 جس تو دیمین شریک ہوئی اپنی کار کو  
 جیسا کہ شاہان ہون میں روز وصال  
 اوس طفل شمع کا جولیا ہی زبان کی نام  
 آٹھ لکان تہی کہ کس کمان پانسی جا ملکی  
 تیری زیادتی میں تنو کی کسی کمی  
 اوس ماہ جاردہ کو ہی حاصل کال حسن  
 تعریف تیری حسن جو انکا کیا کروں

کم عقل ہوئی ہی جنوں ہی شہر کی  
 مولی میری سوال ہی صورت فقیر کی  
 تاثیر اس میں ہی دعا امیر کی  
 باران غم سی ہی کل آدم غمیر کی  
 کہیں ہی مافواں کی تصور اسیر کی  
 زنجیر میں ہماری صد ہی فقیر کی  
 جامہ ہی حسیم کا کہ قبای حسیر کی  
 رنگ اس میں ہی کلال کا بو ہی غمیر کی  
 اوار بٹہ بٹہ گئی ہم صغیر کی  
 سودی میں جسکی کتنی ہی کڑی فقر کی  
 اس بادشاہ کو ہی نہیں جا فرنگی  
 لی ہی قسم تو کس خدای کیر کی  
 حسرت ہی رنگی لب مضنون تیر کی  
 شہد کو نہ شہر نو عید غدیر کی  
 بوائی ہی جاری دہن میں سسیر کی  
 اول کی کہہ غم ہی نہ ہمارا غمیر کی  
 ای عشق خیر جائی حسرت بر کی  
 رخ میں صفای سینہ روشن ضمیر کی  
 طفل میں تجھ مال شکنتی تہی ہیر کی

دیکن اکرم اول سودا زده ده نصف

پیرموسیٰ جو قبیلہ صد اواز کی ہے

بہارِ شریعت اور فقہ و مذاہبِ اسلامی

کوہک نزاری مجھ کو خوش حالی

شہزادہ شاہجہاں عالم علی شاہ

علاء الدین عیسیٰ بن قاسم بن علی بن ابی طالب

100

توفیق بن علی

[illegible]

100

10/10/1944

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

1940

جس میں پہلے میں نے مکتوب لکھا تھا

07/0000-0000

سید ابوالحسن علی مدنی

دینیوں کی بیعت و عہد شکنی

شیخ الاسلام مولانا محمد امجد علی صاحب

عوسق مہر اس کی پیسہ پیدہ دہائی پر

کتابخانه ملی ایران

آئیں رہنمائی مریاٹ سکنہ ورلڈ

اس خزانہ کی بنیاد پر عمل پنداری ہر ضراب

سبب جو بنوئی اسی لیے دنیا کی سبب

عزت اعلیٰ میں میری ضعیفیت پر مجھ کو

ایک تصویر کے کچھ سی ماہ کی تصویر

پیشانیستہم کی برائی زبان تو کرم کا۔ ل

نیتہ الدی کا کہنا ہے کہ کمالی شمیری

مشترک می باشد. به عنوان مثال، اگر فرض کنیم

خون بدلی ہی میں غنی و ثانی نہیں

کازو و ندر او ایندی تری و ده جینده

ان قسم خطیر کی قیامت ہی جو آل سرکاری

کونستانتینہ کا داندی تواری و اسٹوڈنٹ

پیشانی انفرادی بہترین دوسری کڑا آتی ہے

کہیں تو شمس کی اس علامہ کرنی کشت خضر ہیں

فرماندهی کل سپاه پاسداران

حاجان کی طرح ہرگز نہ ہوں میرا یہ گندہ

[illegible]

100

منه

1941

[illegible]

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

ویکده لی یار میری سیفت ندیالی تیری

مہدی کسی تیری بات تو کی کل خر و سبک	جو نکی فہم سچ کسی سینل شکست کھائی
یہ خبر کبریا رسائی اسل پرین	افینون نہ تنگ ہوک کوئی می پرست کھائی
منہ دیوے کر کسی پرنہیں ہونے	جو جہای بیان کھائی جو جہای سوز کھائی
دل کو ترس کی ہوا صل شکست کی	وہو کا کباب مرزا کا و چشم کھائی
ظالم کو کسی ہی نہن بک جہان میں نفع	کمان نہن کباب جو جھلی کا شمشید کھائی
نہ خوشی افزین پرچی انکوں کی سڑا	بہر شاخ ناکس سہر وار لب کھائی
طی کر جھون کھائی میں شمشید وقع اردو	تا جند ہو کرین بہ بلند اور لب کھائی
اس منہ دہشت بک کی جا کو نجات ہو	جھوٹی بری ظلم غنا صر سکت کھائی
وہو کمانہ ی بک کی شوق کی جالی کا	مل تو کمر نہ جلی کی ہکام حبست کھائی
برخواست ہادی جو جب جلی میں	نم کون دیکھ کر کی غمنا ری نش کھائی
جہاں او کیشو کرین جلاؤں تمام تہا	میری حق میں دہوے اگر وار لب کھائی
اوس لایہ رو کی جس کا حبس ہو این	کھانا ہون دلی یوں میں کرک صحت کھائی

کھتا ملی وہ ہول نہ ای سستی نہ دل

نہ کس نہ بائی آتش ملت کھائی

بغیر میں نہن عاشق ہون جانی	ہی موسی ہی ہی پیدہ لہن خرا لی
سینان ہم میں ای موسی جانی	سچی میں تکی ملقبیس
کھلا سو حین اوز زبون کی مرکر	پریشاں خواہی ہی پیدہ زندہ کالی
یہ کون انہی انس نہ کس کو	کڑی جاتی میں سہر و بو سنانی

کی دیکار

وہی دیکھا کہ تیرے کس بھی  
رنگا ہی عشق کی کس درد سہی  
مسد غم کی طرح روخانہ بردوش  
تیری کو بے کی مشتاق کی  
وہ کی کس تون و بای قابل  
بیتہ تی ویرہ ہر یکہ بن کو  
وہ خط ہی باہر کس رفتہ  
نکلتی موند س تجا صدمہ کی نہایت  
یہ مشتاق کس جو مقبول و رکاب  
ایں ہی ہوسہ خار و داغ  
سنبھدی ہو کہ ہو کا فور پر جسد  
خوش و فربہ تی کس غافل  
میری جو ہنرمانی وہ لوک

جو دنیا ہی شراب ارغوان  
ہمارا جامہ تن رعبہ  
بہت عبا ی اقامت وادہ  
جنم ہی بہت اسما  
جس عشق شراب ارغوان  
کری عینک طلب بیہنا تو  
وہ سبز ہی گلستان کی نشانی  
یکڑی بای پیغام رہا  
صبا کی جان تاجون مہربان  
بیای عتی آئینہ کا پان  
کوی مٹای بیہ و مانع جواب  
سک کرتی ہی مردی کو کرا  
کفن کچھ قبا ی زندہ کا

جلالتی دل اتش طور کی طرح

کس بردہ نشین کی سن توانی

وہ افسون ہی جاری شر خوانی  
میں کس دیکھ ویریا کا پان  
بیوں کس اپنی لکھوں کر خدا شوق  
دل عالم عشق کس ہی مانع  
جو ہنستا لکھ ہر جامہ  
ہن دور شراب ارغوان  
قلم بھولی سبب کی روانی  
ہی ہر فرد و تیری نشانی

فراق یار کو دل پوش جان ہو یہ یوسف کرک کی بنی مہمانے  
 وہ ترک ابا ککائی آتش کل کتاب طایران بوستانانی  
 کمرنگی یار کو عزیز شب وصل عیان ہو جائی کا زار شبانی  
 مو کوئی نہ مراد دل کسی اکاہ رہی مشتاق کو شش اپنی کھاتی  
 بہتر کی مثل ویریا ویریدہ ستر ستر کی اوراق چشمو کھا پانی  
 آوار کی صبا مثل چہر اکاہ سلامت ہی جو اپنی ناتوانانی  
 ہماری قبر پر وہ شمع روائی رہی روشن چراغ مہربانی  
 مولانا ہی وصال یار کا شوق فراق ابنا کو کرتا ہی پابانی  
 خدا کی حکم کسی ہی قوت نہ نطی کلام انبیا ہی یافت کی زبانانی  
 کہوں ہر جای تو بولی وہ کافر شاہن مومن کو لازم بد کمانے  
 چڑی ابرہیسی چولی اوس پر کی زمین بکری بجائی اسما نے  
 نہیں وہ دلبر بوسہ حال مکر کالی لون کی ہی کراہتی  
 نہیں واقف ہم اوس بیت کی کمری خدا کی واسطی ہی غیب دانی  
 رولائی ہی مثال ابر بہرے دکھا کر ذراع طاوس جوانی

میرا دیوان ای آتش خضر ۱ بہ

ہر ایک بیت اسمیں ہی کچھ معنائی

صد مہی دوش بر سر درون کی بوجھ ہر ایک کیا بیماری ہی سون کی بوجھ  
 ہوش و خردی باعث تکلیف آدمی دیوانہ اشتنا نہیں دامن کی بوجھ  
 راحت طلبہ کو رخ گزین کی خبر کان اکاہ کیا سواری کوس کی بوجھ

سنا ز سغیر کی منوا بار و دشمن پیمان  
 سنجی حجت عشق خان و دو نو قدر  
 کو ندون کو قید سجدہ زما کی نہیں  
 غما و اپنا ذکر نہ لادوی غم و دوست  
 عاشق ملال خاطر اعلیٰ جہاں ہنوں  
 خیمہ شاد و دل اسیر ز لعل سنا شہر  
 مردی کو گداز خبر گل مدفن کی بوجہ کسی  
 رنگ بوجہ کہ چاہی لایق نہیں اہلی  
 چشم زخم خداسی یارب بچا تو نہیں  
 بہ کالی سن عجب پیرا کچھیں مری سنا  
 کون سرگردان نہیں ہی بہت تخی یارین  
 آدمی کی کی شوری ہی طلب کسی پیرا  
 پاؤں کی جہاں تو نہ رخا دھمرا اگر چکی  
 تنغ شعری کی نہ فقیر قابل لی مکر  
 خانہ ہی میری نصیب کا کیا جان میں نہیں  
 استفادہ محسوس زمانہ کی ہوا ہی برضا حنف  
 سالنت بر کا چین کو ی زمانہ میں شریک

دو زبان درگزین نہ آتش ہو کر سر مر گیا

منزل محفل ہی نہ مای کوہ کن منی اہلی

رہ گیا جاگ کسی چشت میں کیران خالی  
 ایک بوسہ دین یا کسی حاصل نہوا  
 وقت فرصت کو غنیمت سمجھتا ہی تو آ  
 کوہ یار میں مستاق رخ و قدر آئی  
 قبیہ ندیب کی گرفتاری سی جھٹ طامی  
 عہدہ بھری میں کہاں اب وہ جوانی کی رفیق  
 بہت کافر غن توئی جو ہم انکس نہون  
 قتل کر لی تو کیا اپنی کہنے کارون کو  
 پہلی خارسی ہم کو شہ وادان خالی  
 اپنی لغت فرکانہا چشمہ حیوان خالی  
 اسی اطل عالم تنہا ہی ہی میدان خالی  
 ہو گئی بلیل و قمر سی کاستان خالی  
 ہونہ دیوانا تو ہی عقل سی انساں خالی  
 صاف پہلوی زبان کر گئی دندان خالی  
 بغل گورن ہی حای مسلمان خالی  
 رو دیا دیکھ کی جلا دلی زندان خالی

دل وحشی نہیں ہی جای کہ ورت الش

خس و خاشاکسی ہی اپنا بیان خالی

بند قلاب عارض طوار توڑی  
 وہ درد و سست پن جو خدا مگو زحم دی  
 دیکھی جو تیرا مصحف و برعش کسی  
 بی پر مچی فلک کی کیا تو سیاہی سیا  
 مزہ ترائیہ سنج ہون اوکس کشتنا کا من  
 اپنا کچھ اختیار شفا میں نہیں طلب  
 فتر اک صید زندہ ہی زلف سیاہار  
 کرون ہی اپنی دوس برائی و بال ہی  
 عاشق کی بی قرار کسی ہی سیاہانک  
 مانع مراد عشق کی دیوار توڑی  
 سوار ٹانگی کیا ہی سوار توڑی  
 بہت کو سلام کبھی زنا ر توڑی  
 لازم ہی بال مرزا گرفتار توڑی  
 خون ہارنگی اگر خار توڑی  
 برہنہ سنیہ خاطر بار توڑی  
 تو من ہرا بول اگر ایک مار توڑی  
 کیا چہن کر صلیب کی تلوار توڑی  
 ٹکڑی جبر کو تو دیوار توڑی

دل کی سیاہ

ہونے لگی چہرہ دیکھنے کی ایسی بھی  
 انسان کو بیکسر خاطر ناک ضروری  
 ایک دن تو پہنچوں بیخ کسی دو چار توری  
 شیشہ شریک کا ہی نہ نہتا توری  
 تمام واسطوں کی کواری کی کو جنبک  
 انہیں کچھ کو بھرتی توار تواری  
 جسے غیور ویدار لٹی بہتی ہے  
 بہتر روزن نص دیوار لٹی بہتی ہی  
 میں مشتق کسی اسی خاک ہوا حاصل  
 جان عیب جسم کی بیکار لٹی بہتی ہی  
 دیکھتی دس میں اوسکو بھی پہنچتی  
 سب سے کیا اسی بیہ دیوار لٹی بہتی ہی  
 کسی عاشق کی تو تھو کو تیر کی کھا  
 کیوں لٹی سی ہی یہ سب بیکار لٹی بہتی ہی  
 تو نکلتا ہر شمشیر کف ای قاتل  
 موشہ میری لٹی توار لٹی بہتی ہی  
 مال مفلس بھی سمجھا ہی جنوں کی شاید  
 وحشت دل سرباز لٹی بہتی ہی  
 کعبہ ویرین وہ خانہ خریدار کہاں  
 کروٹش کا فرو و سدا لٹی بہتی ہی  
 رنج لکھا ہی بھون میں میری راحت کی  
 خواب میں ہی کوس بار لٹی بہتی ہی  
 حال میں اوسکی سربانی کی سبک تعلیم  
 لکک کو بیکار لٹی بہتی ہی  
 دربار لٹی سکا لٹی منز میری  
 دوش برائے صیا بار لٹی بہتی ہی  
 ہست و ہست کی بھون کل صحرانی  
 بارہ طلب خا لٹی بہتی ہی  
 سب سے جس کی بھرا ہی شش بیک  
 بارہ طلب خا لٹی بہتی ہی  
 کسی در کسی میں جان کو قزاری آتش  
 طیش دل میں ناچار لٹی بہتی ہی  
 زنگنا تھا ہی خیال ای اہل عالم کیس  
 عالم ارواح کی صحبت کوئی دم کیس



حالت غم کو نہ ہو لاجا پشادی نہ ہی  
 عیب الغنہ روز اول ہی میری طہت میں ہی  
 اپنی راحت کی لٹی گنگو واری بہر سچ  
 غنہ کی ہی نہیں و ام اکس جیستی کو کر  
 راستہ جھینٹ گئی دیکھو ہم فعل خود نشیدی  
 دیدہ و دل کو دکھایا جانی دیکھو بار بار  
 شکل کل نہیں نہیں کی دروز وصل کالی ہیں  
 تہی سہرا انہی جو شاوی مرقت میں کیا  
 اب کی نازک کمیر بوجہ تہائی بہت  
 اور نہ تہائی ہن سامنی کی ہی صورتیں  
 مردم شبہ فرقتی ہی سرمدہ بوجہ

آینہ کو رو بروائی نہ ہی بار کے  
 شاخیں آتش نواح رفت برہم کی

خندہ کل دیکھ کر یادناک شہم کی  
 دنا لال کی لٹی کیا فکر مرہم کی  
 کھربا کھروں محراب کو خم کی  
 حسن کی غیرت اوکس جہائی ہی  
 رشک اگر کھن تو رشک شہم کی  
 حسن کی عالمہ ہی آئینہ کو محرم کی  
 ہجیر کی شبہ ہجیر کو رشک شہم کی  
 ہجیر میں کسی بدتہا وصل کا غم کی  
 بڑہ جہن ہی صوری کیو کہہ انہی کم  
 روی کسی کسی لٹی کسی کنا ماتم کی  
 خون ہوتی ہی نہشت شوق فنا کم کی

اندر کتنی ہی ملکوت کی کیفیت کا ہستی  
 دیکھائی دیتی ہیں ہندوی ہندو جھوٹا کوں  
 پسند طبع محبوبان دل عاشق نہیں ہوتا  
 نور و ہفتان غیر سے نہ ہی خوش بازی ہوتا  
 قدم مایہ کی گردن غم ملک کسی ہی نہیں ہوتا  
 غم و شادی کی شادی کے عالم کی مرقع میں

اسرعتن حساب بہر کی ایک جگہ نہیں ہی  
 رخ محبوب ہی بانہا سلا بول کی بستنی ہی  
 نظر میں کی سبکی جہتی ہی جو جہتی ہی  
 عیوض باران کہ میری کشتہ براتش بستنی ہی  
 بیلا تنع کلی کو ہی کہن ویتہا بستنی ہی  
 کوئی تصویر بستنی ہی کوئی مقصور روئی ہی

ہن نہ لکھو ہن

معلوم اندک گوئی رفتاری حمای  
بمنش جان یار او سی طبع بر حال انوری بی  
نهین رنخا فرخ سندر کز ای جانب پر  
نهین مغرور بعد کب بیدار سکندر حالی بر  
ستاره اندک خوش بیری انش اسکی کو خوش می  
نکست کی نکست کسی عاری نکست کسی بی  
کام چشم کسی جوان مرد اگر لیستند بی  
ناگوار اگر بگویم ای کو ارا لیستند بی  
ناله ای ای کاستنای یقین عاشق کو  
و نه زبون نیست شجر بون که و مقادیر میرا  
منزل فقر و وفا جای ادب بی عاقل  
کنج پنهان بی تدبیرین نمی رودم کی  
ضبط کترای بوزال کاشب غیرت بین  
نظر افشای ای کل سحر خستار تیرا  
و نه بر نوب محبت بین جو رکبای قدیم  
پیش کز کل سبب کز ای بیکین منموی  
عقل و تنه انسانی کی به است زایل  
بکوه طغیانی سرش بی بهان و انصیب  
یا کز نای عدم بین کوی صند کش اس

نهانت سرخ آستین تو کی خاطر سوز  
براد دل می کوفین نکب و بیکر تو سوز  
سند یکا بکولی کی مال کار بستنی بی  
برهن پس لای معرفت کاتبت بر کس بی  
ستاره اندک خوش بیری انش اسکی کو خوش می  
نکست کی نکست کسی عاری نکست کسی بی  
عنانب کو ارا کی نجیب ز لیستند بی  
زیر بیکر زه شبر و شکر لیستند بی  
کس اندک ای جو و نه شک فزین بی  
بهم تو بای بی بهی غیر لیستند بی  
بیاوست بخشش بی بیان این او بر لیستند بی  
کمال کل عمل به دریا س کز لیستند بی  
بمجم جلوه بین نکست بی بی لیستند بی  
بیو بون بی بر او من نظاره و نه بر لیستند بی  
کورین کام کستین و نه و بر لیستند بی  
سرخس باغ میرا مصرع تر لیستند بی  
موس جان حبیبی کو سهر لیستند بی  
کس طرح سهر میرا دن انورین کز لیستند بی  
بجلیان شیشه می شام و سحر لیستند بی

بدرج غالب کی جدائی ہی جدائی ہے  
وہم تعلقنا ہی جو تو نام سفر تیرے  
جہیز و فصل کا ملنا ہی غمزدہ عاشق کو  
بنوئی کا مرتبہ حبیب جہی کند لید

غرض نہ نالہ و فخر یا دیکھو حبیب آتش

دشمنی کوئی نہیں کون خیر لیتا ہی

الہامی دوستی میری حسنیہ کی ہوا  
اندر یاری داشت میں نہیں جیت جبر علی  
ہستی جہز و دل و ملک ہی کیا  
خواب میں دیکھنے کی صورت فر علی  
لی بظن نفیس و فکر زمانہ ہے  
ایک رنگ پر ہوا تیرے ہی با علی  
تجلی سیدنی کام کیا بعد مرکب ہی  
رہیں میری دوسری منتظر زرا علی  
ظاہر و باطنی جہ بقیہ کی سوسنی  
کرتی ہی کام خاک ہی عالی و نا علی  
ستو ملک میں تیرے باغبان تو کیا  
ہفت کی اکی بست ہی دیوار بانگی

باقی نہیں زمانہ میں آتش خوش کامام

عقاص اپنی دور میں کر خوش آیا علی

حسن امر و کامیابی بل دل ہوا  
کر و راہ کی سوارانہ اخرا میں خاک ہے  
خطروئی یا جو جیت حسن پاک ہی  
جانتی ہیں نہ کہ کبھی کی سید ہوشاک ہے  
بافس کا رقبہ ہی بخش قدموزن تار کو  
کل کو تیری سمنی حکم حسن و خاشاک ہے  
خیر تعالیٰ کی کار و جہ کا طالع ہوا  
روحی مدد سے زخار و اللہیم خاک ہی  
تغلب سیکس کی جہی نفرت با کال ہوا  
جو حسن کا کرتی ہوا کہ حسن پاک ہی  
مومن و کافر حکم دیتی ہیں اکو نہیں کوئی  
طرح کا سرکہ نفیس قدم کی خاک ہی  
جوشن کریم کی دواں رہنمای دریا کر دیش  
ایسے سیمائی وہ مجتہد کہ جو کوئی سہرا

محنت دوز

بخت باور لی دیا اکو رسا فرزند کسی  
 دست و دست ہمہ مرغان شکست <sup>پاشانی</sup>  
 کلفت ایام کسی پروازین کچھ سس کو  
 وہ کیریاں کیری میرا میں دامن کیر مار  
 پیرہ ور ویدار کسی پر وصل حسرت کی کو  
 دور سنا کسی کو کرون ایک ہوجا تا کوئی  
 وہو ترو نکا ہار و تین فانی اپنی واسطی  
 نارسائی طالع بد کی بیان کیا یہ کبھی  
 کون سی مہیا ولی صیدا فکری کی اختیار

خاندان کا فخر انہی سلسلہ میں پاک ہے  
 استن میری کیریا کی طرح کسی جاگ ہے  
 خوبرو او کو فریب ملکی پوشاک ہے  
 عشق پان گستاخ ہی وہاں سر اساک ہے  
 شاد بہن اکہن ہماری دل کمر غمناک ہے  
 میگردی میں طعش کتن کروش افلاک ہے  
 دیکھ ہون آسمان کو سر قدر سخاک ہے  
 باور شل ہوجا میں فاصد کی اگر عالاک ہے  
 حلقہ کو شکر غزالان حلقہ غمہ اک ہے

مروتی بہتری نام مروتی ہی یہ مثل  
 پہلوالی ہی سو ہی رستم کی انشرواک ہے

کہیں جو جذبہ شش کسی کام ہوتا ہے  
 بلائی بزم جہان ہی وہ چشم کی کروش  
 اوٹا و کس لٹی اصرار یا کروں پر  
 خدا کی یاد جوانی میں غافل کر لو  
 الہی ہون نہیں خواہان کوئی غم اسکا  
 یہ دل تو شہر و خارج غلام ہوتا ہے  
 کسے کیو کیو دل اپنی کمرین کرنی دی  
 نیکیں سی دیکھ لی برعکس نام ہوتا ہے  
 جمال حور و پری برہی طعش زن مٹی  
 بلائی جان ہوی سنخ و سفید مٹی

قدم بڑی جو تیرا اوسبہ ای کل رعنا  
 خدا کی واسطی ای آسمان حوالی کر  
 یہی جو مشہد زلیٰ تو لیکر سستا  
 جلا یہ سیر و سیرسی میں سجھا  
 ہمیشہ چٹا رہی کر دیر میں غافل  
 نہایت مان کوئی غریب نہ رہی غافل  
 قبول خاطر مردم ہو تو تیا کی طرح  
 ہوا ای نہ رہی رہتای سم ہر یاد ی  
 نہ تو وی غالب خاک کی غما خاطر روج  
 نظارہ بازیدہ و پروردہ کوں ہی اسکا  
 زمین سی ہو دیکھا ایک آسمان نو پیدا  
 کسکایا رہی وقت میں نہ رہی کوئی  
 کڑی رہی مسکین حدیسی کی سکر وستی  
 مال کار کا اپنی نہیں خبی ل آتا  
 کبھی ات نکلیا شمع جلکی خاک ہوئی  
 ہو و ملک مکر تشریبہ انجمن

جانندی است تنی کور کی اندیاری  
 دل کی جاری تنی جسم کی بیماری  
 یا خلقتی ہی تو ہا تو وہ خیراری  
 کیامی ہو گیا امید شستا میں آخر  
 کیا مرزہ کالیہ خاکس ای روح ملا

پیداں میری پاؤں میں جو تختی و تختی گردان	بارسی من میں شرف و فاداری ہے
تیرا ہی تو ہی قسمت کا قصہ لکھائی	باتہ کمزور متیوا تیری بہادری اتنی
یاد دہی میں نہ کم فافٹ کہی جلا	ضبط فیرا دس اب لکھی دل ازادری اتنی
وای قسمت کی ہوگی ہی جو ہم کم طالع	سیلی کسی میدانی کی برکتی نیاری اتنی
بوسہ محل لب بیل سرشت ہی رہے	مرد خدیم کو جو ہر کی ضروری ہے
ظہر جس برق بجلی کی کیا کس سیما	تیری انور لہر جس کی جھکلائی اتنی
کھاد دھوا کس دستا پھیلوں جو ہر	نواب بد میری لکھی حالتی بدادری اتنی
چو کر عشق کی بندشیں مویں تکائی اتنی	
بھگو اندامی کسی ستروہ کفر قاری اتنی	
یاروں کس دہی جو کس کی ہوئی	یکل جوانی ہی بلاق ہی لکھی ہوئی
روجر ان شب یک جہائی ہوئی	رض عشق و طبیعت کس لکھی ہوئی
قد موزون رخ زیبین جو دیکھا ناواوین	سرو قمری کار و میل میں جدا ہی ہوئی
دست مہر یا مردان لی ویا تاج ہو کما	نقدہ طوف تو نہ بخیر طلالی ہوئی
جہاں کردل کو کیا خوب کیا ہی حسن	کپاس او کٹری جو چمن کسی توصیفی ہوئی
دولت اللہ کس کر لی جو طلب دیوالی	عدلی کر لی یہ اگر انکی خدا کی ہوئی
نرم ریلین میں تیری ستر قدم ہی عادی	طوف کسی کوئی قمری کی رہائی ہوئی
بادیکو کیا حکم تیرا ہی ثابت	روح قاب میں خوشی کس نہ سہائی ہوئی
جیو ہی بند محبت کی کفر قاری اگر	
عیش مہو نا کچھ اگر گلہ دیا	

کھڑکریا جو میرا سب ان حوادث میں تو کیا

جادو کا دھنسا کر کے کھڑکی پر لٹا

یوکرل ایل دیوانه دوست برکین

فارس بن محمد است ایست ضایع و بی

غلامی کی کہہ بس تھی امی غلامی

الحمد لله رب العالمين

اول غنای روحی و جوانی غم صفا حیات نفس

اسمیں باغیان مولیٰ نہ سماؤ مہرستی

میرزا میرزا شمس الدین کی ملاقات ہوئی

فمخزن الی غایت کمالی خدمت و کمال

از روی دل می نهانست نای گوشش بید

حرف مطلبی ہی ہوتے ہیں اس کی زندگی

سرس و ہنس میں کہ تیرے میں کتنا ہی اثر

پنجم عاشق کی طرح اپنی حیران ہو گئی

سزا دلکی خزاں کا الم کیا

لیکس کلسی خانہ اباد ویران ہو گئی

سیرتیر کے حقائق و بینات کی طرف توجہ

سنہ ۱۳۵۷ھ کی ہندوستانی مسلمانوں کی

ماشتوں سے غریبی کی سزا آخر ملی

چشم سحر بر گشته تیری موی بر کمان سحر

یہاں ایک عجیب سی شہادتیں ہوا

سیکڑوں مجموعی صحیفہ پریشان ہوئی

میں نے جو خط لکھا ہے اس میں اس کی باتوں کا ذکر ہے۔

نہایت سے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے

تقریباً ۱۰۰ سالہ

سکانتا ہر کسی بہشت ہا

سید محمد علی حسینی

بسم رب العرش العظيم

نہیں ہو گا کہ یہ سب کچھ

تاریخ ہندوستان

سببی والاغیر کی روانی

سیریا یا یمن میں پھر وہی  
مذمت و طعن

*Journal of Management Education* 30(6)

تاریخ

50

ترک و نیاسجہ جوان مردی  
 باز واد سکامکان شکم او سکام  
 نہن کبتا کسی طرح کسی بہر  
 سیب ہی بہ تو نہ ہی و  
 مالکتی کیا خدا کسی چشمہ خضر  
 پشمن بیان اجل کو جان آتش  
 دوستی کو رکس کسی بہتر ہی

کوز سی شب ہی کہ مر مر کی نہن کشی ہی  
 صدر شمع ہون بریدہ فرغ محفل  
 ورنہ کسی کسی تالہ جھکا و شہ ہون بین  
 کسی دیوار کی سایہ کایں دیوانہ ہون  
 لاجپ لاکش نکلتی ہی تیری کو جس کسی  
 پنی باریسی دعویٰ کل زبنتی کو  
 جس کی اپنی و فنادان ہوا ہی اکا  
 بوسہ کا اوس لب شیرین کی زبان مام ہی  
 عشق سوسین غم کی کس مر جانیسکا  
 طلبہ کی بجائی گرفتاری بین  
 شہر مجران کی وراز کیا کلا کی

شام نوبی آو ورجائی ابہر ہی ہی  
 بات کرنی نہن باک نہ زبان کہی ہی  
 آسمان صبح بین اتالی زبانی ہی  
 میری پر جہان کسی دیوار ہی ہی  
 کیا تماشائی کہ بہر نہن جٹی ہی  
 بیچائی کسی مکرنا کہ نہن کشی ہی  
 ارس سانیسی اوکی نہن جٹی ہی  
 جان جالی ہی قبا ہی نہن کچہ ہی  
 عمر گنتی نہن عاشق کی باک گنتی ہی  
 کب بلا خانہ زنجیر نہن ہی ہی  
 خضر کی عمری ووجہ گری گنتی ہی

سیل وولفت و نیاسجہ جوان مردی



کچھ قاروں کسی ہی اوقات نہیں کٹی ہی

خالہ شکیں ولبری میں کوی سنبھلی	اکھہ پڑی ہی قرار و صبر و طاقت لیکی
داوی بر فارس تلوی سکت لیکی	خاک چھالی ہم سب کو حق لی نسل کر دی
قبر دشمن کھڑی ہر ہر کی شرت لیکی	نہر کسار ایک سب پر ہوا ہون ویکی
جلتی جلتی آسمان کی ہم ہی ٹھہر لیکی	عالم اس سب سے حاصل ہوا آخر کھن
کور میں ہی تیرا عاشق کو امانت لیکی	نارواں کسی شہر قہر کی طاقت تھی
جمع کو گویا اوٹنا لہ شمع ترست لیکی	تیرہ بخت کی اثر لی شام کی کل کر دیا
کچھ کچھ کھن فرشتی سوی جنت لیکی	دیرہ و دل کی کشتا کو جہ محبوب میں
سبز پتی اس پتی میں سی ند و صوب لیکی	بانع عالم میں ہی ماخمو کو بی بر کی کاظم
مشکی مضمون بر میری مضمون خضبت لیکی	مصمم خسار کی مضمون ہوا مضمون ہوا
وای بر حال اوکلی جو دل میں کدورت لیکی	کوی مومن ہونہ کل در کل الہی وعدہ سر
سناہہ اپنی ہر جگہ ہم اپنی قسم لیکی	کر و شل شیم غزالان لی بستنا و تین

ویکھ سکتی تھی کہاں کافر مسلمان کی غمور

کہو و کربنت سنا راتش سنگ تریب لیکی

موا فنی زمانہ دوست دشمن کی نظر ہی	بر مکی ایچہ دنیا کی قسمت ہی اگر سیدی
مگر نہ کو کسی پرخ ہر کی ہو کی کیر سیدی	زین بریاون دیکھ آسمان ہزار کر سیدی
نہیں دیکھی جن میں عملی شہنشاہ سیدی	سر مغرور کو جمعیت دنیا جھکا لی ہی
عدم کی راہ سب ہونسی ہی ای نجم سیدی	تہ بستہ بلندی ہی الہی ہر کی رستی
کری کر اضا و کڑی ہری تنوارا کر سیدی	نہیں زور ووری میں بازوی قاتل کی

پیران مرونی بی یاقی رفتی بی حسرت جوئی  
اثر گزنی نهی تعلیم تیره روزگارون کو  
گیر کی صاف جان اون ابرو کی گری صبا  
محبت می نهی کماله کورسته باریسی  
غیر شکار کارگاه کما جهاشین بون

خندین گری بن بر لب خم کت که صبیح  
او بر تیری بوی منت نهی کی وده رعدا در  
کمان رخ کر کی صبیح وده بوی یکس  
کره یز رکبت بن توار راوت کس کس  
سب ای او خرج و سر بر جی مکر سب

م جو موشه بر یادک آتای با طایان ای آتش  
ند اوشتی بی کجکدای نه وده شکست فر سبید

کو به شکر شیر پیام ای یاری نادیل  
افت جان سب خدا و سکاکی انس کالی  
منی تو رینه کوسی سمجی بن  
بلبل و قمری بن لالان راه کوی یارین  
کر دشتی بن ستار و راسته جبر و نه وار  
جنوه قربانیاں حسن کشته ن ومان نهی  
کیا سیم که عیدون کوس سکی اسکی عشق  
بی سرو پای ای بیای بیه عالم بن زواج  
باوشت نه و سکی شیفه بن ای صتم  
شعرا ای بی بی آتای وده آتای  
راه بر لاین بن حب کمره بوی آسمان  
جو که دیوانه بی حاضر بونی مارغاه بن

جسم اشک بود عاشق او سید مولی  
خوب صورت حب کوی بن وده غرض امل  
واسطی عیب نیو ک مطلب بخل  
کل جوی شکر نشان ای سیر و جوی سب  
ماه تابان کوی سی حور و زکی قمریل  
روز و لکس یوسف ک کوی عید سبیل  
عبار و عین و حکمت سب چمن تبدیل  
با جوی کی کفش می سیری بول منیل  
کیسو و کاتیری سو و انبدل تحویل  
فکر عالی منزلت بی محسب صبر  
بیشتر نمیش زبای جو کبر ایل  
کر کو کوی می روز جمعه نفی

مستحق کی غم سس کوئی نعمت نہیں نہ سکتے  
مشتعل ہی چشم روز و عدد ویدار سکے

پیشہ عشق و جنون کی سیر کی قابل ہی تو ہے  
سیر کیس و لیل انش تجہ میں نہور سلی ہی

دل میں افروز میری اکلوتی میں دلجو کا مٹی  
وہ جو رکتہای پیری تو تو تیرا جو کھٹ مٹی

سب قید سیرہ طا کا نواہی دل میں کمر  
لی شعور اپنی ہی آب نہ تو تو کا مٹی

بہشتیں دل میں ایک ایک شہینا ہے  
میں میں انامی ہر دور حیرت بیلو کا مٹی

تو تو میں نظر انامی چمن میں نہ تو تو کل  
لیکھ طرف کے نگران ہر میری کھجور کا مٹی

کہاں ایک ایک کا انیس میں جو تما ہے  
چمن معلوم میں کس در و کس در و کھٹ مٹی

بہشتیں کوئی نیکو نگار انمیرو میری کمر  
صورت کیسی نمود میں کس جو شہو کا مٹی

کرم در فتنہ میں بر لبہ ایک انکار ہے  
با و نس میری نہیں کرتی میں بیلو کا مٹی

بہشتیں کی اسی کا کیا یقین ہو کیوں نہ کر  
نہ سلمان میں ثابت نہ ہو میری کا مٹی

باخراستی ہی میری کو کس سسی افروز  
پہلی بہدا کو کس قوت شور و بانو کا مٹی

یاغ عالم میں جو راحت ہی تو ہو میری کوی  
تا کہ کر کل ہی تو یہاں تا سر زبانو کا مٹی

ایک دن دعوت جماد و لیلی ہو سکے  
اس لیلی جم میں جنوں ہی میری کھجور کا مٹی

دیکھتی ہی نہیں غوی میری کھجور کا مٹی  
ای جنون جانتی میں کیا کوئی جادو کا مٹی

خار خار غم الفت کا اثر کیا کہنے  
نکل اخر میری اتھن پر موضوع ہو کا مٹی

کیا سمجھ کہ انجان خوش قسمت ہو سست و کس  
پہول یہ سو مٹی میں کیا ہی میں ہو کا مٹی

جو ندری نہ کسی کو اوس ہوتا میں نہ سچ  
با و نیر میری کھجور کا مٹی

باز و اعتبار کرد و بوسه ای بپوشش آتشش

کل ی جان س منی آتای نه بر و کا مٹی

نام کو میران تر بخور میران مین ای	دوم سالیکی ای بیت خود بر آتای
دراغ سینده بیان جبراع طور میران ای	شمع امین ده سر با نور میران مین ای
سخت بود آتای تر سر و میران مین ای	خیمه کی جامه بوی ویکم اتوی ز نوا ک
کافه ای به چشمه کافور میران مین ای	من مین کی کسین شکم بر یاد کی
روح نه آتای مین تر بخور میران مین ای	غیر سر نکتنی به ندر با شمع هر نای
بوی آب سدره کافور میران مین ای	عطر ای مین ای عطر اسرار ای که
قالیب جان کس منظور میران مین ای	ما کی خیمه بر جوان تو گنای ده شمع
روز کا عالم قیرای نور میران مین ای	سب به جانای میگو شمع کافور ستن
تار میران تر بخور میران مین ای	تا توالی من ای کسان ظاهر و باطن میرا
تنک می خیمه توکل سر و میران مین ای	عالم غریب می دنیا طابع مختلف

مصحح وقت کو بپوشش کبری آتش بهاری

ای قبا بن عقره اوزر بعد میران مین ای

جبراع الا چشمه غول ای کذا حبل ای	جبراع کس تجه بن ای ایلون مین مبدل ای
وم اخر نماز عاشق کار و ز اول ای	سبب به بر قد و یکنی می بار کو و یکنی
نهر معلوم دل بی یامری بدوین مقل ای	نهر اوز حسر تو کی شرب بولی تر خون ای
خونمخل و شکم ناهت ای تو کاسه کل مین	بدن سی بار کی زمین مین کجه نیست سیر کو
کل مین بار کی ایس میری اشکو کز دلال ای	قدم رکبی توکل و کل قیاس به بودی

سواتی کی کیا دیان آنا ہو کو کافر مومن  
 نیایا ہی اس کی یاد کہ دور و غن کلمیسی  
 جو عالم حسن کتبا ہی تو حالت عشق ما خشک  
 جو زخما ہوں تو دور و غن میری زینت  
 فروغ ظہری کتبا ہی کیا باطن کو روشن کر  
 بہشتی ہی ہی صبح کی کشت میری رومی  
 ہم ہی عالم ہی ایک خاکستار ان محبت کا  
 ہوا ہی ان مجنوں عشق میں لیلی کی دیوانہ  
 اندھیری رات میں دینی ہی وہ کاشفی ہو  
 بیمار ہی ہی حکام جنوں ہی کبریٰ مٹی  
 تفاوت ہی ہزار آئینہ و آئینہ رویوں میں  
 فقیر ہی جیسی کی کو یا کہ اوسے بادشاہ کی  
 کتابی چہرہ بزرگ پریشان ہی وہ مجھ سے

دودی جس دل میں ہی وہ دل میں ہی چشم چوں  
 ہزاروں گل ہزار بار کی اکبر کا گل ہی  
 کہیں بہت مسلسل ہی نہیں ایک مسلسل ہی  
 ہجوم باکسی ہی بزم ہر سادہ بادل ہی  
 طرازی کو کہ ہو مطلب کسی قمار خط جلد ہی  
 تو دل ادنی کی دیکھ سہل کو یا مومل ہی  
 وہی نقش قدم کی خاکستار کا فندل ہی  
 بینہ بخیر اس کی گردن میں میری طفل سہل ہی  
 فروغ حسن کی سکاخ بر نور مسلسل ہی  
 مسلسل ہوں میں دیوانہ در زمان قتل  
 وہ ہفت گل کا ہن منہ محتاج یہ محتاج صفت ہی  
 جس ظل جان کتی ہی درد شوق کا گل ہی  
 کہ جس کی منی ایک مختصر رسم طرا ہی

لیکن جو زخما کتبا ہی دین شہرت  
 قناعت شہد ہی آتش ہوا و صر صر منتظر ہی

ناتجہ متناقیر زبان ہی جنوں کا خوشی  
 دور ہوں کجای ہی صورت خاکسوس  
 کشور خوابان میں مرکز ریختن و زخما  
 جان جانی؟ ولیکن اہ دل کتر تا تہن

ہر فن تن بر می کرمی میں بالاکوش ہی  
 ہی فعل میں بار بار خیالی میرا انگوشت ہی  
 بار خاطر مردہ زندہ ہی وبال ووش ہی  
 ناقہ لیلی روان ہی بر جس خاطر خوش ہی

کجہ و بار از تن

کو صبح و بازار و این رسوا نگار عاشق کو تو  
بجائے نعتی قتل و بکار خویشم و دیوانی من  
دل دل سنگدانه چسکا جو رہا من کو تو  
بروئی بروئی بالی ہو کر یہ کیا اثر کو من  
صفت نہ رہی کہ تیرے ہوتا ہی قدس کا  
درد دل کسی کی خبر چسکا کو من کی اوتی  
ہوں و دیدار کہ قمار ہی ہی کوزہ کی  
موت کا سامان ہی لی یا سامان نشا  
کو رہیں ہو کر قوی ہووی نہ امید صال

ای صنم الدرد کو سنتی من بروہ بوس  
موسم کل کس کیر مان بہانہ بکس  
نیم باغی کا نشانی یعنی لب فاموشی  
قصہ زں و نایکو سیلاب و بکس بکس ہی  
تو رتی اثر کم کو حسرت انوش  
عمو من ہی زبان نایب و علقا کو من ہی  
علقہ بر جگر شکوہ کا انوش  
لب زسانہ کو من من بروں سراغ کو من  
سات اندھیری ہی چراغ خانہ کفایت کو من

نما کو در آتش ہی این جہت ہر دانہ کو  
باندہ مہضون غیر او تری ہوئی بالوش

فصل ما کل ہی فوج حصر و غنیمت کا بوش  
یا بوس ہی غنیمت و غنیمت علقا کا شکار  
حال دل ہولی نہ حسرت کی نکاحی  
نیت بروہا حسرت میں ہزاروں حسرت  
جائے جتنی جنوں میں نال کہ پندی اٹورا  
موسم ہر ماہین روانا ہی پہلو ہی  
وصل کی شب کو ہی شادی برک ہو کر حال  
فطر الکمال کا ہی عاشق کا موت

کروں قاضی میں دست رند ساغر کو من  
سکاتے کس کلک قباکس ہی میرا انوش  
میری اوکی کفکون میں اس زبان فاموشی  
صدا صلیت خانہ آن کس رو کو من ہی  
سکیناں بیشک شیشہ ہی کا بوش  
اسکے دریا برن بر میری بابا کو من ہی  
ننگا بروہ ہر ماہی کو رکا انوش  
جینے الی کو زیادہ شہ ہوئی بکس ہی

مرده سر مکسر کا دریا میں بہا یا جانی کا  
 افندہ کوئی اہل غفلت کو حقیقت کچھ نہیں  
 اہل دنیا حال بدیکر جس کی یہ ہوں مطلع  
 بابر سرگرم غلام مار میں جو جمال  
 کچھ ہنسی میں ہی جلایا رو سکتا نہیں  
 لو کہ کتنی ہیں درو دیوار کی ہی گوشہ نشین  
 کل مرا ایک غم کف بیل مرا ایک نعمہ طراز  
 سیریا انشیر بھی امانی ناو گوشہ نشین

غم عشق کو بابر سوای ہریت جبریت  
 پہلی برو اس کی مغر شمع میں لکھتی ہی ایک  
 صاف پیری السود نکاتا ہی لکھی طرہ  
 کو جو محبوب میں ہیں خانہ کعبہ میں مسج  
 ہنگامی ہیں بریں انشیر کی ہیں گہرائی

خون تیز دوز کی دم شمشیر سی ہنگامی  
 وہ حسن جوانی ہی تیرا طفل کی مانند  
 دیوان میں جاری ہی مرفع کاس عالم  
 شب بیدار ہوں سنا تلی جسکی میں بلاش  
 نہر کی ہی مد نظر کو کسے و شام  
 گوانی ہی کس شمع جو تائست فدی سی  
 وصف شیرین دلا رام کرنی و وہ  
 کیا کیا نہ گاندہ تیزی سی ہنگامی  
 وہ کی سی رال لب پر سی ٹیکان  
 مضمون ہیں زبیر جانی میں تصور سی ہنگامی  
 شبنم در حیطہ شام تقدیر سی ہنگامی  
 رنگ شعری اس شوق زینت سی ہنگامی  
 انسو ہی نہ اندیشہ کلکیر سی ہنگامی  
 یون شیرہ جان جسکی کہ تصور سی ہنگامی  
 اہل کربا

ہن کونیا استنبیخ جان جنونانی  
نشدہ کسی کی گریختی سنج اکو کو کھدا  
پوہی بی جوونی پوہی جوہ مال پسنا  
حسن کلک لہ شکر نہ پیتہ بی و دہ  
کنوا ای حد و سس سس مری طرح  
ہمکنی گنہ کسی جو سس نفوسون کر  
نی سس مریوانی بی بدل سس مریوانی  
اوسرست کی بریزن گنہ کا فو نہ  
کر امر سس مریوانی تو سس  
منل سس مریوانی سس مریوانی  
میرک زین ہو تو اوس کی گریختی  
میرک زین ہو تو اوس کی گریختی  
میرک زین ہو تو اوس کی گریختی  
میرک زین ہو تو اوس کی گریختی

قطری ہوی وانی میری جو گریختی  
خون بی غرہ عاشق و لکیر کسی  
اسب ایہ ہوی خم دایک شمشیر کسی  
انیمیری علاست کی قمر کسی  
تاوم ہوسناخ کل لکیر کسی  
کوری کی طرح شوی غدر کسی  
سس مریوانی سس مریوانی  
کی چشم کاسی بی گریختی  
بی قبل سس مریوانی کی تا شیر کسی  
نک لکیر اس نا سس مریوانی  
ری بی جو تو نک لکیر کی تیر کسی  
میرک زین ہو تو اوس کی گریختی  
میرک زین ہو تو اوس کی گریختی  
میرک زین ہو تو اوس کی گریختی  
میرک زین ہو تو اوس کی گریختی



شاید سن کی پیداواری کسی ہی لغت  
ایل منزل مقصود سیختی سیختی  
اور چکی برزی جو اڑتی ہی کرمان چمیر  
لیکھ لی سی دیوار کسی اوکی جون گاہ  
نیت با سنکھ کو لک جای تیر زبان  
سیلہ یارسی و لیل قناب ہو دور  
کوچہ یارکی زینت سی برزی چشم براب  
ایل دنیا کی خرابی ہوئی ظاہر مجھ کو  
اوسر کو سخت نیت لائی ہی جاوے نیت

باہی بیت کو جو جو ہی دست بر توتلی  
یا اسی کمرافعی رہن تو  
بس نہ اس سلسلہ چشم و امن تو  
بجلی بن نیکی ہر ایک نہ روز تو  
سیر شکتی تو در قلعہ ایل تو  
کنش بر اس کی برق شہر اکبر تو  
دو لوق باغ کہاں سب گلشن تو  
نظر ای جو کہاں کشد مفس تو  
کر سوار ای لعل ہی سم تو سن تو

آرزوی ہی آتش کی ذرا کسی دیدت

تیری با گوش کسی ایدن سر دشمن تو

کیسوی منیکن رخ جو یک لانی لکی  
دور کر دیا پسنی لی نقاب روی بیت

قطر خوشنیم ہی دیوار جن وانی لکی

چلی ہی ایسی زمانہ میں کچھ نوا اور لکھی  
بیان حالت دل بش یار موری کیا  
نہ روز بھیری کچھ خوب ہی شام فراق  
نگاہ نازی تیر ہی کچھ اوس صدم کی نہیں  
ہاری فور کسی ہو دست و باہی قابل سرخ  
کلمہ سیدی یا سب محقق ہی اشتہار لکھی  
ربان کیسی جو م عرض مرعہ ویش  
کلم غنیمت سیدی ہی ہو دیا اولی  
خلاف عشود و اندازی او او او  
نصیب اپنی پری قسم صا اولی

کے ہزار

کسی طرح من نه تو تا طلسم هستی پاک  
در قبول سستی شکری که سر دعا اولی  
خداست وضع می انسان کی در اهل معبود  
بدن کی زینت نهودی که صفت قبا اولی  
نسب فراق من یزنی جو موند نیاید  
خیال وصل من بیرون نهان روا اولی  
کدامی تنگ کی دل بگو سخت جالی سی  
مزار یاد پیری آن کر قصه روا اولی

نگاه بید کی پرده ای ایش  
نگاه بید کی پرده ای ایش  
زمانه پر کینه خلق کی هوا اولی

سیرت زان افغانی چرم نه ماری  
منزل هزار سخت به ممت نه ماری  
منقسم کاه می سویم بچکا ایش  
پهلای نه غایت نه دامن ساری  
بی وجه زکات دلی وی تمسک طلا  
ایک عمر میری خاک کو چنانکی بباری  
طالیب کو اینی ایشی و نیا دلیل و غار  
نزد کی طمع کی جهاننی بن خاک نیاری  
بر هم نه زواج کسی وقت ای کما  
ایتمروین بن زلفین نهایت سنواری  
نرس کس کو صد نه کجی بیار چشم کی  
زلف سبب به بر تیری سنیل کو واری  
تنهای ی غریبی صبر ای خاری  
کون آشنای حال ی اسکو بکاری

نازک و نوکو شرطی ایش خیال یاری  
شیشه خدا جودی تو پیری کو افزاری

یا ز قلم می ترس کو موت سی بر تیری  
سر تصدیق می اگر شرکان کا خج تیری  
تو دلی نه خیرت بی مثل تار عنکبوت  
آج کل خوش جنون کا اینی کو غایت تیری  
طال عمر خدیو تا کو خدا منع  
چشمه جوان اینی جماعت بهر تیری  
روی جسمایق اینی و اسی پیدا چار  
آتش بهان و اینی آیین امیر تیری

زندگی کی کوئی صورت فراق یارین  
 سر کو لیکر ہاتھ پر رکھ کوجہ قائل میں باون  
 افعی رہن میں سبیل حسن کی کلزار کا  
 کتابت قدس کی اسی گھنکوئی شرب  
 بزمی اوتالی ہیں ہماری خط کی کوئی یارین  
 یارین ساقی قیامت ہی محسوس سنا کر کشی  
 نہر کھاناسی نہ پنیاب شراب شوق کا  
 غیر سوای کہیں انسی نہ کچھ حاصل ہوا  
 منزل مقصود تک اللہ پہنچاوی ہیں  
 عشق کی نیزک سے یکایک بیان کیا کچھ  
 ظلم کرتی ہیں تباہ سنکدل ہر ممو و  
 فکر کی وقت سے بیان طبع روان اکبر  
 علیل سبتا کی ناکہ کسی بہ اتی ہی صبر  
 اشک کی شامل ہی خوباب ل بردار

فتنہ ایکہ تری وہ ہی تامل بلا ایکہ ہی  
 آسمان نس ہی ہوا بھانگی زمین خونریزی  
 کندہ کرکے اس پرستان کا سب سے خوشی  
 خط پیشانی ہماری پاس دست اویری  
 خون قاصد کسی درویش نہ کب بھری  
 قلقل خیالی کی پہاڑ شور سننا خیالی  
 وصل کی شب ہی بیابان بحر کا لیر نہ ہی  
 عشق سے نفرت ہی مجھ کو کسی پر مہر ہی  
 وقت سے ہی ابری صحرائی افت خیر ہی  
 کوہ کن او سپرری جو کشتہ پرویز ہی  
 مشہور افاق فوج صلیب کسی جگہ ہی  
 توسعہ جلاک کو کیا حاجت ہمیں ہی  
 گوش کل نا اشد ہی حرفت شوق ابر ہی  
 الحذر ای استین یہ آب آتش میر ہی

تختہ پارہ کی طرح ہی حال دل آتش نیاہ

بیقراری بہ دریا ی طوفان خیر ہے

کوجہ یار کی نظارہ بین اغیار او طبعی  
 بامی قائل یہ الہی سر مغرور حبس کی  
 سیر کلزار میں دامن کسی میری غار و طبعی  
 رک کر دس کسی میری غنچہ خون خوار او طبعی  
 جہن جہن بر شوہر صندوہ ابرو کج ہون  
 ہون یہ پتری جو نہ کھنسیہ بار او طبعی

فہرشت

فرمانت وقت ہی تیر کی خاطر ارم  
اوشتر اشد کی چاہی ہی تو بختیاری کی  
نماؤ الخالی یہ وہ منہ لیتا نہ نفس  
کفر و اسلام ہی از او من و وہ انہ عشق  
روی رہی بنی نیک و انین و ابرو و لقا  
کہ صبار من نکامہ را بید و ن کسی  
حسن کو ایک طبع بر من ایک خط قرار

یہو یحییٰ بن حبیب بنو کی تارا و رہی  
و امین سید من خاطر سر و پوار او رہی  
سید من صورت منی سر عمار و رہی  
ہمیں کافر ہی نہ جھگڑی نہ تو دینار او رہی  
سختی کشی دل سار کذا او رہی  
و کو دو چاند و کی را بود و ہار او رہی  
صاف سوار و ہوی ہوی سوار او رہی

سینہ کر کی ہن بید من دو کا بنی تنش  
سکین دیو راہی س راکہ سر دزار او رہی

نہ کی گور پش من اسماں و کا رہی  
بجہ کر نہ جیتن کمال من کوئی انی نہ  
سنا طرح برائی منی کتا و کو رہی  
و رہی منی انکار و کا رہی  
نچہ علی و نہشت منی نہ صبر خواہی  
او رہی و اصل کہ و رہی نہ نہ  
بشیر منی منی بیان و کا رہی  
یہو و بر کان منی تو نہ سمی رہی  
قیمت دل از بنو منی کہ سمجہ رہی  
خالی ہنہ انی ہن خالی ہنہ منی

مرد مہی کو نقل مکمل منی و کا رہی  
قیمت من کی منی بیان منی و کا رہی  
کستنی تن کی منی بیان منی و کا رہی  
یہو کہ منی انی و کا رہی  
اسی و کا رہی و کا رہی  
اسماں منی و کا رہی و کا رہی  
صلی بنی منی و کا رہی و کا رہی  
یہو کہ منی و کا رہی و کا رہی  
یہو کہ منی و کا رہی و کا رہی  
یہو کہ منی و کا رہی و کا رہی

شہر و محرابیں بہا کرتا ہوں اس راہ پر  
 وہ جگہ دیکھو ویکھو جہاں میری دکان  
 میری بامانی اگر فقط وہی ہی آسمان  
 کہہ خدا سی جھکوا ایک دروازہ  
 ستر و سوا کی تماشا سی بھی ظاہر ہوا  
 حسن کوشت کی ہند کل خزان و کھانا  
 جہاں ایک کو دی اسی جہاں تاکو دی اسی  
 آسمان کی ہر منت استخوان و کارہی  
 بیشتر ہندی ہن صمون ہم انوشی مار  
 ہر کا شمر ایک تنہا مکان و کاری  
 مار جیل کوشت کراف ہن کرتا کیسے  
 کوشت کل کی واسطی اتش زبان و کاری  
 شب برات جو زلف سیاہ بار ہوی  
 جہاں سی صحر مدیدہ اشکار ہوی  
 نقشہ بین سن جو چشم سیاہ بار ہوی  
 زیادہ تر سنو شام سی بہار ہوی  
 تبت و رون کی ترکہا ہن تاکہ باقی  
 جہاں حرارت قلبی شش خوار ہوی  
 کھانا ہن ہوٹ بہن برق برق ہوی  
 کھانا ہن ہوٹ بہن برق برق ہوی  
 شب فراق کی ظلمت جوائی کو بہن ہوی  
 پیادہ با جو چین میں بیمار کو دیکھتے  
 بڑی خرابی و جانکاری سی اسی کاٹا  
 زمین کو زلزلہ آویکا صبح کو صبح  
 شب فراق کی صد ہوں کسی جان پر جا  
 وہ کوہ ہون ہن ہر گاہ ہی کران جھکو  
 بہری ہی دل میں زلزلہ از رو شہاد کے  
 وہ گاہ ہون مگر کوہ پر جو بار ہوئی  
 ترہ کیا ہن جو تلوار ابدار ہوئی  
 وہ گاہ ہون مگر کوہ پر جو بار ہوئی  
 ترہ کیا ہن جو تلوار ابدار ہوئی

بیدار گشتی شمع منور و لی اکس کاٹا  
 وفات سرشت ہی شیوہ ہی بوسختی میرا  
 بسنا ہی نقشہ بنو و دماق و خضر نام و  
 کسب کو عاشق انکس نہ سازد و رجمو کی

غمناک کو تبار یزید خوش بد غلامی  
 اسی صنم مہر و عاشق من و غیل خدائی  
 نجی نظر و کس ہوا و کس نہ بیاہد مال  
 شب تہمای میں کیا کہم ہو سدا کس  
 دیکھ کر جان اٹلی ہوئی سب کی اغیار  
 غم کی بدوین برا کا غنا کی کس شکر  
 سر بس کو جہ طلاق و طلق کا شرمونی بینا  
 کرو شکر چشم کج آن کر و شکر ساغری نہیں  
 کرو شکر چشم نہان کر و شکر افلاک کس کم  
 شکر کس نمونہ سچی کرون کو شکر تشبہای کا  
 غضب الہی کا شکر ویدار کی پاس  
 خوش کیا مری چون لی لوری کی  
 بای محبوب بین جای کفایت با خالی

سہمی اتشن بکوی آدم خاکی کو حقیقت

ہر داسر اس بر خاک کا بنلا خالی

مہر شد ما کونی تو ہی از روی تو ایست  
 و تو منی جاوون تو دریا می پیا پیا

نیز ایندکالی مردہ بین جان اتی ہی  
 ورت کر کسی جیتا جو پچون وریا بین  
 ہون مقور بین و غای بدن یار کی طرف  
 مردم یہ فرمالی ہون بین دیوانہ  
 ای فلک سے نہی دی مرمان پس اگر کشتہ  
 باو سنہی کی ہوس رکھتی نہن مرقہ فیر  
 کاٹنی و ورتی ہی مانی سب بھی  
 فوج کھنکھلی لٹنی مول لی قصا بھی  
 حلقہ نہایت ہوا حلقہ کرد اسب بھی  
 ائی دروازہ کھلی تی نکلی خواہ بھی  
 سونہا کیا ہی کفن درو کا اسباب بھی  
 شمشیر کی کھال ہی ہی فاقہ و سجا بھی

دل چننا بانی برباد کیا اخر کار  
 ہون و دانتش کہ اور اد نہای سیمائی

برق لی پردہ اگر چہ نورانی ہی  
 ایک عالم ہی صنم بسکہ تیرا قریا دی  
 دل کی خون ہوئی سہی ای جان نہ اکھا  
 یار جلادی بین یکنای زمانہ ہی اگر  
 حال برانی کسی وقت تو کر چشم کو تر  
 صورت عجبہ وکل ہی دل بستہ میرا  
 سنہ کون خاکین ملوا کی ہوا مجھ کو فلک  
 بی تمیزی کسی ہی اپنی ہی امید شجا  
 برودہ پوشی تیری تاوار کی عمرانی ہی  
 عرصہ چشمہ حلو خانہ سطلانی ہی  
 ایک دن تو ہی غم یار کی مہمانی ہی  
 واجب القتل نہن کوی میرا نامانی ہی  
 ہی ہر اندام وہ کنوان صبر نہن نہانی ہی  
 مجھ کو دانش کی طلب فکیر نہن نہانی ہی  
 کار بد کردہ کا انجام ہشیمانی ہی  
 باعث یکنی طفل کی نادانی ہی

زندگانی میں ہون میں بروی کسی بد راتش  
 نقش تو نہ لحد کا خط پیشانی ہے

روی صورتہ ہی شش رخ نورانی ہی  
 صبح صادق سے کشادہ تیری پیشانی ہی  
 تبارک و تعالیٰ

تاب نظاره کسان او کسان دیده باشی  
شام توتلی ہی نہ معلوم موی پر شمعے مسل  
نہ تو کین رکھ دیا رہیں کتا کون ہیں  
تا دم مرگ رہا منتظر قاتل ہیں  
صورت یارین آگیا دم بار بیدیں  
نہ جان چوری تا دم نہوا ہو کیا بار  
آئینہ دیکھ ہوا بد شریف سر است  
دست کشمنی شب دروز میر پر ہلو  
وعدہ تو نہ نہیں تا جند برابر میرزا  
نوجوانی میں غم عشق بڑا معلوم

دشمنی ہی ہو فی کو سنتی پناہ لاش  
دوسری سبب صندل پیشانی ہی

صورنت یہ ہیں آئینہ کو حیراں  
مگر کو نہ میں وقایا ہتی ناوا لی  
عاشق نقش گفت با میری پیشانی  
شب در حال میرا دیدہ قمر بال  
حالت تری پاسی مشکل میری اسانی  
سچ کہا کہ جو ہوئے بہکوشیانی ہیں  
منزل خوشی نہت و رکھ دیا پانی ہی  
ابنی قاتل کسی محل الفت روحانی ہی  
ای اصل دیکھوں تو کیسے یہ کیانی ہی  
شب گناہ ہی افسانہ طولانی ہی

کعبہ میں دیر دیر سی کعبہ کو جا چکی  
مسنو کی خوش صوفیو کی حال آ چکی  
عاشق نقاش بہ مقصود او شا چکی  
ہکین ہماری اور گفت بانی یا دم ہیں  
کنعان کسی شہر مصری یوسف کو لی کوتی  
بیہوشی پر مٹہ برٹہ کی ہی جلاو ک نہ ہم  
ہوئی ہی روح نرین پیام اجل سناو

کیا کیا نہ امن دورای میں ہم کس چکی  
ہستی کو مثل حرف غلط ہم مٹا چکی  
کیا کیا نہ دکان تیری طلک کا رلا چکی  
صد اوس باؤ کو اکی بڑا چکی  
مازار میں ہی حسن کو اخر فرما چکی  
طاقت کس ہنہ باؤن نہ یا وہ ملا چکی  
دن وعدہ وصال کی نزدیک آ چکی



بیانہ میری عمر کا لبریز ہوا نقش بدلا کہن  
سنائی بھی ہی اب تو پیلا بلا چسکی

۱۵

بدلا کہن چشمہ غون جباری ہی  
کو پر پہی میری مردہ کا قدم بھاری ہی  
رہا تیرا سس بھی ہی تھی بزاری ہی  
واہ واہ یار ہی شہ طواف واری ہی  
دور ایسا ہی سرائی منزل مقصود نکم  
تھک کیا لاکھ ہیں محنت تو نہیں باری ہی  
نشان کیوں کر ہوا عشق کو جدا تیری  
کون ہی وہ کہ جسی جان میں بھاری ہی  
غم کو نہیں فراموش ہر اللفت میں  
لاکھ ازادی نہ ایک دنگی گرفتاری ہی  
سانت آرام کی کٹی ہی نہ دن راسی  
زندگانی دور و زہ بھی بھاری ہی  
نکری یاد بھاری بھی تکلیف شرب  
اکی ہی کٹری کسا ہو کی میری بھاری ہی  
وصل میں خبر کا وہر کا ہی بجا عاشق کو  
جباروں جاندی ہی جباروں اندھیری ہی  
سایہ دامن صدا و میں ٹھہرا ہوں  
منزل سخت ہی بشت تارہ بہت بھاری ہی  
نسبت ای بروہ نشین تجسی نہیں کو  
نذر اسکی ہیں جو حسن کہ بزاری ہی  
دکھا کا کشت قاتل ہی خدا خیر کرنی  
بدلا حاکم ظالم کی خریداری ہی

نہیں محبوب ہوا نقش نہیں مرا محبوب

سکہ عشق میری نام ہر اب جبارتی ہی

خوبی خوبی نہیں اس فتنہ عالم میں ہی  
کونسا وہ عیب ہی نہیں جو ہم میں ہی  
حشمت بنیا ہو تو دل ہی جام گم ہی  
کیا ہی جو دین نہیں ہی اور جام جم میں ہی  
خندہ و من نہ کران دوست میری حال  
رتبہ موتا ہی ہوا رشتہ بھی عالم میں ہی  
اسفند بٹی خانی ہو کی یارو کی ناہتہ

حضرت سید بن طاہر میری ماتم من ہی

اصل کہن میری پاؤں کی جھڑیاں کالی	اپنی فقی کیسوئی دستار کالی
شکفتہ ہوئی نہ دوون ہی تھی پہلے	تیرکے پنجہ تیرودہ ولی گرفتہ ہیں
بڑا بارہ قمریہ و سحنت جان کالی	دکائی پہلی ہی تیشہ کو اپنی سہرکاش
جو ذکر سی میری غازی زبان کالی	کہی کا اوس نام نہائی کا صدر
اور یہ اور دو ویکس انگلیاں کالی	موند آئند ہیں جو ویکس وہ غریب
تو یہی سدرہ میرا امتحان کالی	نزارا لکھ نہ ہوں ہی سرکسی

کسیکا ہون ہی اپنا کسیکو کر کہی

دور دورہ نیست کو اپنی نہ راہبان کالی

زمینت کا طاعت ملا خیر برائ کی تلی	مردم و بدہ بر ہی سہرگان کی تلی
ای جنوں و انہن اپنی کیریاں کی تلی	عیب لکنا ہی کسی جاہد عربانی کا
دوب مرانکا میں کہن یکسیاں کی تلی	دست باران وطن سن نہن مٹی و کار
ادی کی ہی سسی جانا ہوں میں سو باکی تلی	خیر خیر کہوں رہتا ہوں گرفتار ہوا
فرش اکہنو کم کرون بای غزالا کی تلی	لی جلی رخت و لایب کی جو صحرائی طرف
کبھی ویکنا تہا میری یارنی غرا کی تلی	نہند آئی نہن ایکدم اوس لی کل تکیہ
سودہ امسکا آجائی کا دندان کی تلی	استفردا نہت میری قتل برای ماس
روڈ والی قدم کیر و سمان کی تلی	بسمان میری طرف سے نہ عداوت کہی
جای آرام نہن کبند کردان کی تلی	سوخ و نیاس نہ یاد ہی غدا بمرقد
نیربتی ہی مٹای میرا دندان کی تلی	حسرت بوسہ میں ہو تو کو جہان نہن

دستخط فرد تو قسمت کی ہوئی ہی لیکن  
 بوجہ شب نہ کا یہاں سپر ڈی ایچ شاہ  
 بد بلا محل لہجہ یاز کی افسر ہو سکتی  
 لاکھ نعمت کی پروری کلا ہ شیریں  
 بیہولی سی رکشی ہی سہند ساطا کئی  
 کمریاری ہی رفت برشتن کی کئی  
 سہرہ اسبیب بری سایہ مرکا کئی  
 ذائقہ پس ہی زبا نکاحی دندان کئی  
 بخت بدنی بھی ہر چند مٹایا انش

رکینا نام میر کہند کروان کی

تہامہ فریقہ میں میری زونہالی کی  
 ہر شب شب برات ہی ہر روز روز عید  
 مضمون رفکان ہی طبیعت کو اپنی  
 شتان و شکوہ لی عشق بر باد و کمر ویا  
 ریح خارا و ٹٹا مکی طاقت نہ ہی  
 بی عشق لوگ کتنی ہیں ماہ جہار و ہ  
 ابیسر حسنی ہم ہی تقدیر میں میری  
 خال رخ محبوب کی مضمون میں بخت  
 معشوق ہی نظر کوئی اتنا ہی تہہ  
 دنیا میں محبت کا دین نام نہیں ہی  
 ہر لحظہ ہی بیان و روزبان ذکر الہی  
 و لکونہن اوس گوشہ اروا کی سوا  
 ہر لحظہ ذکر کون ہی میرا حال پریشان  
 عاشق نرگس۔ لوگ ہیں اوس خود  
 ہوتا ہوں مانتہ کروں مینا میں ڈال کی  
 کا ایک ننوین ہم کس مردہ کی مال کی  
 منہ حساب اے رکی خیمہ نکال کی  
 بیتا ہوں میں شراب میں ہی نورانی  
 مشکہ مفر ہوی ہیں تمہاری کمال کی  
 تدبیر کو کیا دخل ہی تقدیر میں میری  
 نقطہ کی جگہ اب نہان بحر میں میری  
 اوقات بسر ہوتی ہی کشمیر میں میری  
 کم غفل ہی ربطا شکوہ شیر میں میری  
 دم سار مکی جانین تقدیر میں میری  
 اسود کی ہی سیاہ شمشیر میں میری  
 صورت نہان علی میری تصویر میں میری

امی اللہ میری

اس سرچشمہ میری کسی تو منت الی ہی تر  
 دل راستہ بنی ایک لڑنے تعمیر میں میری  
 پہری کج شمشیر کی برکان آتشیں  
 جلا کو ایک آہی تعمیر میں میری

اس کی عمر زندہ اگر زلی در یک ہی  
 مرفوع الی ماوہ کی یقین ہی کہ نہ کہ کس کی  
 شہد حسن کی کی یہ حرا در منت پیدا  
 شکست ایک پونی جو بروہ کسان و ترکس ہی  
 حسرت و کس الی میری ہمہ ہی ہی  
 دم اصری وہ کاسری کا کجہ نہیں ہی  
 منبت منبت لو تیارین نہ کسی عالی جلا  
 شہد رول نہ کسی ہی تو کو ایہ جہن  
 دل خون فوارسی ہوتی کی کوہ کس  
 مونس ہی الی جو اسوہن تہم کی تلیب  
 دامن خاک ہی پس ویدہ نہ کس ہی

عشق طفلان و خط شوق ہمارا آتش  
 بڑہ سکی پارتہ حنہ نظر نکست ہی  
 نام کو ماتہ جو دامن وصال آتا ہی  
 رخصت بار کا حریف خیال آتا ہی  
 کو رہیں جاکی بر ایک پاؤں کو پہلا تا ہی  
 عمر رفتہ کو مہیں باد و لا جانا ہی  
 دامن باو پیاری مہیں بڑ کا نا ہی  
 سبک و یونہی مہیں کاشت کی مر جا تا ہی  
 سببہ دیو اس کی ایک جہن ہی آتا ہی  
 عالم خواہیں کو با کہ توہ آتا ہی  
 کوشن زویا کی ہوتی ہن فرما و لا

خارسی خشک کن کو چہرہ میں ایک گلہ ولی  
 پروہ کا سامہون جو دامن نہں اور چہانما  
 خسرو خاشاک کا رتبہ سی بھی عالم میں  
 پہلی پہلکا ہون میں جو اگر کو سکا کانا  
 امتحان عاشق صادق کا سزاوار نہن  
 زرخا نص کو ہی ای یار کوئی تانہ ہی  
 کوہنی دستہ سوزین بر سر اکر ای کردون  
 دامن کو میری سامنی پہلا تانہ ہی

جان کہو تانہ ہی عیش عشق تباہ میں اتش

سہر کو نوا دنا کوئی کس کسنی تکرانا ہی

میرے قسمت میں لکھی سوخت ہو تلوار کی  
 شمشیر ماور میں حلاوت نہ ہی مردار کی  
 اس شمشیر دو آتش کی بیماری کی ہتی  
 جانشینی اس میں مگر حسرت بیدار کی  
 زندگی بسکہ سمجھتا تھا چراغ سحری  
 صبح صادق میں حلاوت نہ ہی تلوار کی  
 جامی موی تن ایک کاش میں کروں راکشا  
 اسب ابرو کی بر ایک بالین تلوار کی  
 روز و زرد مکی مایا لیکھی اوس کو چہ میں  
 دہوم ہی دہوم فقط صرح کرفار کی  
 دل دیوانہ رہ عشق صنم رکھتا تھا  
 ہر نفس کا مں منزل ہی بس رلی ہتی  
 کیا بنایا ہی شکستہ قفسونکو حیا  
 فکر لازم دل مرغان کرفتا ر کی ہتی  
 طور پر کچھو اتش کو غریزان ہم دفن  
 آرزو اسکو بہت جلوہ دیدار کی ہتی

ہر دم تھ دروہ کسی ہم افطس ہے  
 ہی دشمن جیانت جگر میں جو ہے ہی  
 جا کی ہی توئی منزل دلین تو ای صنم  
 اکہو نکا ہی حجاب نیمہ ہی نہ اب ہی  
 دامن دوست کی ی سکندر کو آرزو  
 باہر نفس کسی تانہ نہں ہی سب ہی  
 اللہ ہی لی نیاز ہی محبوب اغریں  
 دل سی قریب ہو کی کوئی دور ہے ہی

معدوم ہون ای

معدوم جہنم کی یہی ہو گیا شمار و دل

کچھ کہوتیے منان کے لیے دیارِ سنساری

نافع تنہا بدضرر حال کا دوا ہے۔

موسمہ دیکھتی ہی بادی کا مچھل مٹھل ہوتا ہے۔

روشنی کی کشتیوں پر جا رہی

۴۰۵: علی بن ابی طالب علیه السلام کی شہادت

منہ خیر پرنا عیسٰی عقیقہ کی کٹکٹ

وہی کہ وہ بدشگونی نہ جو زید کے لیے ہو

مجلس الشورى

بن موهامکرمی

1947

مجلس

موسسین کو الیوم جو شرف حاصل ہوا

ناقصہ نہیں اور خوشی مساجد کی قوافل چاہی

چند کتب و کتابهای در خیل و سیر

جوان محمد بن قنبر ایک عالم وادب تھے

*[Faint handwritten signature]*

وہی کہ اس کی طرف سے

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

و این کتاب را در کتابخانه خود داشته باشد

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

عَلَّمَ اَصْحَابَهُ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ اَكْبَرُ مَعَهُ سَبْعَةَ

کتابخانه عمومی علامہ اقبال

بینیال بہت پر کسی غنڈا ہر مہینے

آئی ہیں صفا خاک اور کھمیری تھک کر گئی

۱۔ تپاس وہ سفاک فاضل و شوق کی ندری

مصدق علی علیہ السلام کی کوثر کی ایک کاپی

سولہ سیرلی ہی، ایک سو صرف کسی کہی مولیٰ

ہم جہنم و فارکتی میں اوسل منہ روکسی

عاشق کی فکر کی ہیں مغفوت خوش آمد

نارنگ میں طبیعت میری عیار کا دوسری

زلفونمیدار و این نالان کو حارس

طوطی کو گرفتار کیا حلقہ

دیوانہ شہزاد علی ہونو خراب است جہان میں

ہی ستمگس العزت تو مہیں شہر بسوس

ہی اوس میں زبر کمال مشک کی سیان  
 از نہای خود بغل میں میری ہر شب  
 کافر کو نومیل کسی جانب مصحف  
 ہوں مرج کی حالت میں جو بن منتظر بار  
 عاشق جون برا بھی اندیشہ جان ہی  
 از بسکہ سچا ہوں اوس دشمن جاز ہیں  
 کشتہ ہوں میں بنیاری جدا کا افسش

نشیند اکی مجھکو بغل کور کی بوسہ  
 دریاں سی جھلک نہ غلش بیان ساگوں  
 زلف سیہ بایہ پری رہتی ہی رو سی  
 یک رک کی میری جان فکتنی ہی کلوں  
 بل کھای ہوی سانس کی بکری ہوی موی  
 ہونامی بھی مرنہ بخش عدو  
 کشتہ ہوں میں بنیاری جدا کا افسش

نملوار غن رک پکڑتی ہی ہو کسی

یہ اندویشی میں کل کی رو برو کرتی  
 پیام بزمہ میسہ ہوا تو خواب ہوا  
 میری طرح کسی نہ وہر ہی میں آوارہ  
 ہمیشہ رک بدلتا زمانہ بدلتا ہی  
 کتنا ہی دولت و دنیا کو میگذی میں ہم  
 ہمیشہ میں ہی کر بیان کو جا چکے کیا  
 جو دیکھتی تیری زنجیر زلف کا عالم  
 بیاخ کروں جانان کو صبح کتنی جو ہم  
 یہ کعبہ کسی غن لی وجہ نسبت رخ یار  
 بسکائی مالہ شہیکر کو در اندازہ  
 وہ جان حیات غن آتا تو موت ہی آتی

ہم او ریل بل بتیاب کھلو کرتی  
 زبان غیر سی کیا شرح آرزو کرتی  
 کسی حب کی یہ ہی میں جنت جو کرتی  
 سقید رنگ میں آخر سیاہ ہو کرتی  
 طلائی ساغری نقرہ سیر کرتی  
 تمام عمر رفو کرتی رفو کرتی  
 اسیر ہوں کی ازاد آرزو کرتی  
 ستارہ سحر کی مکہ کلو کرتی  
 یہ لی سبب غن مردہ کو قید ہو کرتی  
 غم فراق کا اس صرخ کی عدو کرتی  
 دل و جگر کو کھانک بھلا ہو کرتی

لی بہ عالم از

لی وجہ عالم برشتہ طاعی باتش

پرستی کج جو بال کی اُردو کرتی

خاک ہوئی ہی دربار کی جاری ہے	ہو گئی اقبال اضیمری بربادی بھی
ایک دم بین منزل ملک عدم ملی ہو گئی	راہزن کتنی تھی جسکو ہو گیا مادی بھی
نہیں رہا ہوں کر خوفی توازن عدم	ہو نہشت دی رک ہو نہ کی سوانشاوی بھی
ترک کرنا جادو کی ہی بیان ترک کیا ہے	روح کی غالب سی ازاری ہی اُردو بھی
یاد دلو اگر کر کہیں ایک غالب کی	تغ جو میں ہی ہوئی شمشیر قولاوی بھی

جانی دیکر غریب دنیا ہون میں اسکو طلاق

زال دنیا کی نہیں منظور دامادی بھی

مرح و لکھوت نہا کوک مرکان کرتی	کسی برو کی کان پر اس قربان کرتی
کچھ تہنہای میں رہتی نہایت قلنسہ	چار دیوار اگر اگر اس میبدان کرتی
اور کوئی طالب انہای زمانہ میں نہیں	مجید احسان جو کھلتی تو یہ احسان کرتی
بیوفائی کا اگر عیب ہوتا مہتمم میں	ای تو سجدہ خد کو نہ مسلمان کرتی
تھامست یا کا عالم اوس کی دیکھائی ہم	مسکرو روز قیامت کو بریشان کرتی
مارسی وعدہ خدای جو ممکن ہوتا	شام سی صبح کا ہم جاک کر جان کرتی

موج زن رہتی جو دریائے میری اشکو نگہی

سفر آب نہ ہندو نہ مسلمان کرتی

ظاہری پیمہ ای یادگیری کم سختی کسی	لب بند ہوی جاتی ہیں شمشیر زخمی کسی
افغان کی عداوت کسی ہم آشہرہ بوجھت	کچھ نہیں نہیں جاتی ہی قسم کی دہی کسی



بوس لب یار کی کہوں ہی تب دل  
روٹا ہی اوہ برابر اوہ نہیں ہی ہی برق  
طفلی ہنر اشارہ تباہ شیشم کامیری  
وہ صدمہ اوٹا ہی ہنر عشق سی منی  
کردوان سی ہو نہ سنت دنیا کا طلبکار  
افسوس ہی فریاد کو پہلی ہی نہ سو جھی  
الہ دہری مغرور زمین پر نر کہا باؤں  
کیا جبری ای آہ تیری س منی کردون

یہ اک بھائی ہی عقیق منی سسی  
کریسی کوئی خوش ہی کوئی غمہ دہلی سسی  
ہم اکبہ اڑا ہنر کی غزال خشتی سسی  
اندیشہ ہنر ہنر کی اعضا شکن سسی  
کب فیض کو پہلی ہی کوئی مال دل سسی  
سیر ہو کر مرہا ہی اس کوہ کی سسی  
پہوئی نہ سما ہی کہی تل ہر منی سسی  
غولادی سپر توٹی ہی ہر منی کی آلی سسی

کرتی ہنر عیش یار ملا منی مجھ افسر

مجبوری یہ خاک کا بتلا شد لی سسی

سینہ پہ سنگ طاقت جو کران جاں روک  
عرصہ روی زمین صحر کلستان روک  
نکبت کل ہون میں کیا جھک کلستان روک  
برق رفتار ہون منزل ہی میری زیر قدم  
جو خلتس ابلون سی ہوتا ہی صحرای میں ہون  
حشر کی روزی نامرودہ کردون روک  
نوجہ تک میں منہ ہی تو کھتا ہی وہ شوخ  
بلیون کی لٹی ہی دام رک کل کافی  
رند مشرب ہون مجھ روٹوں کی کچھ کام ہن

کمزور شتم کو قین ہی کہ وہ انسان روک  
چار دیوار چمن سب راہ یہ میدان روک  
بوی ہران نویف کو نہ زندان روک  
ابر کہی مجھی ہر چند کہ باران روک  
راستی دین نیچی خار غیلاں روک  
ڈھال پر سری سردی کو جوانان روک  
مرد ہی وہ کہ جو حکو سر میدان روک  
جال پہلا کی نہ صبا د کلستان روک  
ہندو تجمانہ کو سب کو سلمان روک

لنڈن ہنر

لذت زخم سی محروم نہ کہیں قاتل  
 انگلیں باغجون تیرا دست بکریں تور  
 شوق سی لیلی گم رہن کچھ نہ بہن  
 دھڑوانا ہوں جلو میں انہیں نہ دیو  
 زینت بخشوں دھڑا شہرہ توفیق کمری  
 دہقان رک رہ دامن صحرانوں کا  
 حاکم عالمی ہم ہر دور سامان کا  
 شوق صحرای میں نہیں باول نہیں پر پر  
 دل میں اوس سیت کی الہی ہو میرا لہریا  
 جباروں کو سم گلین نور ہوں شیت نور  
 ماتہ کو اپنی نہ خیرات کسی انسان رو کی  
 ایک روز اوسکا اگر غنچہ مر جان رو کی  
 سامان کا ماتہ وہ زلف پریشانی رو کی  
 غم میں اپنی بھی شکر طفلان رو کی  
 اسی چکو راڈ کی تو راہ منہ تابان رو کی  
 نیک بھگت کمری دم نہ کریاں رو کی  
 اوس حس لکی کسی چولی نوردہ باران رو کی  
 کسکو اور لہریا کی کسی کو شہ و اماں رو کی  
 برطرف اوسکو کمری بھگو جو دریاں رو کی  
 راہ اٹوئی کمری بھگو نہ زندان رو کی

منزل کل ہستی میں کیا اہل جہان اسی انش

منزل شبنم کئی اس باغ کسی بیان رو کی

ابدی کسی خاص صحرای میں سے کہتی  
 نیا تو الی کا برا ہو کو اثر ہوتا غفلت  
 بند کی پتی ہی مجنون پر بہن خضر کہیں  
 ازمانیکو تو مالہ ہم مقرر کبھی

توڑیں کہاں ہیں جو ہم فی ہونکی عشق میں

بالی ہو جاتی جیسہ ازرا رہنہ

مقدمہ کبھی وہ سکی رخ سنجہ تمام کی  
 اللہ ربی تفاوت سنی سبار میں  
 ایک صفحہ میں قلم فی مستان تمام کی  
 می کی کلابیاں ہیں مرصع کی کام کی  
 مسطرب لی راہ ہولی ہی اپنی مقام کی  
 ناساز ہی ہوا سخن و ہر کی ہوا

کیا اپنی انجمن میں صبا کو بین راہ دون  
خط سی سیادہ ہوا رخ بر نور مشک بان  
اصطلاح یعنی آتی ہیں لیکن خیال لو کہ  
اس سبب حدیث کی مثل قلم بانی خوشن خطاط  
سے آتی محبت کا واس میں کون ہیں آئی  
بیل نفس میں عیش کی اوپر دماغ ... ہی  
صورت پذیر ہو کر نہت مخمر کی کیا  
محبت ہی ہونے سے عشق ایک ایک دماغ  
الہی ہوتا ہے اس سیران تازہ کا  
فطاریہ کر کی قلزم حسن و جمال کا  
استادہ و یکتا ہوں گلستان میں سر و کو  
ملنا ہوں متصل کف افسوس پرورش  
مضمون کا جو رہتو ہی رسوا جہان میں  
اتش کال مدی دین کامی اشتیاق  
فرقت کی شب میں کرمی روز قیام ہی  
کدرا مجا کسی کو حقیقت کہلی بھی  
سرخ پاں ہو صل حسن زیب یار پر  
کبر کسی خدا کی طق میں مضمون بھی بلند  
بیل ہوا پرک کی تو ... دن کا خون بہا

کلیوں میں بوی خلوتہ خاص کو سنی مام  
جمع ہوا سبز کوس ل شام کی  
خدمت ہی اس جن میں بھی انتظام کی  
ترتیب ہماری کتنی ہی مشق خرام کی  
جام انہی صراحی ہی مشک رغام کی  
حالت ہی ہی بہت کلمہ شام کی  
تجلیا بنا سکر نہ ہی اختلاف کی  
سہینہ میرا کیا ہی علم کلام کی  
صبا ذخیرہ مکتبہ انہی دایم کی  
مثل سباب ہی بھی فرصت قیام کی  
ازادی پر ہی جو نہیں بدل غلام کی  
حسرت ہی میری مانتہ کو کسی سلام کی  
جگہی خراب کتنی ہی مال حرام کی  
اکھن کو آرزوی ظہور امام کی  
مردوں کو نیند نالوں کی اپنی حرام کی  
قہر ان کا سنا متا جوا بید تمام کی  
پہولی شفی و بار بخت ان کی شام کی  
فکر سا کہند نہ کعبہ کی پیام کی  
خالی ہر ایک کرہ نظر انہی دایم کی

اچھا نہیں ہی صورت عاشق سی بہاگ  
 پہاڑ وہ مگر شکر کب جو درون نکال کیا  
 پیش از سوال و درین گھر کا جواب  
 باغ بیان یار کل لی فضاست ہی جانی  
 بادل و حور ہنیری فطرت کو طبع میں  
 پہاڑ جس کو جبار وہ معصوم کی طبعیں  
 بیمار سن ہو گئی تھیں جواب دی  
 موی سیاہ موی و دروزہ میں سفید  
 صورت نکلیں ہی اس وزمروں میں رشک  
 پیرا ہو کا دوسرا کجس شراب خوار  
 بیماری فراق ہی ہی تلخ ہو گئی  
 اندیشہ بیمار سی رنگ خزان میں زرد  
 صاحب سیمہ لین بہ حرکت ہی غلام کی  
 رفعت ہی استنای میں اس کمر کی بام کی  
 ہی استنایاں سی بھی انتی کام کی  
 عمر و روزہ ایک قیام میں تمام کی  
 بود انہن جہاں میں گنہ و غلام کی  
 رنگ سی رہنمای موی جھکے بام کی  
 کانتو گوازی اعلیٰ کی پیام کی  
 نہایت تھی جھکی مہن اس رنگ نام کی  
 صورت نہیں عقیق ہی کو تیر ہی نام کی  
 مٹی خراب ہو کی پیری بعد جام کی  
 شیرینی آب اور کجی طعام کی  
 و ہشت لکی موی تھی اسی اشعام کی

آتش خدائی واسطی موقوف فکر شعر

طاقت نہیں دماغ کو نظم کلام کی

شب فرقت میں یار جانی کی  
 موندہ دکھا وینت رہی فکر ار  
 در پہلوی مہربانی کی  
 ازلی اورین ترا نی کی  
 تیر ہی تقویر میں جوانی کی  
 سنکی و ہوم اپنی ناتوانی کی  
 دماغ نی زخم کی نشانی کی  
 صورت حال پر ہماری مہر

سیر نعمت کسی دو جهان کی کیا  
 ہو کیا عشق حسن کسی ناکلہ  
 دل پرستہ ہوا جو مثل کباب  
 لب جان بخش کی قریب وہ خط  
 کوئیں ہوئی ہم بس ہوی دشمن  
 کسی اوٹ غزال کی انصاف  
 مجھو پتلا کی یار سوتا ہے  
 رہ کیا شوق منزل مقصود  
 مثل شبنم ہون صاف دل قانع  
 برق چمکی تو سرفراز کیا  
 راحت مرک کو بوجہ دانش

نرمی قدر زندگانی کی

واقع ہوئی خزان نہ ہماری بہار کسی  
 بعد فنا وصال ہوا ہمو یار کسی  
 بی روی یار کل نظر اتی ہن خار کسی  
 ٹورون وہ کل جو سنج ہو روی ہمار کسی  
 سرمہ کا چشم یار کی دل گشتہ ہو کیا  
 جامی وہ جس طرح کسی کمری نہا دل ای  
 افسردہ دل وہ ہر جو میری قبر ہو ب

اولیٰ تو فانی

اوشل بوفاک چهره کس تشنه تن این  
جولان این بی سمنه کس رشک ما کا  
خاکوش و یکتا چون کس و سده کی بهار  
عشیره کده ای نفع سی قان کی قتلگاه  
کویه این سده کس لکارتی هجوم  
دور از کس کجی و عده ویدار حشر  
بند زنا قبول این فکرت یک وید  
کجی تو رخ و راحت طبل سی وید  
خدا دار عارضون کس چون ناقص بگوش  
نکس هواه خول شهنشادان کو کشتن  
لی مود خاکه زالی سی کیا جابل ای صبا  
کنتی این میری او کس محبت کس مدلی  
و کده این بریده کوریش اهل جهان کجی

بیا کیش کی ووشش وکل این زار کس  
بروزه ایکه تازمه کی کرد و عیار کس  
جیرت کن مون زلفه کی نقش و نگار کس  
زخم کس بری تنی بی چون کی تار کس  
خالی به صید ماه بنو وی کشکار کس  
برهان قبول این انتظار کس  
مشت جای صلی نه م وشتان بر کس  
اوس مصرع وولست خزان و بهار کس  
رغبت نهان کجی غم و اغدار کس  
نگلانه بای یا رخسار کس  
ناوک فکس سوار بومید اعتبار کس  
و ووم نوی جو ایک نوی و و افکار کس  
و کس کز کفین قبول نهان روزگار کس

غیر کده روزگار سی انش عجب نهان  
خندلا او نادوی و ز و خدا دست یار کس

ببارانی چها ساقی شرب روح پروری  
صفای قلبه کوه واصل کس بی مقدری  
یکانه ناز کسالی عرق قیام شکر کس  
عدا قیام کلو شش ای بی کس پر و کس

خران کا غم پیدا و ککلی کس سر کس  
بیمه آینه میری آینه ای بخت کس کس  
قضا کی تیر کاسه باق چون تیر کونی کس  
قوی بی رشته بار یک اینی حسنه کس

کیدی عشق پیدا کر خوش چشم فسوگر کسی  
 نہ خطای بجای میوایا گوی پر حاکی درسی  
 لکھی ہیں سکھوں کی طینت مضمون لب شیرین  
 کمال عشق سوسن گلشن لب لعل کو ہوا حاصل  
 شکستہ خاطر سہرہ کی جانوں کی بوس ل  
 بنسب یا جانتا ہی باغیان میل کو بہد میں  
 صفت مرکان کی خوشی لی غبار خط کیا بہد  
 کسی دیوار کی سایہ عالم یاد آوی کا  
 خبر دو ایک نہانی اسکا ہزاروں ملاوکی کا بہن  
 ملیکا وہ بریر و محکو میں دیوانہ ہوں بسکا  
 جفا می حسن کا جسکو کلامی سخت یادان ہی  
 قفس میں ہی بہار باغش حاصل حضور کی  
 خیال سینہ کتابا ہی دلکو کعبہ زدو میں  
 عداوت لی شعور و کی غریب ہی نہیں سکتی  
 خدائی جلس کار تہ کیا ہی عشق پر غالب  
 پریزا دو کی کو چہ میں ہوی ہن کرد الوہ  
 ہوسس بوس کی خطا بنسب کو ہی عالی ہی  
 قیامت کی دل مشتاق پر کلستان لی

یہ کیفیت ہن حاصل ہوی بی دور کسی  
 جواب نامہ لکھا پاری خون کو ترسی  
 کوی فامہ کو پر ہر دیای میں لی سکھیں  
 صیاد و ہول اور المای قی لیکن تر کی  
 دل پیار کو محنت ہوی بخون عہد سن  
 گرنہ ہوا ہی صیاد کی ہو تو کی جاو سن  
 نمود کرد کی بنیادی شکر یک شکر سی  
 قیامت ہو کئی تر گری خورشید شکر سی  
 دل و عشق میرا بقدری حب کی کو تر سی  
 شکر خوری کو زرق البہ ہا ہا ہی شکر سی  
 بنان حالی کوئی شمشیر خیز تر کی جو تر سی  
 جن کی سیر کرتیا ہوں میں ملکی صہر کی  
 پیرای کون جا کر آج ملک البیدی گری  
 ہوا کس رز و دیوانہ کوئی تر کو کی تر سی  
 جو او سکوبانہ شوق تو مجھ کو تر سی  
 جاری پاؤ گوی ہو ریکی حوریں کو تر سی  
 کیسین شہد کو چوڑا نہن زبور کی تر سی  
 کوئی ٹوٹا سا قد یاد کیا ہو صہر کی تر سی

دو ماہ دوست ہوں رویا کیا ہو رات شب براتش

گلزار

جبران کو راکر کل ہو گیا ہی باو صر صر کسی

وہی جنون کی خون خواری جو اکی تنی ہو گیا  
تیری اکھ کو بجایا جو اکی تنی سو اس ہی  
وہی تشو و غم کی سبزی کو مرغیہاں پر  
ہوئی جنی زنگاری جو اکی تنی سو اس ہی  
وہی سر کا تگنا ہی دی رو تاسی وں ہر کا  
وہی زنجیر کا جھاناسی وہی وں کا بیکانہ ہی

شرم سر علی تیری لب خندان کسی  
پرف کا کام شہم لی لب و دندان کسی  
زیست سس جیٹ کی تیر و طریخ جیٹ ہی  
ایکلی کعدہ کو قیامت مجھی سندوستان کی  
اویہ کر دشمن چشم سید جاناں کسی  
دوہم ایک خلق ہی برہم دون مرکان کسی  
روور مولووس ہی اصل حقیقت کا خیال  
بہری خون آلی ہی دیہ کی بھی ستار کی  
منزل کل یا کو خندان یکد کر یہ آلی  
نظم ہمیدہ سسر سبزو بارانہ کسی  
حالت شمع حرارت سی ہم بھی آہی  
نیک طینت کو بدی کا نہیں منظور عرضی  
سسر کٹ برہم ہی پاؤں میر امیدار کسی  
و خشت آباد جہان میں نزار دم طلب  
استراحت نہ رستان سس ستار کی  
مہر راویر جنم ہی بھی ابلا محبوب  
و نوح ہوتا ہی محس لالہ مقرر مان کسی  
صاحب غایتہ نظر ال لکی مہار کسی  
عقبہ تہ فائہ کو دیابانہ بند ابوان کسی  
عقبہ تہ فائہ کو دیابانہ بند ابوان کسی



خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمن ستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کمی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم پر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہنا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کسی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طلب ہووی اگر مزاں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہونہ اوہی دہانہ کسی  
وہاں کار روزی کو تازہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سوئی اگر خوشی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوس کو کر رکھو

خواہ کار و کنا مکن ہو اگر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں کسی تیری تیغ کی کچھ خوشی  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی تیرا ہی خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
مات الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
و در کجائی کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمن ستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کمی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم پر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہنا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کسی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طلب ہووی اگر ازیں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہوئے اوہی دہانہ کسی  
وہاں کار روزی کو تازہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سواری اگر خوشی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوسے ہر رکھو

خواہ کار و کنا مکن ہوا اگر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں سے تیری تیغ کی کچھ خوشی  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی ہر تری خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
مات الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
و در بجا ہی کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمن ستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کمی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم پر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہنا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کسی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طلب ہووی اگر ازیں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہوئے اوہی دہانہ کسی  
وہاں کار روزی کو تازہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سواری اگر خوشی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوسے ہر رکھو

خواہ کار و کنا مکن ہوا اگر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں سے تیری تیغ کی کچھ خوشی  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی ہر تری خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
مات الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
و در بجا ہی کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمن ستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کمی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم پر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہنا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کسی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طلب ہووی اگر ازیں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہوئے اوہی دہانہ کسی  
وہاں کار روزی کو تازہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سواری اگر خوشی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوسے ہر رکھو

خواہ کار و کنا مکن ہوا اگر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں سے تیری تیغ کی کچھ خوشی  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی ہر تری خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
مات الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
و در بجا ہی کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمں سستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کمی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم بر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہتا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طلب ہووی اگر مزاں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہونہ اوہی دہانہ  
وہاں کار روزی کو تازہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سوئی اگر خوشی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوسے ہر رکھو

خواہ کار و کنا مکن ہوا کر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں کسی تیری تیغ کی کچھ خوشی  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی تیرا ہی خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
ملک الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
دور بچھاں کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

جنہ ابابکا اور بابک سعادت کس  
چہ بک کی بابو کس نہ تیری زلف کی بو  
یاد لی پروہ کیا نہیں بہت خوب کیا  
اوس بیان میں زیادہ بھی لاشی ہی قضا  
ماونہ تیری بہ کیو کر اہوی کا بہ جو  
وہ نہیں دماغ ہی جس میں نہو کس عشق  
اجرو جانی اگر عمر کہ مردان ہیں  
نور شب صبح شد دل کی طرح بہ تانی  
خیر کار و زکری جانی ہی جو رہنشت  
لفظ نہ ایمان جو کی ہی عوض اوس کا سچیم  
میری تکبیر کی آواز جو رہاں کس لی  
بدوشن سنی بھی اوس کی بہ نفس تو مانی

دل کو خوش رکھتی ہی با فہمی کم عمر آتش  
کوی دیدانہ ہو لڑکون کو تماشا ہو دی

سکھاٹ کی کرو بھی قاتل کی حوالی  
ہمت میری کتنی ہی کہ احسان بلا لی  
قطرہ خون سوز و زون سہی ہی ایک لکھ  
جلاو کی تلوار میں پڑ جا بلکی جب لی

یہ کس شک سیما کا مکان ہے  
خدا جنہاں ہی عالم اس کا سرا  
نہیں بیا بلکی جہاں ماسماں ہے  
نہاں ہی کچھ ویرانہ سیاں ہے

نہیں دیوار عاں سیاں بیا ہو دست  
مشاک کا جو رقیں ہی نہ کہ رسوا ہو دی  
حسن ہی وہ ہی کوی جو کہ تماشا ہو دی  
شہسوار و کی جہاں کرو نہ بیا ہو دی  
نار لی ماہ جو جوی خماشا ہو وے  
حسب لی ریح ہی لی بادہ جو مینا ہو دی  
کو در اسین کون ہو دی کہ دریا ہو دی  
کس طرح سنی نہ زمانہ تہ و بالہ ہو دی  
وہ ہی دن ہو کہ نہ اندیشہ فردا ہو دی  
روح کو جسم سنی جانی جواں ایدا ہو دی  
درو سنا نہ نا کوس کلیا ہو دی  
منہ خہ تیری در کا ید میضا ہو وے

خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمں سستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم پر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہتا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن نصاف طلب ہووی اگر اڑاں کسی  
ہوش وہ افشاہ زینت شمع اووم دہاں کی  
وہاں کار روزی کو راہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سووی اگر روشنی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوسے ہر رکھو

خواہ کار و کنا مکن ہوا اگر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں سے تیری تیغ کی کچھ خوش نہیں  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی ہر تہائی خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہیں مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
عالم الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
و در کجائی کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمں سستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم بر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہتا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طلب ہووی اگر مزاں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہوتا اوہی دہانہ  
وہاں کار روزی کو تازہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سوئی اگر خوشی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوسے ہر رکھو

خواہ کارو کنا مکن ہوا کر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں کسی تیری تیغ کی کچھ خوشی  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی تیرا ہی خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
عالم الموت خراو کیا محی مذراں کسی  
دور بچھاں کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم



خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمں سستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم پر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہنا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طلب ہووی اگر ازیں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہوئے اوہی دہانہ  
وہاں کار روزی کو تازہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سوئی اگر خوشی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوسے ہر رکھو

خواہ کار و کنا مکن ہوا اگر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں کسی تیری تیغ کی کچھ خوشی  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی تیرا ہی خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
مات الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
و در کجائی کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمں سستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم پر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہنا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طلب ہووی اگر ازیں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہوئے اوہی دہانہ  
وہاں کار روزی کو تازہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سوئی اگر خوشی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوسے ہر رکھو

خواہ کار و کنا مکن ہوا اگر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں کسی تیری تیغ کی کچھ خوشی  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی تیرا ہی خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
مات الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
و در کجائی کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمں سستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم پر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہنا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طلب ہووی اگر ازیں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہوئے اوہی دہانہ  
وہاں کار روزی کو تازہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سوئی اگر خوشی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوسے ہر رکھو

خواہ کار و کنا مکن ہوا اگر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں کسی تیری تیغ کی کچھ خوشی  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی تیرا ہی خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
مات الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
و در کجائی کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی احسان کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمں سستم دوداں کسی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے ڈرنا یوں سر شوریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں کسی ہی نوع کسی سرسبز کی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم بر  
نالہ کشن جیسی نیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہنا اثر باران کسی  
وہ کرمان بھی جیسی مہربان و اماں کسی  
حیصل کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ میکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طالب ہووی اگر ازیں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہوئے اوہی دہانہ  
وہاں کار روزی کو راہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سوئی اگر روشنستی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوسے ہر رکھو

خواہ کار و کنا مکن ہوا اگر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
حیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں کسی تیری تیغ کی کچھ خوش نہیں  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی ہر تری خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
ملک الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
دور بچاں کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمں سستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم بر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہنا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طلب ہووی اگر اڑاں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہوئے اوہی دہانہ  
وہاں کار روزی کو تازہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سوئی اگر خوشی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوس کی ہر رکھون

خواہ کارو کنا مکن ہوا کر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں کسی تیری تیغ کی کچھ خوشی  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی تیرا ہی خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
عالم الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
و در کجائی کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

خام کو شادی ہی غم محبت کو ہی حاصل کسی  
کرم جمی کسی ہوتا ایمں سستم دور الہی  
استن ہوتا وہ کہ مروت طیران سے نہیں  
تبع قتال سے اور مایوں سے تیریدہ مرا  
خطا تو کسی کی جگہ کی تیغ مشک کل بر  
عشق اکھن کو ترازو کی بناوی ستی  
اسماں سے ہی نوع کسی سے سب سے کی  
سج و نیامین نیادہ ہی تو راحت کم ہی  
سجدہ اووم کو فرشتوں کی کیا خوب کیا  
شمع کا فیر کی حاجت نہ ہی ہر قسم بر  
نالہ کشن جیسی تیری حسن کی مطلوب ہوئی

کنشت کو نفع ہی ضرر کو ضرر باران کسی  
بلی کا فیر نہیں رہنا اثر باران کسی  
وہ کہ یہاں بھی جیسی مہربان و اماں کی  
حسب طبع کسی حرکت کوئی کو ہو جو کار کسی  
اشندہ سبزہ ہیکانہ ہواستان کسی  
حسن انصاف طلب ہووی اگر اڑاں کسی  
ہوش وہ افکارہ زینت ہوئے اوہی دہانہ  
وہاں کار روزی کو تازہ شب عمران کسی  
قدرت اللہ کی ظاہر ہوئی ہی انسان کسی  
دل سوئی اگر خوشی ایمان کسی  
عشق کل برک ہو ابلیل خوش ایمان کسی

نجست فتنہ کو چکا کر اوس کی ہر رکھون

خواہ کارو کنا مکن ہوا کر دریاں کسی

کام آخر تو انصاف مرکان کسی  
وصل کی بعد کلا ہو غم عمران کسی  
جیفہ ہی خاک کا بتلا کر ی یاد او کو  
زخم خنداں کسی تیری تیغ کی کچھ خوشی  
رکبت بیکسرتن ہی روح میں بلکہ قابیہ  
کعبہ دو برین نامی کسی تیرا ہی خراب

حسرت تیر لئی جاتی ہی تو کشاں کسی  
نہن ہوئی ہی مکافات عمل انسان کسی  
انف اللہ کو کس مرتبہ ہی انسان کسی  
عشق بیل کا سبب ہی یہ اچھاں کسی  
عالم الموت خراو کیا محی مذہبان کسی  
و در کجائی کسی ہی وہ فیر انسان کسی

فتم

خیال ایامی بگویند زن صبور کن کس و کما  
چون ویکه و ده ماه جاریه مطلب پیدا  
فقیه مست چون نعمت میری حاضر می جو جای  
نہیں می کما سو چاہی اس بار در عالم این  
تکبیر پستی ای او سکی یک ملک دیوانہ سودی کما

نیمین شعلہ بر نازان بلای با سحر  
غیر نزل تو کو کمر عجب و سکی جوانی  
کتاب ترکسی ہی با شرباب خوانی ہی  
عداوت کی ہی از زانی محبت کی کرائی ہی  
بریں سمجھی ہی دل جسکو بلای ناگہانی ہی

ستارہ آج کل چمکا ہوا ہی انبا ای انش  
مواقی ہی خاکس افس ماہ رو کی مہرانی ہی

بہار باغ ایامی شرباب ارغوانی ہی  
نخچی ای ترک زیبا و عوی حصہ قرانی ہی  
سنجی کو میکا باعث شش چشم پار جانی ہی  
کون کون کس طاق کس کا بوسہ ای شش  
فراق یارین رو رو کی لکھون کوین کو دنگا  
عقد کر میری کر یہی نہ لووا اسمانی چمکو  
نصحرے کی کرتی اسی دیوانہ کیا محسوس  
وہ مکڑا دیکھ کر مولین کی اینی کشتہ رفتاری  
نہ آوارہ ہونزل بین و ٹوندہ اوسی جوانی او  
غیمت سمجھتی اوس جھیکہ کم ہنر نام میں ہیں

تسلل خواہ دور و درجہ اسما کی ہی  
کمر خیمہ تیرا لوح طلسم زندگانی ہی  
فلسوف پرواز کی دولت ہی مہر سنانی ہی  
دن و ہی مکہ اوس رفت جانبا کمانی ہی  
محلی یقوب کی ہم چشمی وہ یوسف کمانی ہی  
یہ وہ سیلاب ہی جو خانہ ویرانگہ پائی  
ابن بدنا صحر ہی کہ پرواز کی کہانی ہی  
خط اوس خسار کندم کو لکھا و مائی ہی  
ہیں ویرانہ ہی سینہ کہ وہ کنہ سنائی ہی  
بیکر کرب اور اعتنا یہ طاووس جوانی ہی

جو رہا ہوں تو کہانی و دھنکیر عس ای انش

سہ کی از روی انش نہیں خجیب جوانی ہی

لکھنؤ کی انش







ہنسکی اس میں ہی تو میری پروا نہیں  
جاوے بوجھ کو کچھ سیو میں تو کہتا  
نڑو اتاہی البسین خیر دارو کھتری  
وہی عالم اہل نظر میں ہی اگر تو  
ایں اگر کم تو ہی سفید اسکو کر لیا

کچھ زلفت سی ہی طرہ تر حال ہو اہی  
سو دایو نکا تیری برا حال ہو اہی  
دلال تیرا قصہ کا دلال ہو اہی  
دولت تیری فاطمی ہو کچھ مال ہو اہی  
ہوں میں سینہ نامہ اعمال ہو اہی

چوناز کری بار سزاواری انش  
کوشش بدوی و خوش اسلوبی خوش اقبال ہو

بہرہ کا انداز ہی دم کا شمشیر لکیر کی  
دھوئی کر گزرتا وہ عقد و جوتی تقدیر کی  
سیکھ نامہ شمس میں انار قیام اسکار  
اسنے نامی سی ہی ہو جا سکے عورت پر  
ایک تیری قتل کی طرف اقبال ہوئی  
کہا ہی دو جا کہ کل جو بان کل خسار ہو  
بوسہ لبتا ہوتا تو کشتی میں طہانہ مار کر

انفشتہ کو اور اگر برکات کی تیر کی  
سسی کرتی کرتی فخر کس کی تیر کی  
فتنی ہوتی میں مرید اوس کا فرائی سر کی  
وہ کچھ لہن کی محکوبی عاشق تیری  
نکستہ لکھا اختیار جو نہ کہنی شمشیر کی  
واقعہ جنتہ لکھی میں تہا ہی تی تقدیر کی  
وہ کچھ تیرا دوسنی قاتل ہو جو تعمیر کی

کھنکھو توئی غرور حسن سی ہی بہت نکلی

یہ بکلی مشتاق کوشش اتنی تیری تعمیر کی

سیرانہ کو وہی ہر سارا ہی ہے  
عشق ہی میری دلکش کی نظارہ لکھا  
پیر راہی اکھوتی ہیں حسن پرہہ منور دم لکھا

پہر و مانع ہندو میں ہوئی کل سما ہی  
اکھوتی جہاں جس نے کہ ایش ہی  
پیر راہی اکھوتی ہیں حسن پرہہ منور دم لکھا

لی تقایف بیست ستمی همی استنای می

کس او کس غار خاتم کی هم ای کلبدن بول  
چس و یکپاده دیوانه می تیرایان عالم  
بوی غلبه می صفت رو او کوا مال  
چون چاکلیم در بر بکونه یاد او می  
فسون پرواز می نشین سالی میری و بر  
زهر کس است می قصه ستم کا مجتمع هونا  
نهن سبب دنیا که کس کس کرد و نهن  
کس چن تو هو می یوسف تازه دماغ انا

تیری با سکی صورت و یکپاده می  
بر کس می کل تیرای عالم میری بول  
کس الیه کس بر ستمی بر چن بول  
مزد بایانه خدمت می که لطف می بول  
کلام الیه حافظه ستمی او کس کس بول  
الهی تلخ کوی اینی و شیرین می بول  
و ده او نه کس می خدمت می بول  
کس تو راه او بر ستمی تیری بول

همی الیه کس نشد دعای مرد مومن بول

چو اس ستمه زایل بول جو یاد بچش بول

کس می تیری و کس کس است نه می  
اب ملاقات می می تو ملاقات می  
غنی کل کونه ستمه تیری صورت کس  
ابتدا ستمی می موجود کس ستمه تیری  
صند نون عشق رو لانا تها عین صورت  
کیا کون او ستمی می ستمه تیری  
حسبی با تیری می کال می و یکپاده می

صحنه کس ستمی یا هو کس سوا بانه می  
نه ملاقات می می کس که ملاقات می  
چو کس ستمه کس ستمه تیری بول  
میری تیری کس می ملاقات می  
کس می فصل می کس می کس می  
ظاہر می کس می ملاقات می  
و ستمی می می کس می کس می

مناجیہ و نوحیہ و سحر و جادو و سحر و جادو

نکستہ شیخون کو لطیفہ تھی شیریں و مست تھی

نماز و ادا تھی تہجد و سلام کی لہی  
طہر کی کریمہ کا یہ کعبہ اعلیٰ و مشک  
حضرت علیؑ کی گویا جو کوی باہر سے  
دشمن ہوئے شکار کو کسی غافل سے اٹھانے  
عاشق ہوں طرح ہی کھنکھار ہوں برا  
کیا کیا ہے کی کیا رہی کی زبان کوں  
اصحاب ہیں رفایہ اوں حسین شوح سی  
وہ تو نہال ہی الہی مراد و سیر

یہ جامہ قطع ہی تیری ابرام کی لہی  
ادار میں جو رولی تھی اسجام کی لہی  
لہی ہوں لی جامہ احمر ابرام کی لہی  
پیدا ہی ہوئے کو کوری ہیرام کی لہی  
عروصہ فضیول نہیں الزام کی لہی  
تسبیح تھی لی ہی تیری نام کی لہی  
ایک دن شکست فاش ہی مادام کی لہی  
اصل جو چکی نمر خام کی لہی

نام و اور درمیان آتیا ہی غرق ہے

بہ نالی کی لہی مری وہ نام کی لہی

تیری ابروی ہوئے کا عالم نہیں  
کس ہوسہ او شاعر کی بہت شفا نہیں

ہو وادہ ہی صحران و دہا کی مہری سب سے

سودا شہر میں ٹھہرن ہوں افسانہ ہی

سیر شہساز او شکی نہ صورت ہے کی کو

ایک دن کو کوئی نوید یاد کی ہو کا

نکستہ تھی تو کی کوئی مطلق کی کو

یہ ہے کہ کوئی کوئی ہو تو آیت ہے

لی جاں کا کعبہ کو شہرست نہیں کی کوئی

این کی کیا کین نوزت سیریت لادو  
 هم کیا کین کسی کی یا بی طریق اپنا  
 دل کی جای حال کی بیسایا جو تو خواطر  
 هم س غم و کاهات عادت عادت کا  
 دیوان نون کسی می اینی بدقول کون کیا  
 بروه هزار عالم دم پر رانی تیسرا  
 نازان حسن بر موهبتان بی جادون کا  
 دل کی عزیز جان کو کہتا ہوں آوی ہوں  
 یون بد کیا کرو ہم یون ملل کینہ سمجھو  
 یار پناج وقت سجدہ کرنا ہوں کون ضم  
 ماوشما دیکھ و مکر تہائی نو کر تیسرا

معذوری کی وقت نہ وقت کوئی  
 مذہب سہی کی کوئی ملت نہ کوئی  
 حاضر جو کینہ کی او سہی حق سہی کو  
 نا اشتہائی معنی صورت نہی کی کوئی  
 خاک کی و آتش کی نسبت نہی کی کوئی  
 بھگو تہائی ایسی طاقت نہی کی کوئی  
 اعتبار کوئی دولت نہی کی کوئی  
 کونکہ کون بین حسرت بھگو تہائی کو  
 ہمسایہ خیر خواہ دولت نہی کی کوئی  
 بھگو تہائی ایسی خدمت نہی کی کوئی  
 اس و اس کی خالی صحبت نہی کی کوئی

شہزادی آتش لہ کو کرد یا و

کس کو بکارتی ہو حسرت نہی کی کوئی

بازار و دریں دہری منزل کہاں نہی  
 فدوی کی تیری زکمت کی بھگو کو رولاد  
 ظاہر سی خبر دیوں کا باطن خلاست نہی  
 رد جانا بھی جسم کا جان سی عجیب نہی  
 منزل ہی دور تہی جو یہ ہو کی تہاں ہور  
 دیکھو تہاں سیر لکھو کو کہہ سزا کی

یوسف نہ جہان پر کوئی ایسی وکان نہی  
 بسوای جو کسکو پیدہ وہ عطران نہی  
 شیرین ہون کی طبع کسی کی زبان نہی  
 کس کاروان کی کس رو بس کاروان نہی  
 دم نہی والی دران میں بھگو تہائی کی کوئی  
 دیکھو کوئی کس کوئی غم و ملال نہی

فخر و ہر

چشم نوری می جوید ابرو کن  
یوسف کو چادری خبر کاروان نه  
سویان معین می شکست ساز نه  
ایلیس کو عصمت آدم بیان نه  
مومن نه و جیکو هوای جنان نه  
بایک جیکو می کی رایک کا قدم  
کمران کی کاروان نه

چشم نوری می جوید ابرو کن  
یوسف کو چادری خبر کاروان نه  
سویان معین می شکست ساز نه  
ایلیس کو عصمت آدم بیان نه  
مومن نه و جیکو هوای جنان نه  
بایک جیکو می کی رایک کا قدم  
کمران کی کاروان نه

قصر و قبول قبول بحیر  
دل کو خیال و فرمودی بحیر  
نقد و حال جان بی راه فدایین  
ایکشتن کا خلقی و فاعله  
نقد و فنا کی بوتهن کسکی  
باسر او سبکی خلقی و فاعله  
ایا تو می و خلقی و فاعله  
یتم ترک کرده می شردن کسکی  
او دلا می و فاعله  
کبر مستاده کی و فاعله  
کل جاک کسکی و فاعله  
صانع و فاعله

انسان کی پاس و دست  
چو می آینه می نور  
بارگیا چادری و فاعله  
نعل سیاه او سبکی  
عظا را فاعله  
کو جی می او سبکی  
مهدی علی می  
و فاعله  
محمد زکریا و فاعله  
بشر طایف کلا و فاعله  
شاید قیامی و فاعله  
الهدی فاعله

چشم نوری می جوید ابرو کن  
یوسف کو چاد بین خبر کاروان نه  
سویان معین می شکست ساز نه  
ایلیس کو عصمت آدم بیان نه  
مومن نه و جیکو هوای جنان نه  
بایک جیکو می کن رایک کا قدم  
کمران کی کاروان نه

چشم نوری می جوید ابرو کن  
یوسف کو چاد بین خبر کاروان نه  
سویان معین می شکست ساز نه  
ایلیس کو عصمت آدم بیان نه  
مومن نه و جیکو هوای جنان نه  
بایک جیکو می کن رایک کا قدم  
کمران کی کاروان نه

قصر و قبول قبول بحیر  
دل کو خیال و فرمودی بحیر  
نقد و حال جان بی راه فدایین  
ایکشتن کا خلقی و فاعل  
نقد و فنا کی بوتهن کسکی  
باسر او سبکی خلقی  
ایا تو می و خلقی  
یتم ترک کرده می  
او دلا می جام می  
کبر مستانه می  
کل جاک می  
صانع می

انسان کی پاس و دست  
چو می آینه می  
بارگیا چاد و می  
نعل سیاه او سین  
عطار انش شکر کار  
کو جین او سکی  
مهدی علی جین  
و نیا کا خواستگار  
محمد زکریا  
بشر طاب کالاکول  
شاید قیامی  
الهدی فیه

چشم نوری می جوید ابرو کن  
یوسف کو چاد بین خبر کاروان نه  
سویان معین می شکست ساز نه  
ایلیس کو عصمت آدم بیان نه  
مومن نه و جیکو هوای جنان نه  
بایک جیکو می کن رایک کا قدم  
کمران کی کاروان نه

چشم نوری می جوید ابرو کن  
یوسف کو چاد بین خبر کاروان نه  
سویان معین می شکست ساز نه  
ایلیس کو عصمت آدم بیان نه  
مومن نه و جیکو هوای جنان نه  
بایک جیکو می کن رایک کا قدم  
کمران کی کاروان نه

قصر و قبول قبول بحیر  
دل کو خیال و فرمودی بحیر  
نقد و حال جان بی راه فدایین  
ایکشتن کا خلقی و فاعل  
نقد و فنا کی بوتهن کسکی  
باسر او سبکی خلقی  
ایا تو می و خلقی  
یتم ترک کرده می  
او دلا می جام می  
کبر مستانه می  
کل جاک می  
صانع می

انسان کی پاس و دست  
چو می آینه می  
بارگیا چاد و می  
نعل سیاه او سین  
عطار انش شکر کار  
کو جین او سکی  
مهدی علی جین  
و نیا کا خواستگار  
محمد زکریا  
بشر طاب کالاکول  
شاید قیامی  
الهدی فیه



هستی و یوالی بی یوایی کی سبیل  
آیندنی بیخ افروزه جاده بی سبیل  
به پیش روی کنونی گم گم سبیل  
و بر روی این معنی و کوی کوی  
عاشق فکری بی کوی سبیل  
چو کوه و سن برین زود و خوشای  
خطا کا آغاز بود کس بیخ نورانی  
سیر فزیده کو او کس ز عشق فزیده  
عشق سبیل بی اثری تو خضر بی اثر

ای سطر فکری بر سوری سبیل  
شمار کی حدیث و ذوق بی سبیل  
جسم کی طرح بی سبیل  
فکر و فکر بی سبیل  
سبیل کس بی سبیل  
فانوح انبیا بی سبیل  
جل بس بی سبیل  
کس بی سبیل

عمر و خدای بی سبیل  
ضار و غیره بی سبیل  
و بی سبیل

کلی بود و کمال  
بی سبیل  
بی سبیل

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

والله اعلم بالصواب  
والله اعلم بالصواب

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين  
والله اعلم بالصواب  
والله اعلم بالصواب

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

Handwritten text in Persian script, likely a manuscript or a collection of notes. The text is written in a cursive style and is arranged in several lines across the page. The ink is dark, and the paper appears aged and slightly discolored. The text is written in a cursive style, characteristic of Persian calligraphy. The lines of text are somewhat irregular and overlap, suggesting a handwritten or dictated document. The overall appearance is that of an old, possibly historical, manuscript or a collection of personal notes.

